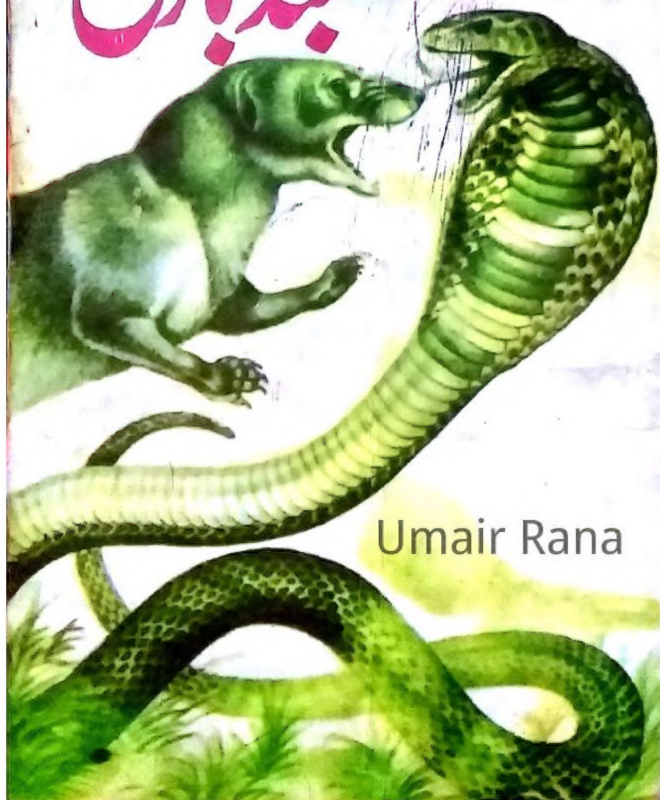


شعبد بازی



Umair Rana

فہرست مضامین

صفحہ	موضوع	صفحہ	عنوان
۲۷	جادو کی دوائی	۶	سراغاز
۲۸	منہ سے آگ بہہ لگ کرنا	۱۱	جادو اور جہنم منتر
۲۹	پانی میں آگ لگ جائے	۱۶	جادو گر
۳۰	آگ کی تہارت اور ذکر کرنا	۲۰	جہنم دیکھنے کا منتر
۳۱	میوہ کب ہو دیکھ کر	۲۰	جہنم کے عامل
۳۶	روپے کے کھیل ط	۲۳	تقریباً کھیل کر کے والے
۳۷	روپیہ ہاتھوں پر رکھنے	۲۰	کرنے کی ٹوٹ اور سحرنا
۳۷	روپیہ ہاتھوں پر رکھنے		

۶۰	بزرگ خانہ میں دیوانہ پانا	۲۴	برونڈیہ کا ختم ہندوؤں سے
۶۳	ایک اور اکھنڈ		برونڈیہ کا ختم ہندوؤں سے
۶۴	جادو سے نالائش کیسے	۳۶	ایک گلاب کا دعویٰ
۶۶	بچے کا رنگ تبدیل کرنا		دوسرے گلاب میں نظر آئے
۶۷	جلال اور بی بی خاتون کا ہر چاہئے	۴۷	گلابوں کا دعویٰ
۶۸	بچے کا پیدائش تک نکال کر باہر جانا		دیکھیں جو چاہئے
۶۹	بچے کی پیدائش	۴۸	گلابوں کا کھیل
۷۱	اکھنڈ سے خالی بنانا		جادو سے عمل سے پانی
۷۲	بچہ خود بخود چلنے لگے	۵۰	پانی میں چاہئے
۷۳	بچے آواز دینے پر	۵۱	سیاہی سے چھپاؤں کا بیان
	گلاب سے باہر	۵۳	پلاسٹک رینگ
	آگ لکھیں	۵۴	کمری کے رومال سے
۷۴	بوشیا بنانا	۵۶	کمری کے رومال سے
۷۵	بچہ کا چھوٹا ہو جانا	۵۷	حیرت انگیز رومال سے
۷۶	جادو کا وسیع	۵۷	جادو کی نئی کھیل
۷۷	بچہ اپنے سر میں لٹکے ہوئے	۵۸	لٹوؤں کا کھیل
۷۸	ان دیکھنا بنانا	۵۹	آدھی کا کھانا ہوا سحرنا
	جادو کا چاقو		ریت کا شمع

۱۱۱	دو بیچارے ہیں علی بن ابی طالب	۱-۱	تین لڑکیاں گئی تھیں نہ بچا، سات لڑکے چھوٹے بچاں ہیں
۱۱۲	حاجا دو کا اٹھا	۱-۲	ان کا پلونا پیا پیا اٹھا
۱۱۳	اندھے کے اندر تھوڑے	۱-۱	دودھ سے بھر کر لانا پیا کرنا
۱۱۴	تھوڑا کھڑے تھوڑے ہیں اچانک لڑکیاں	۱-۲	پیروں کا غنا کرب کرنا
۱۱۵	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۲	تھوڑے تھوڑے
۱۱۶	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۲	دل کا لاڑھ کو کرنا
۱۱۷	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۲	بغیر قوم کے بھول پید کرنا
۱۱۸	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۳	کھڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
۱۱۹	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۴	بہن بھائی تھوڑے تھوڑے تھوڑے
۱۲۰	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۵	دھڑکتے کھڑے
۱۲۱	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۶	۳۴ کا وقت بھر کرنا
۱۲۲	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۷	باغ کا وقت بھر کرنا
۱۲۳	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۸	دو لڑکیاں تھوڑے تھوڑے تھوڑے
۱۲۴	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۹	غیب دان بھول کرنا
۱۲۵	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۱۰	تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
۱۲۶	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۱۱	تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
۱۲۷	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۱۲	تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
۱۲۸	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۱۳	تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
۱۲۹	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۱۴	تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
۱۳۰	منشی کا کھڑے تھوڑے تھوڑے ہیں	۱-۱۵	تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے

۸۰	محب باز	۸۱	محب باز
۸۱	محب باز	۸۲	محب باز
۸۲	محب باز	۸۳	محب باز
۸۳	محب باز	۸۴	محب باز
۸۴	محب باز	۸۵	محب باز
۸۵	محب باز	۸۶	محب باز
۸۶	محب باز	۸۷	محب باز
۸۷	محب باز	۸۸	محب باز
۸۸	محب باز	۸۹	محب باز
۸۹	محب باز	۹۰	محب باز
۹۰	محب باز	۹۱	محب باز
۹۱	محب باز	۹۲	محب باز
۹۲	محب باز	۹۳	محب باز
۹۳	محب باز	۹۴	محب باز
۹۴	محب باز	۹۵	محب باز
۹۵	محب باز	۹۶	محب باز
۹۶	محب باز	۹۷	محب باز
۹۷	محب باز	۹۸	محب باز
۹۸	محب باز	۹۹	محب باز
۹۹	محب باز	۱۰۰	محب باز

[illegible]

کہتے ہیں ایک قریب کار انسان کو کسی جگہ کا ملا جلا کر بیٹھ
لا رہا اور چاہت رہا تو اس نے ایک چھوٹی سی جلی کی
بیڑی اور سکرین پر ایک شیخ قرطبی اور سید ابراہیم زبیر
کر کے گھومنا پھرتا ایک پہلائی علاقہ میں جا پہنچا اور بیٹھ کر
قریب دیکھ کے ڈال دیئے اور قبلہ رخ ہو کر پیکر کھینچا لوگوں نے
جب ایک درویش صوفیت انسان کو دیکھا تو اُدھر رفتہ شروع
ہوئی درود و گہے پڑھے اور شریانیں اُجڑا دے
حاضر ہوئے گئیں اور کافی عرصہ میں عداوت میں جڑت لیتے گئے

سرخا

اَسْأَلُ الْمَلِكُ مَا يَجِبُ عَلَيَّ سَيِّدًا مُدَانِقًا يَكُونُ بِي حَرِيْبِيَّةً بَاتٍ حَرِيْبِيَّةً
اَفْعَلُ اَدْرُجُ حَرِيْبِيَّةً مَعُوْلِي اَلْمَلِكُ يَدْرُجُ لَوْ كَانُوْهُمَا جَاءَ اَيْسَ اَدْرُجُ بِي اَلْحَرِيْبِيَّةُ اَلْحَرِيْبِيَّةُ

قصہ مدت اور عداوت پرانوں کا حقیقہ اہل ہے اور انہیں لاکھ سمجھیں ان خریف کادوں کی حقیقت بیان کریں وہ ہرگز نہیں مانتے کیونکہ تو یہاں کہہ رہے ہیں کہ ان سے اس کے برعکس ہے اور تعویذ کی طرح وہ بے ہوش ہیں آج کے روزگار کیسے تہ کسی ہیبت کیوں کاروائے سے جمہورت بچائے رکھتے ہیں۔

تفویض طبعی کا شیعہ بازی کا کھیل سمجھ کر لیا جائے تو یہ بلا کسی حد تک
شیں سے بچ سکتے اگر ان شیعہوں سے دھوکہ دیا اور شیعہ فریب
کار کی کار و دانتیں علی بن ابی طالب کو سوسا ملی جس میں یہ قابلِ جلاشت
نہیں ہو گئے،

اس کتاب میں تمام شیعہ بازیوں کا ذکر کر دیا گئے

جنہیں ان دنوں بطور پیشہ پیشہ کے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یا بعض فریب
کار ہیر پیر پیر اور دھوکہ باز بھڑکے سادہ لوح خسانوں کو ان فریب
میں لائے گئے ہیں استعمال کیے جاتے ہیں۔ کچھ بڑوں بھوتوں کے عامل
ہیں کہ لوٹے ہیں تو کوئی سادھو صنیعی یا بکر بھڑا کی عقلوں کا
غصہ کر رہے ہیں اور ان کی کار کے پیسے کی کمائی ہتھیار ہے یہ۔
ان فریب کاروں کو ولست ارباب کر کے چند کار و دانت سے یہ
کہ تمام ان شیعہ بازیوں کی اہمیت اور مہیت سے واقف
ہو کر ان فریب کاروں کے چکل میں پھنسنے سے بچ جائیں اور محاکم
بہی صحت جاننے کی یقین کریں تاکہ ان شیعہوں کے ہر فریب کے
آگاہ ہو کر ان فریب دہی کے آلات کا خود بھی استعمال نہ کرنا سکھ
کر دیں، اور ایک نہ خند و خند والا معاملہ ہو جائے۔

دوسرے نمائند ہیں۔ کئی شیعہ بازیوں کا رواج ہے
اور ان تفویض کھیلوں سے بچ کر بڑے قیاس پر بازیوں میں رو پیسے
کے ہٹے۔ لیکن ان کے ذہنی و روحی فوائد اللہ تعالیٰ عین فریب
کار سے پیسے کی کمائی پر ذکر کمال کر اسے نہ سخت نہ کاٹتی
منہیں باریے،

سات کے اندھیرے میں حق صاحب اللہ ہو گا فہم کا نہ توکل کیا
کے اندر سینے کے اوپر بٹری لکھ کر دیا دیتے ایک دم شعلہ بلند
ہو جاتا، اور غائب ہو جاتا لوگ چوٹے گویاں کر رہے گئے کہ فقیر بڑا
صاحب کرامت ہے جب اللہ ہو گا فہم کا نہ توکل کیا
میں سے گودا کی شکل نکلتے ہیں فقیر صاحب کرامت چرچا ہوا
اور سب ان کی کرامت کے دلدلہ ہو گئے ایک روز اس درویش
کو بتائی میں نے جانا ایک جب فقیر صاحب جمع ہوئے ایک پتلا
پانی لانے کا فراموش کیا، پانی پیش کیا تو فقیر صاحب نے پیالہ
پاچھ میں سے کر پاتھ شروعت نہ ہو۔ اور لوگوں کو باتوں میں
انجھا کر پاتا، انکی جسم پر سگریٹ لگی ہوتی تھی پیالہ میں ڈال دی
اور صوفی دیر کے بعد پانی کا ایک گوند پانی کر فرمائے گئے میں
نے پانی نکال دیا یہ شربت ہے لودھو اس آدمی نے جب پانی
کا گوند پیا تو میرا سرہ گیا سائریں بھی تیراں ہوئے لیکن ان
فادلوں کو ان تجربہ کار اللہ کے نعرے ادب پانی کے پیالے میں
چڑھ کر اس سر سگریٹ کا شیعہ کار تھا اسی طرح کے شیعہ پانا ہ
فریب لکھتے ہیں جس میں دانت لوگوں کی پیٹوں پر ڈال دیتے
ہیں خود ان کے پیوٹا ملے جاتی۔

ان حالات کو دیکھ کر میری ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ان
لوہا خسان کو ان فریب کاروں کا شیعہ بازیوں سے آگاہ کیا
جائے کہ وہ اپنے بے فریب اسلامی سے کھڑا رہیں البتہ وہ شیعہ
بازیوں یا سرسریہ کم کھیلوں سے تعلق رکھتی ہیں، انہیں اگر بطور

کہا جاتا ہیں، مسلمانوں کو بھی بدبختی سے جا دو کے برحق ہونے کا یقین ملے گا۔ اور اگر علماء و خزان مجید کی آیتوں اور بعض حدیثوں سے غلط معنی سمجھ کر یہ بات قرار دی کر قرآن مجید اور حدیثوں سے جا دو کا برحق ہونا ثابت ہو جاتا ہے حالانکہ یہ خیال محض غلط تھا۔

اگلے زمانہ میں اگرچہ لوگوں کا یقین غلط اور وہ سمجھتے تھے کہ جا دو سے آدمی گڑھا اور گھر سے آدمی بن جاتا ہے مگر اس زمانہ میں جو لوگ زیادہ سمجھ دار رہتے انہوں نے جا دو کے برحق ہونے سے انکار کیا ہے مثلاً ان کے ایک معترض امام ابو حنیفہ ہیں، جنہوں نے فرمایا کہ سحر کی کھلی صلیت نہیں ہے اور مختار لعل سحر کے برحق ہونے کے قابل نہیں ہیں اور شافعیوں میں ابو یوسف اور حنفیوں میں ابو یکر رازی اور ظاہریوں میں سے ابن خرم بھی سحر کے برحق ہونے کو تسلیم کرتے اور حنفیہ کہا جاتا ہے ان شیعہ و عالموں پیروں اور حنفیہ گروہ لکھنے والوں نے بھی سمجھ کر کہے ہیں تا کہ ان باتوں کو سحر کا عقائد ایسی عجیب و غریب مخلوق اور سمیت کا علم جا دو سے متاثر اور مشہوت ہو جائیں۔

ایک دانائے کمال درست کہا ہے کہ جا دو سحر ہے اس کے کچھ نہیں ہے جو تحلیل یا شیعہ سمجھ میں نہ آئے اسے جا دو کہہ دینا ہے ورنہ جا دو کوئی غیر شے ہے۔

جا دوے ہاں ان شیعہ ہاں بولوں نے کہ تمہوں کا دیر اختیار کرنا ہے اس لیے عوام دھوکے میں آکر گٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح پیروں کے گھڑیں تو بھی کے چوراخ جیتے ہیں، لیکن سریدوں یا صفا صفا

ہو جاتا ہے۔
گھر تیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
ہم کو تو تیسر نہیں بھی کا دیا بھی ہے !

جا دو اور جتن منہ

لفظ جا دو ایک ایسا ہنس نہر لفظ ہے جس کی حدودں کے اندر تمام سکریاں فریب ساریاں اور شیعہ نازیباں ہیں۔ یعنی ہیں۔ اور یہ طائفہ سحر ہی نہیں ہرول و دماغ پر جا دو کری کی روایات مسلط ہیں جسے دھیمہ بھی کہتا ہے، مہاں جا دو برحق ہے لیکن کرنے والا کا قہر ہے جا دو اور جا دو کریموں کے من گھڑت اور عجیب و غریب تھے بیان کیے جاتے ہیں کہ اپنا ہے کہ انہیں عورتیں کوئی کے گھٹے جا دو کے ذریعے نکال کر رکھا جاتا ہیں ان بوگوں کا عقیدہ ہے کہ جا دو ایک کالا علم ہے اور اس کے اچھائی عودت میں نہیں ہو پا کر ہے اور اس میں پہلی کو قہر کرے ہے وہ کہہ کہ جا دو کے قدرے کرے کہ اسے کہی جا دو بھانوں کا قائل ہے کوئی دلوں دینا داناں اور پیروں کے منتر سمجھ کرنا کہہنا ہے لیکن یہ حقیقت نہ کوئی جا دو ہے اور نہ جا دو کہ سب تھے

روئے رخسار بند ہو گئے اور وہ لڑکا ایک گھوٹی اور تھوڑے
 کروانہ ہو گیا بڑی دلیری سے مرقط میں پہنچا اور گھوٹی راہ میں
 پڑ کر کوہِ تھوڑے سے خوب اچھی طرح زمین میں جاڑ دی۔ لیکن
 یہاں خلعت کی قسم ٹھہری یہ ہوئی کہ جب جلدی جلدی اس
 روئے نے گھوٹی راہ میں جاڑ دی تو اس کے تہ بند کا پلو گھوٹی
 کے نیچے اکر زمین میں دب گیا اور گھوٹی کا اثر کرب جلدی سے
 بھاگنے لگا تو سخت جھٹکے زمین پر گرلا۔ اسے پڑاں میں ہو جیسے
 کسی نے اس کا دھن پکڑ کر زور سے پھینکا دیا ہے اس واقع سے
 اس کے دل پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ وہ بیہوش ہو گیا جب
 اس کے دیر ہوئی تو روئے وہاں بھاگے آئے۔ انہوں نے دیکھا
 کہ وہ بے ہوش پڑا ہے تو خوب ہنسنے لگے اور اس کے تہ بند کا ایک سر گھوٹی
 کے نیچے دبا ہوا ہے وہ خوب ہنسنے لگے اور اسے اٹھا کر کھڑے کئے۔
 یہ تو حالت کا اثر ہے جو انی القدر انسان کے دل و دماغ پر چلا ہے
 مارا ہے اور اسے کوفی سداہ بدہ نہیں رہتی جاوے جسے کس نے
 جو نام طور پر آپ دیکھتے رہے ہیں یہ صورت یا کھل صفائی و کجالی کی
 ہوتی ہے۔

یہ جاوے کے ذریعے تاش کے عجیب و غریب کھیل کھیلنے
 والے یہ انسانی سرگراہ کر مندوقی میں بند کر دیتے والے یہ
 ایک انسان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس سے طرح طرح کے سوال
 پوچھنے والے بعد از پوچھا اپنے آپ کو جاوے کے ہر وہ قسم کی بات کہ
 ہیں سب کے سب دہو کر باز رہیں یہ اپنی عیاری اور مکاری سے

حقیقت جب جاوے دم میں آئے اسے بالابو
 م سے انوکھن بنا تے ہیں اسے نشان دیتے ہیں

ہم ایک ایسا موش ہے کہ جب یہ انسان کے دل و دماغ پر
 مستول ہو جائے تو ہر طرف کوہِ تصورات اچاگر ہونے لگے ہیں۔
 انسان کے دل میں وہ دم سے خوف کس طرح طاری ہوتا ہے اور وہ
 اسے حقیقت سمجھ کر کس طرح مرعوب ہو جاتا ہے اس کا عین مشاہدہ
 بیان کیا جاتا ہے۔

ایک گاؤں کا ذکر ہے کہ شام کے بعد گاؤں کے چند لڑکے
 گاؤں سے باہر بیٹھے ادھر اُدھر کی گلیں ہانک رہے تھے تو
 ہوتے گاؤں کا موشوں جنوں بھونوں اور چرچوں پہچان لگلا۔
 بعض لڑکوں نے کہا کہ ہمارے گاؤں سے دو گرنا لک کے
 نالائے پڑ ہوئے گاؤں کا مرقط ہے اس میں بھوت اور چرچیں
 رہتی ہیں۔ رات کے وقت کوئی وہاں سے گزر نہیں سکتا اتنے
 میں ایک لڑکا بول اٹھا۔ اسے مجھے طورو یہ سب خبر نہیں تھی میں دیر
 کہیں بھوت ہیں تو چرچیں ہیں کس کر سب لوگ بے اتفاق رائے
 کھٹے گئے جنہیں دوست بات کچی ہے وہ مرگھٹ بہت بھونک
 چکر ہے وہاں سے رات کو بڑے دل گزرے والے جوان بھی گزرے
 سے گزرتے ہیں وہ لوگ اپنا ضد برتاؤ کر رہا۔ اور کہتے تھے وہاں
 سے گزرنا بھی کوئی نہیں بات ہے وہاں میں ہر وقت جا سکتی ہوں
 اس لڑکے کے تصورات دیکھ کر دوسرے کہنے لگا اچھا اگر وہاں جا کر
 ایک گھوٹی پڑا تو کوہ زمین انعام دیا جائے گا بات محض لعلی سب

خاؤ گر

جو انسان عجیب و غریب کرتب دکھلاتے اسے جادوگر کہا جاتا ہے کوئی اسے ہنود مان کا عامل کہتا ہے کوئی جھوٹے یا ادا کیا تصور کرتا ہے اس کے متعلق عوام کی رائے جتنی ہے کہ اس کے منہ میں تھیں، بھوت اور دیو پڑی ہیں یہ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور یہ جادوگر کہا جاتا ہے کہ یہ جس کسی میں چاہے تھ بھوت دکال دیتا ہے اور جہان سے چاہے جتن بھوت نکال دیتا ہے ان جادوگروں کی کئی قہرہاں ہیں۔

مجھے سکل میجر قفسیدر میں اپنی بھٹی بھٹی کھینچوں کی صورت میں کھینچوں میں جا کر بڑے بڑے افسروں اور عوام کو اپنے کرتب دکھا کر غلام خواہ انسان حاصل کرنے ہیں بعض اوقات کھٹ ٹاکر بھی کھیل دکھاتے ہیں یہ لوگ بڑے دلچسپ پرانے میں تقریر کرتے ہیں اور سامعین پر اپنی تھوڑی قدر اور ہاتھوں کے اشارات سے اپنا اثر پہنچا دیتے ہیں بہت ہنر مند اور اپنے کام کو بڑے اطمینان اور مستقل مزاجی سے کرتے وائے برتنے ہیں بہت وہ اپنے معمول پر اپنے ہاتھوں اور نگاہوں کا نقشہ دانتے ہیں تو دیکھنے والے اسے حقیقت سمجھ کر بہت ہلکے ہلکے ہیں یہ لوگ یہ دے کے اندر بیچ بیچا کر کے بڑے بڑے چین مانگیر کھیل دکھا کر اپنے فن کا کمال دکھاتے ہیں انسان کو یہ ہوش

آپ کی نظروں میں خاک بھونک کر اپنے کرتبوں کو فنا میں لپیٹ لیں سے سنا جائے دیتے ہیں اور آپ دیکھتے رہ جاتے ہیں عوام ان کھیلوں کو دیکھ کر جادو اور جھوٹ کھیلوں کے کھیل سمجھتے ہیں یا اسے سحر بزم کے نام سے بھیہ کرنے ہیں لیکن یہ تمام جادو کے اثرات اسی وقت ان پر مسلط رہتے ہیں جب تک وہ ان شعبہ دلوں کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔

ہر اسے ملتی جھلکیوں میں یہ بہت بڑی قزالی ہے کہ یہ ہر بات کا خلعت پہلو سوچتے ہیں چنانچہ ان تھوڑی شعبہ دلوں بازیوں سے بھی انہوں نے حسب عادت غلط طریقے پر کام شروع کر دیا ہے اکثر چہان بھی انہیں فریب دہی کا تصور یا سہارا مل جاتے تو قلوب جلب زر کے طریقے تا کر کہ دیتے ہیں اور اسی اسی بنیاد پر عمل میں لاتے ہیں کہ شیطان بھی کان بکڑ کر رہ جائے۔

بہرہرہیں لوگ جنہوں نے ان شعبہ دلوں بازی کے کھیلوں کی بنیادوں سے یہ بھی حسب ان کو بنیاد سے ملک میں ان کو اچھے رنگ میں کار فرما دیکھتے ہیں تو اہمیت بدندان رہ جاتے ہیں۔

Umair Rana

ایک بالکل نہ چلائی مگر وہ دیکھ کر ایک ایسی آپ جوش میں آئی ایک لمحہ کے بعد انہوں نے دیکھ کر ہاتھ کھولا اور اس میں سے کھانا باہر نکالا۔ اور لوگوں کو کھانے کے لئے دیا گیا۔

پھر انہوں نے ششک زین پر ایک فوارہ نصب کیا جس کے گرد کھوئے یا ایک وہ فوارہ جوش میں آکر پھرتا رہا ہر لحاظ سے رنگ کا پانی اس فوارہ سے نکلتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھول پھول رہی اس فوارہ سے جو پانی نیچے گرتا تھا اس سے تڑپ لگی نہ ہوتی تھی یا ایک کھلے ہوئے فوارہ سے تھی جوش رہا، جب انہوں نے فوارہ پر نکالا تو زمین پر پانی نشان تک نہ تھا اس فوارہ سے پانی کو پھر انہوں نے نصب کیا اس میں بہت فوارہ کے ایک سرے سے پانی نکلی رہا تھا اور دوسرے سے آگ پھوٹتی تھی یہ تھوڑے وقت کے بعد پھر ان میں سے ایک آگ کا رخ سامنے آئی ایک دوسرے کے اوپر کچھ پھوٹنے پر پھر وہ پانی اس طرح سامنے آئی ایک دوسرے کے اوپر کچھ پھوٹنے پھر ایک باز گدا آیا اس نے پہلے آگ کو اٹھا کر گندھ پیر کر دیا اور چلا کر دھوا کر دیا۔

۶۔ پھر ایک آدمی کو لائے اور اس کے پورے کو چھو کر کے زمین پر گرا دیا ایک ٹھنڈی ٹھنڈی تمام اعضا اس طرح پڑے رہے پھر ان پر پردہ تان دیا گیا تھوڑی دیر کے بعد باز گدا اس میں سے ایک شخص اس پر پردے کے اندر چلا گیا ایک ٹھنڈی کے بعد دوسری پردہ و ششک باز گدا پر پردے سے دھنچکا ہوا باہر نکلا، تو پھر وہی پردہ ہو کر پہلے تانایا تھا لوگوں کی موجودگی میں نہایت آہستگی سے اٹھا

کر کے ہوا میں صاف کر دیتے تھے ایک انگوٹھی فاش کر کے کسی تو پڑیا سنگتر سے برآمد کرتے تھے انسان کو کہیں کے اندر بند کر کے فاش کر دیتے تھے، یہ ان جاوگرو دوں کو لانا نہ صورت ہے،

یہ آج کل ہی نہیں ہوتا بلکہ ہمارے زمانے کی تاریخ کا وراثہ شاہ پر بھی جو جاوگروئی کے کریمہ منیہ سلطنت کے زمانے میں بھی عروج پر تھے پرتگیزیوں نے انہیں لایا یہ لایک دفعہ پٹلی کے بازی کر چکا ہے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اپنے تخت پر رکھانے کی اجازت چاہی، اور انہوں نے بہت سے پیشکشیں کیں دکھائے ان میں سے بعض کا حال ترک تھا گیری سے اس طرح لایا ہے ۱۔ پہلی رات باز گدا کھڑے ہوئے انہوں نے اپنی زبان کو بالکل دکھوا کر ان کے منہ سے ایسے سرپے جیتوں کی آوازیں آئیں گویا وہ سب کے سب لکر لارہے تھے۔

۲۔ پھر وہ پچاس نوک دار تیر اور گمان سے تھے ان میں سے ایک باز گدا نے گمان کو بھی پکڑ کر تیر کو چھوڑا۔ اور وہ وہاں میں پڑی پڑھا کر وہیں لک گیا پھر اس نے دوسرے پھیلانے میں لایا پھر اسے بالکل لایا اس طرح اس نے پچاس تیروں کو اس میں لایا جب آخری تیر کو پھیلانے، تو اس نے تمام تیروں کو ایک دوسرے سے جوا کر دیا۔

۳۔ پھر انہوں نے تیسری گشت، چالوں اور مصالح ایک بہت بڑی سب میں ڈال کر کھٹکایا پانی اس میں ملا دیا اور اس کے نیچے ایک

کی سحر سازی اور سنگدہ بازی بادشاہ کی خاطر مقدر سے بے خوفی کا باعث بنی ہو گی ان کو ہلنے کے طور پر پچاس ہزار روپیہ نقد اور خدمت پختا علاوہ ان کے شمع زادہ خرم اور دیگر شہزادوں اور شہنشاہوں نے بھی اس قدر انعامات دیئے کہ وہ لاکھوں روپیہ ستم دانوں کی طرف سے بھی ان کا ذکر کر دے۔

تہذیب و تمدن

یہ فرد بجا احکام کا ہے جو درویشوں اور سیرکوں کی مصورت
میں ساہو لوح عوام کی عزت ناموس اور مال و دولت پر ڈاکر دلتے
ہیں ایسے بیروں کے متعلق بیسیوں واقعات اخبارات میں شائع
ہوئے رہتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے معتقدین سے پراسرار طریقوں
سے نہ پرور اور نقدی اٹا رہے ہیں۔

جنات کے عامل

یہ عمومی حکم دھوکہ دینے والا، اور فریضے کہاں کہاں سنا کر کمزور لوگوں کو اپنے دست و پاؤں میں پکڑنے والے جادوگر ہیں۔ یہ عیسیت و فریضے کے نام پر بھی رہتے ہیں، اپنے تئیں نبیوں کی طرح کاغذی غالی پر کرسے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے قبیلے میں میں ہیں مگر نا دیہات میں ان کا دور دورہ ہوتا ہے اور دریا دیہاتوں کو مارا ہے

دیالو اسب وہ مرا ہوا شخص اس طرح زندہ ہو کر مٹا بیٹھا گیا۔
اس کے جسم پر کوئی زخم نہ تھا۔

زمین بہرہ رکھ دی اور ایک بازگیر کے ساتھ پھول ہاتھ میں لے کر کہا جو رنگ آپ فرمائیں پانی میں لے جا کر دہری دکھائی دینا چاہی اس نے پھول کو پانی میں ڈبو کر باہر نکالا تو سرد تھا وہ دہری ایسا تو سارنجی تھا انگلیں وہ پھول اس طرح سوجا پانی میں ڈبو کر باہر نکالا اور ہر بار اس سے تازہ رنگ نکلتا ہر بار، یعنی ازل و دھائے کی سفید انگوٹھی پانی میں ڈوبی تو وہ ساتھ ساتھ گئی اس طرح جتنی دیر تھی انگوٹھی میں ڈوبی گئی وہ رنگ بدلتی رہی،

یہ بھی اس جماعت میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے اپنا نمونہ کھانا لے کر اس میں سے ایک سانپ باہر نکلتا شروع کر دیا ایک آدمی نے اس کا سرا پکڑ کر لے کھینچا شروع کر دیا اس نے مزے لے لے کر کھانا چاگ لیا سانپ برا بد ہوا، اس طرح اس نے پیسے کے قریب سانپ اس کے منہ سے باہر نکالے ان تمام سانپوں کو زمین پر پھینک دیا گیا وہ سب کے سب آپس میں لڑنے لڑا ایک دوسرے سے لپٹنے لگے۔

مذاہب اور جماعت میں ہے ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے اپنا منہ کھولا تو ایک تخت اس میں ہے ایک سائب باہر نکلتا شروع ہوا ایک آدمی نے اس کا سراپا کر کے کہنے شروع کیا تو اس کے منہ سے لغو بیاچار نکلا سائب برا آدمی ہوا اس طرح اس نے سب کو قہقہہ لگایا اس کے منہ سے باہر نکلا ان کا نام سب کو سچا سچا سائب وہ سب کے سب آہیں میں رہے ادا ایک دوسرے سے

۹۔ پھر وہ با آقوی، انکو طوطی لائے ایک باز میں لے گئے اسے اپنی چوٹی
تکلی میں بیٹھا اس سے انکو دوسری انگلی میں ڈال کر اس کا پیٹ
نرم کر دیا تھا۔ دوسری انگلی سے نکال کر تیسری میں ڈال دیا تو
کلیں اس میں کا تھا قصہ کہتا دودن اور ایک رات اسے باز میں

ہیں اور سب سے پہلے کی دھجیوں کی تیاں بنا کر اور رنگ سے سجا کر ان کا کٹا اور صوف اس طرح زیب و زینت کی ناک میں بڑے صاف اور بڑے کر دیے ہیں اور لپکتے ہیں جیسے صحرانے جب حال ہوئے مٹا ہے یہ باتیں اب منتر پڑھوں گا تو میرے پیروں پر رشک کی برکت سے یہ باتیں کرے گا ہے عجیب عجیب نام پڑے گا اپنے دور دراز مقامات کا نام ہے گا اور پھر مندر کرے گا کہ میں اس عورت کو نہیں چھوڑتا تب میں عادی کے طور سے اسے چلا دوں گا اور یہ چھوڑتا چلا تا میان سے بھاگ جائے گا۔

عالمی یہ بڑے زیب و زینت باقی میں کر رہا ہیں عورتیں اس کا لڑکے پہ پہلا شریعت کر رہی ہیں جن کو ان میں ان ماحول کا وہ ہو جائے وہاں میں چنے کی بیماری عام ہو جاتی ہے کہ وہ عالم کی انجیٹ عورتیں اپنے فرائض پوری کر رہی ہے اور کرنے لگتی ہیں ویسے میں مشن سمجھ رہا ہوں کہ وہ کوئی لڑکھوڑا رنگ پہناتا ہے ایسے دھوکہ باز اور قریب کا ماحول سے بھاگ رہا ہیں مطلق منہ کا ہے۔

تو بڑے کنڈے والے

یہ بڑے عورتوں کا عقلمند ہوتے ہیں اپنا یہ قریب جانا کیوں سے جو فوج عورتوں کو تعویذ لکھنے کے کوہاں میں ہوا میں کر رہے ہیں ان کا وہوشی اٹا رہی ہے اور بقدر وحسن و معول کر رہے ہیں کسی کو اور اور مزید کے لیے تعویذ دیتے ہیں تو کسی کو مال و دولت کی خودی کے لیے نہیں یہ اپنے تعویذ کے ترسوں سے دشمن کو خفا میں برہا کر رہے ہیں تو

دام میں پہا لٹتے ہیں بعض عیاش اور چار لاکھ عورتوں کو اپنے ساتھ لٹھ لپیٹتے ہیں اور ان کے ذریعے اپنا بے دریغ کرنا کرتے ہیں یہ عورتیں لافوں میں عورتوں کو دیکھ کر اپنا بڑے دھبہ میں لے آتی ہیں اور ان کے متعلق شک و شبہ کر رہی ہیں کہ اس عورت کو تو بڑی بڑی ہے چنا چہ وہ عورت ان کو سناٹھ لے پڑے کسی روز بڑے کو رام کے باہن بال کھول دیتی ہے مگر مارتا ہے یہ عجیب عجیب عورتیں کرتی ہے اول بولوں بھڑک کر کہتی ہے مگر وہ لے کر جاتے ہیں اپنے میں وہ مکار عورت آجاتی ہے اور کہتی ہے کہ اسے بھن بھن پی ہے فوراً طمان حال صاحب کو بلاؤ اس طرح سے یہ عالمی کنڈے جھگڑیں پیر اپنا سکھ بھٹا کر جا رہی ہوں تو زیب کو لپٹے ہیں۔

وہ باتوں کی حالت پر خود رکھ کر یہ تو اس قدر ان قریب کاروں کے زیر اثر آچکے ہیں کہ جب ان کو ان عورتوں کو اختناق اگرچہ کی بیماری بخو جائے ہے اور مرید عالم ہے ہو کسی میں اس قسم کی بولتاں کرتی ہے تو یہ اسے بھی خود اور عورتوں سے کچھ کر رہے ہیں اور بجاتے ہیں یا ڈاکڑی علاج کے تو بڑے لڑکوں اور بھٹا پھونک بڑے زور دیتے ہیں عالمی بولتے ان کچھ انسانیوں سے خوب دھمکتے اٹا لے رہی ہیں اور زیب گراتے ہیں۔

یہ عالم لوگ جب کہتی ہیں عورت زور عورت کا میں نکالتے کے لیے کہ نہ میں تو عجیب عجیب تیرا لکھا تو قائم ہو جاتا ہے مال صاحب لال ہیں۔ یہ کھنڈ نکال کر کھیرے جمع میں صاحب وٹ پائیک خوش رکھا کہ اب کر کے عورت عورت کس ماکر اپنا اڈھالنے

ہیں اس قسم کی روک ٹوک نہیں ہو کر ہم کو اپنا کاروبار چلانے
 دیا اور ان اراکین میں وہ کامیابی کا بھی بیجہ جاتے ہیں جسے بڑے
 سنبھلے ہونے میں تاہر ہوں پر چٹا بھٹا کر اور چند مرتبہ پانا بھٹانے
 پانے میں سلیطہ بکھڑے بیٹے نظر آتے ہیں انور کے سرور و ضرورتوں
 کے پاس خوب پیہر بھارتی ہوتی ہے کیونکہ کارخانوں کے سرور و
 اور دفتر کے کلرک اپنی بھی قیامت کے پریشانیوں سے رہتے ہیں
 یہ جو کئی اور پورے بیٹے چالاک ہوتے ہیں اور اس قسم کے بہیم
 قول و موافق سی بائیں کر کے بیٹوں کا مطلب بھی سمجھ دیتا ہے اپنے
 ساتوں کو یہ مختلف توہمات میں پھاس کر اس سے بیٹے کو مرتے
 ہیں ان کے کمالات حق کے انعام میں زمین و آسمان کے تقابلے
 ملتا دیتے ہیں اسی طرح یہ شہیدہ باز اور جادو گر مختلف
 جہر و پو میں خفیہ خدا کے مال و دولت بھندار کر رہتے
 رہتے ہیں اور ان کے منکدر دلوں سے سادہ لوح انسانوں کو فریب
 دے کر اپنے گام و بار بھٹانے میں انہماک کو ایسے عیار و گون
 سے بخانا دیکھنا چاہیے

ہم آگ کے کھیل

اپنے نے دیکھا ہے گا کہ بیٹکی بہہ دیکھ کر ایک ٹیٹھٹ میں شکر
 ڈال کر قابو کی کڑی سے اسے چھوڑتا ہے تو غفلت میں آگ لگ
 جاتی ہے اور دیکھنے والے ہزاروں روہ جاتے ہیں۔
 اس شہیدہ کا راز یہ ہے کہ کوہریٹ آفت پڑاؤ میں ایک دھواؤ

کہیں عجیب کو عاشق کے قدموں میں لاکر ڈال دیتے ہیں یہ اولاد و کئی
 نوجوانوں کی زندگی اور ہر شاہان سے سرور و کار و دان شہیدہ پاؤں کا
 شکار و صحرای ہوتے ہیں ان کی منہ می بھی باتوں میں اگر نقد روپے اور
 چاندی سونے کے زور و اثر نہ ہو دیتے ہیں لیکن شہیدہ روز بعد
 جب فریب کھلا ہے تو سرپیٹ کر رہ جاتے ہیں یہ فریب کار
 بعض عورتوں کو کہہ دیتے ہیں کہ شہا سے اوپر کسی دھن کے دار کا
 ہے تمہارے گھر میں تو ہیڈ وئی کر دینے بعض کو دعوت پرست
 کے سامنے کھائیں دیتے ہیں اگر کسی کو جڑیں بیمار پڑا دیکھیں تو وہاں
 تو ہیڈ وئی والا حربہ چلاتے ہیں اور کہتے ہیں تمہارے گھر میں تو ہیڈ وئی
 ہیں انہیں تو ہیڈ وئی کے آغوشے تمہارے گھر سے بیماری نہیں جاتی
 پھر کوہ کے اندر کسی مقام پر کھلائی کر لے جوں اور شہی چالاکی سے
 وہاں اپنے پاس سے تو ہیڈ وئی کا دینے پرنا بیٹے تو ہیڈ وئی کا
 کا فائدہ میسر ہو جی کیسیریں ڈال کر یا کوئی بد شکل کی صورت
 مر کا صورت بن کر تیار کیے جاتے ہیں اور کسی پرانے کوہیے
 کی جگہ میں پر شہیدہ بلی کے ساتھ لاکر بندھ دیتے ہیں یہ ہم
 والوں کو بھنا کر آ جاتا ہے اور وہ تڑپا کے لیے خوب خاملا اور
 ملازمت کرنے کا عجیب گمراہ کرتے ہیں۔

سر علی اور محرمی

یہ بھی جادو گردوں کی ایک قسم ہے یہ نوکوں کی قسمت کا
 حال بتاتے ہیں اور ہر طرح کی فریب آمیز باتوں سے بیٹے چورے

کیوں مل رہا ہے یہ واقعی جاودہ کامیابی ہے جب تک ہم لوگ اس
پابندی سے واقف نہ ہوں کہ توحید حق کا بہترین طالب پیدا
پیدا ہوتا ہے۔

منہ میں لگ کے انگارے رکھنا

یہ عجیب فکریں ہیں دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے
ہیں اور کئی بھڑکے جاوے کچھ بکیر بکیر نہیں رہ سکتا اس
بقیمہ میں ایک معمول ساز ہے اسے کچھ بے پرواہی و رازیت
کرتب بہت آسان لگتا ہے۔

اس کا راز یہ ہے کہ تو کچھ اور لو شاد و تندرستے بیکر نہیں
ہیں کہ بارود بنا لیا جائے اور تپ یہ شہدہ دکھانا ہو تو ضرور
ساختہ بنائے ہیں، مگر میں تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ
پیدا ہوا ہے، تو اس کا پورا کرنا یا تو کچھ عام ہوئے اندر وہ سنا
چمک جائے اب اگر آگ بجلا ہوں تو کچھ یا چمکنا سا اٹھانے میں
میں رخصت تو ہوں ہرگز نہ کرے گا کہ کچھ غیر تو شاد و تندرست
میں یہ بتا رہے کہ اس کے ساتھ پراگ کی ثابت کا باکل راز
نہیں ہوتا جب آپ آگ میں نہ لکھیں گے تو صاحبان حیران
و حاشا کے اندر وہ اسے ایک جاوہر کی تپ تصور کریں گے
برف کے ٹکڑے ہیں آگ پیدا کرنا
آپسے ہنس شہدہ بازوں کو دیکھا ہو گا کہ برف کے ٹکڑے

ہے جو انگریزوں کی دوا فروشوں سے مل سکتی ہے وہ تھوڑی سی دوا
کے مینہ ہیں کہ شکر میں ملا لیں اس مرکب کو ایک ٹیبلٹ میں لائیں
اور ایک نوک دار کلڑی اٹھا کر حاضریں کو دکھا دیں یہ شکر ہے
پھوڑی ہے اب اس پھوڑی پر کچھ بوٹی اور پٹھانک منہ پر رکھو
پھر ایک بار لیں اور کلڑی کی نوک سے دوا ڈالیں پٹھانک منہ پر رکھو
شکر میں آگ پیدا ہو جائے گی حاضریہ لے لیں اسے دیکھتے رہ جائیں
گے اور آپ کی جاوہری و کمال حق کے نکالے ہو جائیں گے،

پانی میں لگ کے شعلے پیکرنا

اکثر دیکھا گیا ہے کہ شہدہ باز شعلہ کی ڈالی کو آگ ٹاکر
پانی میں ڈال دیتے ہیں اور وہ جاوہ کے زور سے جلتی رہتی ہے
اگر یہ شہدہ دکھانا منظور ہو تو بازو سے شعلہ نکال کر
پانی میں ڈالیں اور شعلہ کا نور کا یہ غما ہے کہ اسے اگر ٹاکر
تو بن لگتا ہے اور جب اس کی جگہ کو آگ ٹاکر پانی کے پانی میں
رکھ دیں تو وہ جلنے لگتا ہے آپ حاضریہ سے کہہ سکتے ہیں کہ
حضرت لوگ تیل جلاتے ہیں کچھ پانی کو عا دہ کے ذریعے جلا دیکھائی
اس کے بعد لوگوں کے روبرو جاوہ پانی کا ایک ٹاکر لے کر آئیں
کھلے بہت تیل ڈال دیں اور کھور کی ڈالی کو اس میں رکھ کر آگ
ٹاکر میں لگے دھواں دھو چلے گی اور غرض یہ حیران رہ جائیں گے کھلیاں

سر کر پیشیا ۱۹۱۱ء (۱۹۱۱ء) کے طور سے دنا کر لیا جائے تو
سکریٹ آپل کو فوراً پکڑ لے۔

جادو کی درانتی

اس درانتی کے ذریعہ آپ کے ہاتھ جیسے جیسے جادو کر رہے ہیں

اسے اپنی آنکھوں سے اس عجیب شہید کو دیکھ لے۔

ایک وفد ایک مداری پھیل کر رہا تھا اس نے میدان میں

ایک چارہ چاروں کرنے والوں کو پکڑا دیتے اور حضور سے چارہ

کے کئے دے کر چارہ دے والی دیتے پھر درانتی کے کر دانوں کو

ادھر ادھر پھٹا رہا تھیں قادیان کے لوگوں کے تھے اس نے

آسمان کی موت منہ کر کے ایک منہ پچھا اور لوگوں سے کہا زور زور

سے تالیاں بجاؤ لوگوں نے تالیاں بجا کر شرع کر دی اور مداری درانتی سے

دانوں کو ہلانے لگا منہ رانے جیسے ادر پر موت پہنچے ہوئے دانوں

کے پھول نکلنے لگے سب لوگ یہ جادو کا دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے

بات کی بات کو پیچھے پر معلوم ہوا کہ یہ بات معمول ہے موت

معمولی سی چالانی اور قریب لاری دے مار ہے اس میں میں موت

راہ کی بات ہے کہ اس کام کے واسطے دو دانتیاں تیار کرنا پڑتا ہے

جینا جو باطل ایک ہی شکل کی جاتی ہیں ایک دستہ طعوس ہوتا ہے

اور دوسری کا اندر سے نکالے

خالی دستہ میں پیچھے ہوتے دالے ہوتے جاتے ہیں پیچھے چار در پر

تعلیق سے لپکے دانے ڈال کر ٹوکس دستے والی درانتی سے ہاتھ

سے ملنے لگے پھرتے ہیں تو دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں اور ان
کی اس کمایت پر خوش کرنا چاہتے ہیں پھل دھڑھکیاں رہ جاتی ہے
بات معمول ہے لیکن فی کاز ان کے اسے سبب ساز میں رکھ کر کبھی
جسید بنانا ہے۔ اس شخص باہری سبب ذیل سامان درکار ہوگا

ایک عدد

پھولنا شمشا

ایک ٹوکھا

بوت

پوتا شحم

تب یہ مکمل دکھایا جاتا ہو۔ تو یہ فیہ فیہ فیہ پر پوتا شحم لکھا

سکریٹ کے اگلے سرے میں پچھا دیا جائے موت اس کا تھوڑا سا

مرا ہر پر پتا ہے پوتا شحم کی یہ تاثیر ہے کہ جب اسے پالا پھوجا جائے

تو اس سے آگ پیدا ہو جاتی ہے اس لیے جب سکریٹ کو بوت کے

ٹوکھ پر لگایا جائے تو اس میں کا شحم پیدا ہو جائے گا اور لوگ

حیران ہوں گے کہ بوت کے ٹوکھ سے آگ کیوں پیدا ہو گئی ہو

پاکستانی پیچھے سب کو دکھایا جائے۔

ہدایت

اس کی میں سب ذیل باتوں کا درویشاں رکھیں،

۱۔ سکریٹ کو اگلے ٹوکھ کر لیا جائے تاکہ وہ فوراً آگ لپکے

۲۔ پوتا شحم لکھا ہو کہ آگ پچھائی آگ جلتا ہے اور بعد تاکہ

اس کا سر بجھ کر ہو سکے۔

۳۔ پوتا شحم کے اوپر اور تیر کر کے لیے بہتر ہے سکریٹ کے

جاتے ہیں پھر بڑھتی کوئی اوٹ چٹا لگ سا منتر پڑھا جاتا ہے اور لڑکوں سے کہا ہوتا ہے کہ تاپاں بھاؤ۔ اس افشا میں وہ درستی بدل رہا ہوتا ہے اور تانوں کی آواز کے درمیان کستہ سے والے گزرتے جاتے ہیں۔ اور درویشی اور دھرم دھماکتے جاتے ہیں دانے تمام چار درویشوں جاتے ہیں تو دیکھتے دانے پھران بولتے ہیں کہ یہ عجیب جاو دو ہے ابیر ملک کے دیکھتے ہی دیکھتے دانے بھن گئے۔

منہ سے اک کا پیسہ اکرنا

ایک دفعہ ایک محل میں دو انگریز میسجسٹریٹس بیٹھ بیٹھ رہے تھے تو رات کے طور پر بھوتوں کا پارٹ ادا کیا۔ تو دیکھا کیا کہ وہ بڑے منہ سے اک کے شعلے پیدا کرتے ہیں اور عجیب وہ کسی رو مال پر پھونک دیتے تو وہ مال جلنے لگتا تمام محفل ان کی اس جاو مری سے سخت متاثر ہوئی۔

راز باکل معمولی سا ہے جو آج نام نہاد برطانویوں کا چال ہے کہ کسی فریب کار کے دھوکے میں نہ آئیں ہم نے اپنا انکھنوں سے ایک سا دھوکہ کو دکھا دیا عجیب شعلے ہیں آتا۔ تو کسی پر سے پڑا زور ہے پھونک مارتا یا متحرک دیتا تو وہ پڑا جلنے لگتا اور لوگ ماسہ ڈر کر اس کے پاؤں پر گر پڑتے راز صورت اس بات کا تھا کہ وہ حضرات نا شعور س مالک ظلمتوں کے تحقیق طور پر متنبہ ہیں مگر وہ جتنے بڑے اور احباب دھیمے ملائیمیں پرکے پہلے لگے اک لگ جاتی کیونکہ یہ نا شعور س کا فاضل ہے۔

پانی میں لگ جاتے

یہ ایک مشہور بات ہے کہ اک اند پانی کا جیرہ پانی لگ بچھا دیتا ہے لیکن جاو دے ذریعے آپ پانی میں لگ جاتے ہیں آپ حیران نہ ہوں یہ اک نہیں ہے اور نفی کے سامنے نفی نہیں

نہیں رہتی۔

اس قبل میں آپ سب لوگوں کے سامنے ایک باغی کے اندر اک کے شعلے پیدا کر چکے ہیں اور سب نکلا ہیں دیکھیں کہ پانی

جل رہا ہے اس کی ترکیب یہ ہے

پڑا شعلہ اور سحر قائم دوا دیاں ہیں جن کو پانی میں ڈالا جائے تو لگ پڑا کر دیتی ہیں یہ انگریزی وہانی ڈرو مشن کے ہاتھ

میں ہیں ان کی ڈشوں کو ٹھونڈا رکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ کسی شیشی میں دوا پانی بھر کر اس میں ان ڈشوں کو ڈال دیا جائے تو تیل کے ان پڑا شعلے

میں انہیں پانی چھوڑے نہ پائے کیونکہ پھر بھی ان کو پانی چھو جائے تو یہ فاضل

جل جائیں گی۔

جب کھیل دکھانا ہو تو ایک باغی کی ہر اک اس میں سے پھوڑی نکلی

متعارف چاروں کی ڈال دیں اور کھینچ کر تیر پڑ کر سب کو دکھادیں کہ باغی میں پانی بھرا ہے اس کے بعد پڑا جاو دے ڈنگ لکھاتے ہوئے منہ

میں پھوڑ پڑا دیں پھر چلنے سے پڑا شعلہ ان کے اندر پھوڑ پڑا اس سے

اک پڑا ہو کر شعلہ لگ جائیں اک لگ جائے گی اور تمام پانی جلا دے شعلہ اور برسات اک اک لگ لگھڑائے گی یہ بہت ہی جڑت اور پھوڑو

جانی، اگر بیٹھ جاتے ہیں آنکھیں بند کر کے آنے جاتے قانون پر اپنی پڑائی کا سکہ جلاتے ہیں لیکن نادانوں کو تک یہ نہیں جانتے کہ یہ بھی انسان ہیں، اس کا سبب وہ کل سے ان کی عظمت ہوئی ہے پھر کیا چوہ کے سر پر ان پر اثر نہ کرے پھر عظمت یہ ہے کہ اپنے بیٹے انسان ہر ایک خداوند بناتے ہیں کہ نہ دیگروں کی پراہ وہ ہے نہ بدین کی پراہ ہے اور ان آنکھیں بند کئے خدا کی بارگاہ میں بیٹھیں لیکن عیب داری دنیا انہی دیا جاتے تو فوراً گر کر جھٹکتے ہیں جیسے اگر لاپرواہی سے دیتے جاتیں تو ترسے سے چل کر جاتے ہیں۔ وہ اندرتوں سے

بے نیاز ہیں اور نہ ہی ظالم سے نفرت ہے۔

ایسے فریب کار انسان سے بچنے ان کے فوجوں میں مستحق ہے یہ لاپرواہی اور ہر سکہ باز ہیں، اہل دنیا کو اپنے نام تر دین میں بھولنے کے واسطے یہ لاپرواہی و غفلت بن کر بیٹھے ہیں۔

اگر ان کو ہمارا اور بدین کو سامان کر کے ایک کے سامنے بنائیں تو ہندو مذمت میں ہی ان کا زبرد و تقویٰ کا معلوم ہو جائے،

مہجک پیر و فیسرس

یہ عبادت کا دستور ہے عبادت اور مسخریزم کے مکمل دکھانا ہے شجرت بنائیں کہ تھوڑے سے ٹوٹوں کو جو ان کو دیتا ہے نہ حقیقت پر ایک شجر کی داد نہ ہندو عبادت ہے، عبادت کے کام چھ صلاحتیں پیدا کر کے اور پھر ان صلاحت نام نہاد ہندو کے ملا کر یہ ہندو پر کام عبادت بنایا

لاکھیل کے۔ ایک کی تازت اثر نہ کرے

آپ نے اکثر دیکھا ہو گا بعض ماحول اور منگ و حلقہ تک غیر وقت کی دعوتیں میں ملک کا اٹالہ کر چلا کر پڑے آرام سے بیٹھ جاتے ہیں ایک کی تازت اثر نہ کرے، اثر نہیں کرتی مگر ان کے اس فعل کو ایک راست سمجھتے ہیں اور انہیں پڑا ہرگز مدیدہ فقیر اور دعا لی نگہ کر ان کے سامنے جھک جاتے ہیں تقدیر دیتے لاپرواہی کھائے کھائے

اور ان سے مراد یہی مانتے ہیں،

معتزات یہ ایک فریب کاری ہے یاد رکھئے ایک کام کا جملانا ہے اور یہ قانون نفرت ہے مگر ان فریب کاروں نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ ڈھونڈ کر پھیلایا ہوا ہے اور ایک کی تازت سے بچنے کے لئے اپنے بدن اور چہرے پر ایک قسم کا مرکب ملا ہوا پڑتا ہے جس پر سے ان پر ایک کی حوراء اثر نہیں کرتی، یہ مرکب پورے جیلنگ کی چیز ہے، فقیر و دعا، بار بار دیکھو اور سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اس مرکب کی کسی تاثیر ہے کہ اگر باتھون کی پتیلیوں پر عمل کرنا ایک کے کوئلے بھلا بھی لے

پہر مطالعے جاتیں تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی، بس ان فقیروں اور ماحولوں کی برکت دینے کی کامیابی لازماً ہوتی ہے جس مرکب پر تیار کر کے وہ عملی صبح بدن پر عمل کرنا ہر مذہب و عقوت نے جیتے ہیں اور ان کا کام عبادت اور اس کے سامنے مزہ سے آتی

سے ملے ہوئے ہیں جن سے اس باس کی حیثیت کچھ عجیب قسم کی معلوم ہوتی ہے ایسے باس خاص خاص درزی تیار کرتے ہیں جسے پہنانا انسان بالکل ایک جادو گر کی معلوم ہوتا ہے اور عجیب و غریب عجیب حرکات کرتا ہے تو سامعین اس کی باتوں اور حرکت بہ طور ہر جہاں ہیں۔

یہ دھنسیں کوئی کبھی کبھی زمالی وضع قطع کی ہی ہوتی ہے تو ایک چرائی قسم کی انگریزی پیشی کی ٹوپی ہے جسے ان جادو گروں کی اصطلاح میں "ٹارڈ سٹینڈ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کوئی ظاہر یہ ایک چرائی انگریزی کی سیٹ کی عورت پر ہوتی ہے لیکن اس کے اندر کچھ عجیب قسم کے ساز و سامان پوشیدہ ہوتے ہیں گویا یہ ٹوپی نہیں بلکہ جہان معنی کا پٹاں ہوتی ہے یہ سبب خوب لیا اہ۔ اور پچا ہوتا ہے تاکہ اس کے اندر جادو کی کئی اشیاء سانس لینیں پورب میں یہ سبب خاص طور سے تندر کے جاتے ہیں اور مکمل خاتے والے لوگ انہیں خرید بیٹے ہیں یہ سبب سیاہ ساتن اور تھلے سے تندر کی جاتی ہے اس کے اندر دیگر کی حرکت ایک خاتمہ بنا ہوتا ہے جو یہ رنگ کے ذریعے کھلتا اور بند ہوتا ہے یعنی جب ٹوپی کو میز پر اندھا رکھ دیا جائے تو وہ خاتمہ مکمل ہوتا ہے اور جب اٹھا کر سر پہاں کیا جائے تو بند ہو جاتا ہے اس خاتمہ میں یہ دھنسیں اپنی صورت کی خاص خاص چیزیں بند کر رکھی ہے اور ٹوپی کو کھینٹ اٹھا کر اس سے نکال دیتا ہے اس سبب کے ذریعے مکمل کرنے والا کئی چیزوں کو

تاریک ہے، مداری لوگ عام طور کاروں میں ڈھولائی اور دھنسیں باریاں رکھیں کرتے دکھائی دیتے انداز پچھ پیچھا کاروں سے ایک ایک پیہ رنگ لیتے ہیں کبھی پچھ پیچھ کبھی کبھی کے اندر پردے نکال کر اپنے تزیں دکھاتے ہیں، گھنٹ نکال رکھیں تو رونے سے پہلے ہی نام و محل کر دیتے ہیں بلکہ یہ دھنسیں والی جہات اور سبب والوں میں ایک بہرہ دھنسیں بننے کے لیے لنگھتے اور دھنسیں کو ہر صورت سے پڑنے دیکھ سبب پڑا ہے تو کریر کر سکتا ہو۔ سامعین بہر اپنا اثر کام کر کے ان کی کسی حرکات و سکنات کی پرواہ نہ رکھتے اپنے ہاتھوں اور نڈان سے خوب کام لے سکتا ہو۔ سامعین کو اپنی باتوں میں ایسا الجھائے کہ اس کی حرکات پر ناگوارگی کی وجہ سے وہ مکمل بلکہ اس کی باتوں میں جگہ رہیں اس کے ہاتھوں کے استثنائی اور باتوں کا تار پڑھاؤ اس کا ہر گوشہ ہر گوشہ کا تار خانی بالکل بخوبی ہر جاتیوں اور اس کے ہاتھوں کی بلکہ کے ساتھ دیکھا اور دھنسیں چلے جائیں۔ ایسی باتیں حرکات و سکنات کی کڑی نگرانی سے قابل بہرہ دھنسیں کے ساتھ کچھ اور دھنسیں کے حامل کی جاسکتی ہے اور اس کے بعد دھنسیں بخوبی چلتے رہتے اثرات نام کام کرنے کے قابل ہو سکتا ہے اس پر دھنسیں کی دھنسیں کبھی اپنے ہی دھنسیں کی جاتی ہے یہ باس میں بلکہ رنگ کا پچھا ہے جو سیاہ رنگ، پینٹ اور واسٹھ جیکٹ) پچھلے ہوتا ہے۔ ساتن پٹوں کی تلاش کوڑائی کھائی قسم کی ہوتی ہے جلد و دست کی ہر طرح کی دھنسیں اور مکمل دھنسیں ہوتے ہیں جن کی قسم کی بات اور سب

لوہے کی شے کر لینی چاہیے تاکہ سچ پر جان لو کہ رو بہ رو کسی قسم کا فانی ہو۔
 چہ جب تک کھیل کر نکلے ہیں کسی قدری کو بیچنے کے قریب آئے کہ بڑے
 اہل بات نہ رہیں اور نہ ہی کھیلوں کی مستقل کوئی چیز کسی کو بیچنے کے سوا
 دیں ہر کار و دہائی لیجئے پڑا اسرار لڑنے پر تو کسی کو سمجھ نہ آئے
 ۵۔ ہر ایک پر و فیسر یا خواجہ شکر کے ہاتھ میں ایک بیچنا سا سیارہ
 لاؤنگر دونا دیا جیسے اسے اصطلاح میں جادو کی کلرٹی ہوتی ہے۔
 سب موقع بیچنے کی میز پر اور مختلف ہر دن ہر صافے رہیں۔
 ۶۔ اپنے کو بیچنے پر دو بارہ نہ نہیں کرنا چاہیے، درویش
 خالی کر کرنا نہ پڑ جائے تو کسی اور وقت کا تو جہاں جادو
 آپ کے جادو کار اور انشاؤں سے ہوتا ہے۔

روپے کے کھیل

بیچنے پر اگر سب سے پہلے روپے کا کھیل شروع کرنا ایک
 روایت ہے جسے یہ نکال کر سب حاضرین کو دکھا دیں اور پھر اپنے بہت
 عادیوں کو دیکھ کر یہ ایک خالی کلاس عوام کو دکھلا کر روپے کے قریب
 میز پر رکھا جائے یہ کلاس ایک خاص قسم کا پابا ہوتا ہے اس
 کے سرے پر ایک چیمو سا سوراخ ہوتا ہے اس سوراخ میں ایک

غائب کر دیتا ہے اور کسی غیب شدہ چیزوں کو واپس لے آتا ہے
 گویا یہ سب پر و فیسر کو ہی کام دیتی ہے جو ہدایتوں کو ان کا بیٹلا
 کام دیتا ہے اسی سب سے ذریعے بعض اوقات پر و فیسر کو تو زور
 تو کرش کے لیے بھی پیدا کر دیتے ہیں اور آٹا ٹافا ہی غائب کے
 خالی سیٹ کا شاخوں کو دکھلا دیتے ہیں یہ سب ان کھیل کے
 دانوں کے لئے بہت ہی ضروری ہوتا ہے۔

سامان اگر غمراہ قسم کا اور غلبہ و غریب ہو گا تو خفا شاخوں
 پر پر و فیسر کا رعب پیدا ہو گا اور ان کی نگاہوں میں اس کی قدر
 و منزلت پڑ جائے گی کھیلوں کے علاوہ اگر کسی قسم کا سامان
 بھی بیچنے پر موجود ہو۔ تو پر و فیسروں کی نگاہوں کے متعلق حوالہ
 کو ان پر یاد و تقویت افزا ہوتا ہے، اس لیے ساز و سامان ہر قسم کا
 موجود رکھنا لازمی ہے جبکہ پر و فیسر کو اپنی فن کاریوں پر کچھ
 طور پر قادر اور کامیاب ہونے کے لیے ضروری ذیلی ہدایات

پر کار بند ہونا چاہیے،

۱۔ اپنے ہر کسی آدمی کو سواتے اپنے چند ساز و داروں کے تو
 بطور معاون کام کر رہے ہوں ان کی اجازت نہ دی جائے۔
 ۲۔ ہر کام کرنے والے سے عزت بقا آدمی ہونی چاہئے اور اگر وہ فیسر
 دوسرا بیچنے کو چاہے تو دھڑلے پر نہیں رکھتے اور اس طمانے کا کام لے
 اور فیسر ایک وہ مددگار ہوتا ہے جسے بے غیچہ بیچنے پر کام لے
 سکی تو خود بھی اس کی کسی کو فروغ نہ دے۔

۳۔ جو کچھ نیز پر دھنا ہو، پہلے چند روز مددگار کی میں اس کی کچھ

تلاویز پر کھیل کر لیے تو بال کا ایک سر اچھڑ کر پٹ پٹا میٹھے کے
تلاویز پر کھیل کر لیے تو بال کا ایک سر اچھڑ کر پٹ پٹا میٹھے کے
تلاویز پر کھیل کر لیے تو بال کا ایک سر اچھڑ کر پٹ پٹا میٹھے کے

روپیہ ہاتھ سے اڑ کر حسیب میں

یہ وہ تیرت اکیر کہیں چھوٹے دھوکے والے تار یا سائیکس
کڑھیں، اسی وقت بدھک وہ جاٹا، ایک دیر بعد
کراہوٹ کو تیار کرنا حضرت = ایک روپیہ تیرت مسنگہ کہتے
تھے، پھر پانی سے اگر گیس میں بدل جائے گا۔

کی دیکھ کر وہ دیر میں حیرت میں رہے کسی نے کہا جانیے
 میرے کہ وہ دیر میں حیرت میں رہے کسی نے کہا جانیے
 تارکے کو کسی قسم کا شک نہ ہے ادا ہی وہ دیر میں حیرت میں رہے
 کیا ہے اس کیل میں ایک رواں میں درکار ہوا کہ یہ رواں بھی
 خاص قسم کا ہوتا ہے جتنی دیر ہوتا ہے ادا ہی کے اندر ایک ہوتے
 رواں اٹھا اور دیکھا کہ وہ دیر میں حیرت میں رہے
 پہلے حیرت میں رہے ایک دیر میں حیرت میں رہے
 ادا ہی کے اندر ایک ہوتا ہے جتنی دیر ہوتا ہے ادا ہی کے اندر ایک ہوتا ہے

[illegible]

جب یہ فیصلہ ایک دو مین کہتا ہے تو وہ ساتھ ایک دہانہ دیتا ہے اور دوسرا اچل کر ٹلاس میں بیٹھ جاتا ہے، اگر اندر سوراخ نہ ہو تو ٹلاس کے اوپر سے دھال ڈال دیا جاتا ہے اور دوسرا اچل کر ٹلاس میں بیٹھ جاتا ہے تاثری صورت ہے۔

یہاں آدھ اور اس دھلے کے راز کے آگاہ نہیں ہوئے لہذا وہ استے
جانباً دوسرے آگاہ کیا تصور کر کے یہ بہت عجیب کیل چاہئیں
ہر کیل سے دو زبان چھوٹ چکا تھا مگر وہ چاہئیں اور وہ
کیل سے پورے طور پر قطع نہ ہوئی تھی ہر شے اور کسی واقعہ
ظاہر رکھتے تھے جس عجیب باتیں کہتے چاہئیں اور ان سے بھی
ہر کو کیل یاد دلا دھت ان کی یاد ہو جائے،

روپیہ کا حصول پر دوڑے

آہستہ دیکھا ہوا لگا کھیل کر ملے والا بچہ بیٹا آقا پروردگار
اصغر و عجیب البتہ پرستہ بازو کی طرف رہنے لگا ہے آقا سنانی
اس کے ہاتھ دو لگا کھیل بچے میں کوئی شکست اس کھیل کی کچھ نہیں ہے
اس کے ہاتھ میں دلاور و آقا کرکے ہیں اس کی ترکیب یوں ہے کہ کسی
حالت کے صراحت بہا بال کر کے اس کے دونوں سروں پر ہاتھ

دیکھیں اور حاضرین میں سے کسی کو تیز کے قریب بلا کر وہاں روایت
اور کلاس جیت پھیل دیا۔ پھر اسے کہیں کر روپے کو چھوڑ دو، تیب
کا کھانچ کا ٹکڑا پینڈہ سے میں کر کے کا اور اوار آئے گی آپ اب
خالی کلاس حاضرین کو دکھائی دی اور کلاس کو تیز پر رکھ کر حاضرین
سے کہیں لائیے حضرت اب: آپ میں سے کسی نے میرا روپیہ لیا
یاد ہے یہ شرافت نہیں ہے خود بخود دے دیجئے ورنہ میں تلوار
نیکر نکال لوں گا پھر بنا روکا ڈنڈا ادھر ادھر ٹھہرا دیتے اور باتیں
باتیں کرتے کسی شخص کی پٹری یا دائری یا پیٹ سے وہ ہاتھ
والا روپیہ ہٹا کر بیٹے حاضرین سکتہ میں رہ جائیں گے ورنہ
آپ کے کمال فن کی داد دی گئی اور سمجھیں گے کہ روپیہ جادو
کے زور سے اڑ کر کلاس سے غائب ہوا اور کسی کی حسبِ مصلحت

ایک روپیہ سے کئی روپے بتانا

اس کہیں میں حاضرین کو ایک خالی کس دکھا دی۔ یہ ایک
ڈنڈا چھوٹا سا بکس ہوتا ہے جس میں سے جادو کے ذریعے دس
روپے کے بعد دیگرے تیار کر لیے جاتے ہیں۔

مکمل شروع کر سہرے یہ بین خالی کس حاضرین کو دکھانا دیا جاتا
ہے اس کے بعد حاضرین سے ایک روپیہ مانگ کر ہر ایک شخص کو
پایا جاتا ہے جس کا ہاتھ بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اوتارنے کے قریب اتار دیا
کے پیچھے کس بائیں ہاتھ سے روپے دبا کر رکھ لیے جاتے ہیں لیکن خالی کس

رواں کے اندر سے ہی کسی آدمی کو پکڑا دیں لوگ سمجھیں گے کہ یہ وہی
روپیہ ہے جو جمع سے پایا گیا تھا پھر آپ جادو کا ڈنڈا نکالیں اور
چار بائیں کر کے رواں اس آدمی کے ہاتھ سے لے کر کوئی ایک
دیں اور تیز صورت، ہمارا اس آدمی سے دریافت کریں۔ اگر حضرت
لائیے وہ میرا روپیہ کہاں چھپا یا سب تیراں رہ جائیں گے اسی
طرح چند ہی لمحوں کی باتیں کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں جو روپیہ ہے وہ
کسی نہ کسی طرح جیب میں ڈال کر نکال دیجئے اور اس سے پچھنے وہ
حضرت یہ شرافت ہے کہ مجھ پر ہوشی کا روپیہ آپ نے اڑایا مج
تیراں بھی ہو گا اور آپ کے فن کی داد بھی دے گا،

روپیہ کلاس میں غائب

دیکھتے ہی دیکھتے روپیہ کلاس میں غائب بھی ہو جاتا ہے
اور پھر برآمد یعنی کیا جا سکتا ہے اگر چاہیں تو کلاس میں غائب
حاضرین میں سے کسی کی جیب سے بھی نکالا جا سکتا ہے۔

اس کہیں کے واسطے کا کھانچ کا ایک کلاس تیار کر دیا جاتا ہے جس
کا پینڈا ایک روپیہ کے بدلہ چھوڑا اور اسی قدر گرا رکھا جاتا ہے
نیز ایک کھانچ کا ٹکڑا ٹکڑا روپے کے برابر بنوا دیا جاتا ہے جسے
کلاس کے اندر ڈالیں تو وہ پینڈہ میں پورا فٹ ہو جائے،
اب تماشا کرتے وقت حاضرین میں سے ایک روپیہ مانگ
لیں اور چالاک سے کہ وہ روپیہ تو ہاتھ میں چھپاتا جائے مگر روپیہ
کے بدلے وہ کھانچ کا ٹکڑا روٹی کے اندر پکڑ کر کلاس کے اوپر رکھ دیا جائے

گھیل رہی،

رومال سے روپیہ غائب ہو جائے

اسی قیام میں معاشرین سے روپیہ کے سروکار دیکھ کر وہ مال کا کون سا ایک شخص کر پکڑا دیا جاتا اور پینڈنٹ کے بعد وہ مال کا کون سا ایک بھلا دیا جاتا ہے تو روپیہ غائب ہو جاتا ہے یہ ہمارا کاحریت انگریزوں سے جسے معاشرین سمجھ کر دیکھ رہا ہے۔

اسی کیفیت کے واسطے ایک رسالہ نکالنا چاہتا ہوں کہ اس رسالہ میں وہ سب باتیں لکھی جائیں جو اس وقت تک دنیا میں نہ لکھی گئی ہیں۔

گھن کر لے گا تو تکلیف یہ ہے کہ رخصت نہیں ہے ایک عہدہ۔
 نالک کر ہاتھ میں لے گا شب کر دیا جاتا ہے اور شری پھر آتی ہے وہ
 تین گنا تیرا ہے والد کے اندر بند ہوتا ہے کسی آدمی کے ہاتھ میں پکڑ
 کر ایک کلک کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے اس پر ہلکا نہیں
 دے جب یہ اڑنے لگے تو فوراً اطلاع دے گا تب کوئی لڑکا
 ہی سامنے پڑھیں دو جہاد کی لکڑی کو ادھر ادھر گھسیٹیں پھر وہاں
 بہر آب جمع ہوگے مگر وہاں کالو کی کلک دینے سے روکیے غائب
 ہو جاتا ہے اب اس آدمی کو ہلکا کر دیا جائے گا کہ اسے تیرا دوسرا رکھ
 دینے والے ہی اسی لئے کہتے ہیں کہ تیرا دوسرا رکھ اس آدمی کو

و کہنے کے بعد کسی تیز پر رکنے اور اٹھ اٹھنا یا یہ انداز ہونا چاہئے کہ حاضرین کو اپنا بیٹھنا بھی ایسا جانتے ہو کہ وہ اپنے بیٹھنے سے اٹھنے اور کھسکے سے اندر نہ کرنا کسی اٹھنے سے حاضرین کو حیرانگی سے پریشان نہ کرے جو نہ پائے اب وہ کسی محدس طریقہ کے پیروی کریں ہاتھ میں وہ حاضرین سے اٹھ کر دو پیچہ حاضرین کو دیکھ کر کسی کے اندر نہ کرنا اور اشارہ کیا جاتا ہے کہ کسی بھی حالت میں ہاتھ چھینا یا ہلکا ہے۔

[illegible]

بات موت اس قدر ہے کہ کہیں کہیں وقت میرے سر پہ سجدہ کا فخر
جسٹا کر گیا جاتا ہے اور اسی کا فخر ایک جھلکا ایک تیزی کے بیچ
ٹپکا جاتا ہے حاضر میں سے روپیہ ہائیک کر میرے سر پہ سجدہ کا فخر
اور جاوے گا کٹری سے ہلانے ہلانے کا فخر والی تیزی کو روپیہ کے
اوپر رکھ دیا جاتا ہے کا فخر ہائیک وہی ہوتا ہے جو میرے واسے فخر
کو پہنچا ہے روز معلوم نہیں ہو سکتا جاوے دوسری تیزی کو پہنچا
میرے پاس ہے اور روپیہ غائب ہو جاتا ہے۔

ایک نہایت پر اسرار جاو کا کھیل :

کہتے ہیں شاہ جہانگیر کے دربار میں بہت دوڑ کیا اور سبے کمال فن
دکھانے چاہے بادشاہ نے بجائے دیدی تو اس نے اپنا جاو دکھل
شروع کیا اس کھیل کے لیے جاو کی حسب مرضی ایک سب سے چار یا پانچ
گاہیں پر سب سادہ فخر کے پر سے دکھانے سے وہ جاو اگر اندر پر فخر
اس کے ساتھ ایک بہت خوبصورت تیزی کی باتوں و خبریں آجکھول
والی تیزی جو سر اسر ایک جاو کی پری معلوم ہوتی تھی ایک تو سر و
رؤ کا خوش پھول کی مانند تھا تھوٹوں اب سر تیزی بہت مدد دیا نہیں کر
اس کے ساتھ چاہے تو حاضر میں اس تیزی کو دکھ کر خوشی میں کہ
اچھے دربار کی باتوں پر والی تیزی میں ملکر فخر میں اپنی تیزیوں کے
ساتھ بیٹھی اس فخر کو دیکھ رہی تھی،

تب جاو گئے دوسرے وقت نکلائے اور ان کے منہ کھولی کر
ایک پر رکھ کر حاضر میں کو دکھلا دئے کہ خالی نہیں پھر ایک منہ فرق

کی انگ میں سے وہ ہاتھ والا سب سے نکال کر حاضر میں کو دکھلا دئے۔
اس طریق سے گلاس میں غائب کیا جا سکتا ہے اس کے واسطے
ایک مین اور چار گلاس کے منہ کے برابر تیار کر کر مراد ان کے اندر مٹی
دیا جائے اور مٹی کے وقت گلاس کے اوپر وہ چہرہ مراد میں لکھا
ہو کر دکھ کر گلاس اور مراد والی حاضر میں کو دکھلا دیا جاتا ہے پھر پائیں
کرتے کہنے حاضر میں کی تو کہ کسی اور طرف نکلا کر اس کو تو بھولی یا
جاو کی تیزی میں لگا دیا جائے اور خالی چہرہ ہاتھ میں پھر کر خالی
میں سے کوئی سادہ لوح سادہ آدھی تالی کر اپنے پاس بلا دیا جاتا ہے اور
اسے کہا جاتا ہے کہ اس گلاس کو اپنی انگلیوں سے مقام نو، لیکن یہ
زخم اور زخم نہ ہوئے پاس گلاس کو اپنی انگلیوں سے مقام نو، لیکن یہ
پہلو لگا کر لگا لگائے گا اسے فخر سے دیکھتے ہیں۔ حاضر میں کی انگلی
روان پر کو دکھائیں گی آپ جاو کا ڈھلا کھا کر وہ مال کا کوہ پر
کر چھلک دیں گلاس غائب ہے آپ فوراً فخر میں انگلی اپریں
اور کہہ دیں وہی کھلا رہے حاضر میں وہ خود رہ جائیں گے،

پہلو کر لیاں میں روپیہ غائب

ہم نے ایک بہت فخر کو کر لیا میرے چوڑیوں کے اندر روپیہ
دکھلا کر جب جاو کے ڈھلے سے چوڑیوں میں اور زخم اور زخم کے پھر
پہلو کر لیاں میں غائب ہوئی حاضر میں چوڑیوں کے کو روپیہ چوڑیوں
میں لکھ کر غائب کر گئی اس جاو کے کھیل کے متعلق بہت
سوچا پوچھا تاہن آخر ایک ماہر نے اس راز سے بہرہ ور کر لیا۔

میں بڑی کو جلا کر اوروں سے ملے، اس کو طے کر دینا کہ دونوں کے
تالے بند کر کے تخت شہید پر رکھ دیا گیا اور بعد ازاں کہ جادوگر
نے ایک اور کھیل شروع کر دیا تو ہڈی دیکھ کے بعد یہ وہ اٹھا اور
دیکھا کہ صندوق پر مسکریں بند پڑے، حج تخت ٹانگی سے چالیاں نہ کر
کس کھوئے گئے تو ٹوٹے والے کس میں بھٹی اور بڈی دے
کس میں لوٹا تھا سب صحابہ انہوں نے واسطہ حقیقت سے پہچانے
بکس ایک خاص ترکیب سے تیار کئے تھے کہ ان میں ملے گئے
کو اس ترکیب سے نکالایا جائے کہ وہ اندر سے کھل سکے اور اندر
سے آں بند ہو سکے جب کسی کو اس کس کے اندر بند کر کے تالو کا
دیا جاتا ہے تو وہ مفتی تھی کہوں کہ باہر آجائے اس طریقے سے
اس بیڈی اور لوٹے نہ اپنے کس تبدیل کر رہے تھے بس۔

ہفتی سی بات تھی جیسے انسا کو دیا

قدیر کا قتل و زندہ رہنے پر اطمینان غائب نہ ہونا

یہ تعجب انگیز کھیل ہم نے ایک کلب میں دیکھا تھا ایک امیر بڑے قدیر
نے اپنے پراسرار ملازم سے یہ کھیل دکھانے کو بلا کر اس کو قوت سے بندہ
ہو گیا جب کہ یہ قدیر کے سامنے نے یہ قدیر کو تسلیم نہ کیا اور ہڈی
پہننا کر سیر کر لیا پھر اسے ایک چوبی پیلی میں بند کر کے تالو کا
اس پیلی کو ایک صندوق میں بند کر کے تالو کا لایا اور چالیاں ایک کس کو
اٹیسر کے کونے کو دی گئیں اور پھر کہ ایک سر ملا رات لگایا اور

پھر یہ قدیر کے ساتھی کے حضرات یہ ہم دیکھ رہے تھے کہ مدحت
معدود تھا جس میں پہلے نہ سنبھلا ہوا تھا مدحت سے یہ مدحت بلاغت
تھا اب بڑی مشکل سے پھرے تو مدحت یہ جیسے پہلے میں نہ مدحت
میں مدحت سے کوئی مدحت اب اسے نکلیں مدحت سے مدحت
اور دھماں آپ کو مدحت دیکھ توئی کہ اس پہلے قدیر مدحت
ساتھ کرتا دیکھا تھا یہ کہیں کہیں مدحت مدحت مدحت
مدحت تو وہ سرپیٹ کر رہا یہ کس میں مدحت مدحت مدحت
بڑی موجودگی لیکن یہ قدیر غائب تھا یہ قدیر کے ساتھی
کہا حضرات معلوم ہوتا ہے کہ اس مجمع میں اس کس کے ساتھی
موجود ہیں یہ ساری ذمہ داری ان حضرات کی ہے جس کے پاس
جائیاں ہیں یہ کس کر سارا ملے بیٹھے تھے اس آدمی نے تان بانی
تو یہ قدیر مجمع کے ایک کونے سے ہنستا ہوا سٹیج پر پہنچا تھا
الشت بدعتان وہ تھے۔

بڑی بدعتوں میں بھی اس ٹوٹے میں رہے کہ بات کہ یہ تقریر نہ
کی تیر کو بانی بات معمولی سی ہے کہ اس کھیل کے واسطے ہتھوڑی
بڑی اس کس کی بنا جاتی ہے جو ایک خاص طریقے سے خود خود
کھل جاتی ہے اور قید بھی اس کس کا ہوتا ہے کہ اس کے اندر کی
جانب سے جیسا کہ اس پر کھڑا اور کھڑا اس طرح نکال دیا جاتا ہے
کہ وہ معلوم نہ ہو سکے اس طرح قید کو تیب چاہیں اندر سے کھول
کر باہر آسکتے ہیں۔

یہ صندوق اور قید حاضر کلب کو دکھلا دیئے جاتے ہیں کہ دونوں

مشعل بازی

٢٩

تیسری سی چٹالی اور سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے آئیے ہم ایک کلاس



60

60

[illegible]

کلاس کے اندر جمع ہو جائے اور ایک ہونڈ بھی پیچھے نہ لگے۔

[illegible]

سیاہی سے پھول بن جائیں

آپ نے بعض پر و فیسہ دن اور چار و گھر میں کوئی نہ کھل کر تے دکھا ہو گا ایک گل اس میں سیاہی پھول کر کسی شریعت۔ آدمی پر پائے دیتے ہیں تو وہ مجاہدے سیاہی کے پھول بن جاتے ہیں عام طور پر ان میں ملتے ہیں کہ یہ سیاہی سے پھول بن کر نکلیں گے کوئی اسے نظر نہ ہی رکھ سکتا ہے اور اگر کوئی چاہے گا تو کبھی بچا ہے لیکن حقیقت کسی بھی معلوم نہیں ہو گا اس جادوگر کی میں مار لیا ہے،

لیجئے آپ کو ہم اس راز سے آگاہ کیے دیے ہیں کہ سیاہی بھی حقیقت میں سیاہی ہوتی ہے اور پھر گل بھی حقیقت میں پھول ہوتے ہیں لیکن موت ان کے گرا نے میں کمال ہے کہ سیاہی سے پھول بن جاتے ہیں اور وہ بدیہ بن جاتے کہ تیب پر و فیسہ پائے کر کے قال ایک سطحیے کے گل میں سیاہی کا گھول کر رکھ دیتا ہے اور حاضر ہی کو بان میں لجا شے رکھتا ہے اتنے میں اس کا فیسہ سا بھی ایک گل اس میں سیاہ کاغذ کا گھول رکھ اس میں تازہ پھول رکھ دیتا ہے اور وہ سیاہی والا گل اس اٹھا لیتا ہے جو ہر سر سے سیاہی کا گھول کر حاضر ہوتا ہے حاضرین کے تربیت پہنچ کر کھل کر کے والا کسی سفید پوش کو تازہ کر اس کی موت لگتا ہے کہ گل اس میں سیاہی دے لیکن سیاہی کا گھول دیکھ کر حاضرین حقیقت جاتے ہیں اور ہر ایک شاخ شاخ پھول کر مرنے لگتا ہے کہ اس پر گل اس میں تازہ کر دیا جائے اتنے میں بدیہ و فیسہ ایک آدمی ہر گز سیاہی دیتا ہے تو پھول

گل اس اور شاخ کا رنگ ایک ہی ہے اس لیے دور سے کوئی نہیں فرق کر سکتا کہ گل اس کا منہ بند ہے۔

پانی سیاہی اور سیاہی پانی بن جائے

یہ ایک حیرت انگیز کھیل ہے وہ گل اس میں حاضرین کے لئے پانی ڈال دیا جاتا ہے پھر ایک گل اس سیاہی بن جاتا ہے وہ سب سے پہلے پانی بخوری دیر بعد وہی سیاہی دوسرے گل اس میں جاتی ہے اور وہ پانی رہ جاتا ہے اس حیرت انگیز کھیل کا راز یہ ہے پانی سے ایک ہی مائل اور ایک ہی صورت و شکل کے دو گل اس میں چھائی دو گل اس سیاہ کاغذ کے پیچہ بندے کے ایسے چڑھائی ہو ان گل اس کے اندر آسکتا اب کھل دیکھانے وقت پہلے دو پانی گل اس میں حاضر ہو کر دکھلا کر نیز پر رکھ دیں پھر ان میں سیاہ پانی بھر لیں اور کچھ کو دکھلا دیں کہ عزت ماہر پر پانی کے دو گل اس میں سیاہ دو فلن دکھلا دیں وہ پانی ڈال دیں اور وہ پانی ڈالتے وقت ایک گل اس کے اندر وہ سیاہی کاغذ کا گھول لپیچے ڈال دیں پھر گل اس کے اوپر جا دو کہ کوئی بھی کر دیا پانی گل اس کو ایک میں سیاہی ہو گی اور دوسرے میں سیاہ پانی پھر وہ پانی دوسری اور پہلے گل اس سے سیاہی نکال دیں اور دوسرے میں رکھ دیں کہ یہ سب حال گئے گا تو سیاہ پانی سفید بن جائے گا اور سفید پانی سیاہ ہو جائے گا پھر یہاں اس پر حیران رہ جائیں گے۔

پیر امرا گنبد

[illegible][illegible]

اب وہ ڈیا اپنی حالت سر کر اس میں سے ایک تین نکال لیں لیکن تین کے ساتھ ہی بڑی بھاری سے پچھلے حصے سے نکال لیں اٹا نہیں دینی دینا کو بند کرنے کے بجائے در وہاں اپنے، پیچھلی میں جیسا ہیں اب وہ تین کے نیچاں بائیں پر کر آگ پیدا کریں اور باقی کے چوڑے میں نکال دیں لیکن کاغذ کو پورا پلٹے نہ دیں اسے فوراً اٹھا کر بائیں میں مسلمان شروع دیں اور انہوں میں سے پلٹے در وہاں نکال دیا تو لڑا پیچھلے میں سے نکلتے ایک ہاتھ سے پچھلے کو رو دیا وہاں دین نا کر تین تیراں ہوں کہ چلے ہوئے پھر سے وہاں سے ایسے ہو گیا اس کے بعد آپ ماعزین کو مخاطب کریں کہ حد اہات اس ایک در وہاں سے کئی در وہاں پیدا ہو جائیں گے اس وقت پر ایک بات اذید یاد رکھیں اور حد اہات آپ یہ پھیل دکھلا رہے ہوں تو آپ کا خفیہ سامعین چارہ پانچ در والوں کی کوئی بنا کر میرا ہر رکھو ہے اہات آپ در وہاں ان سے وہاں والی کوئی پر کچھ دیں پھر حسب در وہاں اٹھائے گئے تیراں تو اب وہ در وہاں کی کاغذ بھی اٹھائیں اور پیچھلے پلٹے پلٹے ایک دھڑکن چارہ پانچ ایک ہر ایک کے در وہاں نکال کر ماعزین کو دکھلا دیں سب تیراں رہ جائیں گے کہ یہ اس قدر رنگ پر چمک کے در وہاں کہاں سے آگئے۔

تیسرے نمبر پر رومال

یہ ایسا عجیب رومال ہے اسے اگر کسی کی آنکھوں میں پڑ جائے تو فوراً آنسو بہانے لگے گا جیسا کہ وہاں فروری طور پر روئے اور اس کو

اس کا بخور دینی سمور خان ذرا ٹیٹھا سا بنایا جاتا ہے اور کور خان کے اس پر پڑے ہوئے ہی جو کچھ کے پچھلے اور کچھ کے گاراز کے پچھلے کور وقت دور کا ایک سردار ہیں ہاتھ اور دوسرا ہیں ہاتھ میں ہوتا ہے جب ڈوری کو دیکھتے ہیں تو آگ لال پلٹے لگتا ہے اور حسب ذرا محنت کریا تو رک جاتا ہے پھر پھر حسب ذرا محنت کرتے ہیں کہ رک جاؤ یہ ظلم ہے تو دیکھی دوسری کو پیچھوئے ہیں تو گنبد رک جاتا ہے اس طرح سے گنبد کو پھر حسب ذرا محنت بنایا جاتا ہے اور ماعزین اسے جاؤ گا گنبد سمجھتے ہیں بجا شاردوں پر چلائے۔

چلے ہو رومال سے پیسوں رومال بنانا

اس کا جین میں دیا مسلمان سے ایک رومال کو جلا دیا جاتا ہے اور پھر اس ایک رومال سے دیکھتے ہوئے کچھ کئی ترے صورت دینسی رومال نکال آئے ہیں لیکن اس میں کئی پریش اور جلائی درکار ہوتی ہے تاکہ ماعزین سے کئی سر نہ چومائے، طریقہ یہ ہے کہ ایک دیا مسلمان کی ڈھیر کے ماعزین کو دکھلا دیں کہ حد اہات یہ ایک بائیں کس ہے اور اس کے اندر صورت تیل لیں ہیں اس کو ذرا ماضی پر ماضی تیلوں کا مصالہ ہوتا ہے باہر نکال کر میرا کچھ مسکروں۔ اور وہ ماضی ماضی ماضی ہو گا یہ اس میں ریشہ رومال کی ایک کوئی سی بائیں رکھیں اس کے بعد کاغذ کا ایک ٹکڑا باقی میں کے ماعزین سے پیسوں کو کتاب پر کاغذ کا ٹکڑا جو پیسے کا تھا میں ہے میں اسے اسی کاغذ دیا گا۔ اور پلٹے کے بعد یہ پڑنا رک رکے ہوئے گا۔

۴۰:۱۰-۱۱:۱۰

دریغ و محنت بات یہ ہے کہ وہ لوں بلیوں کے دھانے کے ساتھ اندر کلاوت ایک کسے کو بھی بندھی ہو یا ہوتا ہے جب ایک نکل کا گھنٹہ بئی تو دوسری کو زنجیر لٹکا کر رہتے ہیں وہ کوئی اپنے ڈور یا جھنڈے کے کوڑھال سے تو دھال کر خود بچھڑ جاتے ہیں ورنہ یہ سب کچھ کو زنجیر مار کر ہال ہے تو دھال کر خود بچھڑ جاتے ہیں۔ ان بلیوں کا کام کرتے وقت ایک کو ڈھیر کھانا کھانا پکھڑا کھانا ہے۔ اور دوسری کو سپرد ہاتھار ایک کٹوں کے کھانا کرسے اور دوسری کئی اور دوسری کھانا کرسے انھیں کھانے کو ان کی سناڑوں کے بڑائی جاسکتی ہیں۔

مردوں کا مجسٹریٹ کھیل

یہ تین گہرے ایک مضبوط اور موثر ڈھری ہیں ہر دے کو بے اثر کرنا
 ہر ڈھری کا کھٹکھٹا کر دہری صلیبی سے بچنے کے رکھیں ایک کھینکھینکے
 والا پیر چھوڑ کر ڈھنڈا کرنا ایک ضرور کارڈ ڈھری سے توڑے اس کا دھری
 سے ایک اور بائیں ہے کینے ڈھری میچ و سلام رکھے۔

اس کہیں میں رازدہ چہ تہقیر کوئے گلشن کے بخوئے عباسی اور
ان کے مختلف رنگ جو ان میں مودعہ بنا کر انہیں مضبوطی کے
م دوروں میں پور نہیں کہیں فنون کو دور کر کے کہے موت کے رکھے
سے باندھیں اور اس طرح سے رکھے گا ڈور ان میں پور کرنا کر لیں
مترجمہ پر شکل سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔

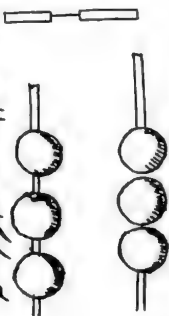
بنائے گئے اور اسلئے یہ روانہ بہت کامیاب آمد تھی۔ یہ ایکڑوں اور ایکڑوں پر
کو ایسے موقوفہ ہیں اس سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ روانہ تیار کرنے کا یہ طریقہ
ہے کہ ایک سال کا ماحول روانہ تیار کرنا کہ اسے روانہ تیار نہیں ہو کر
سایہ میں چھٹکے کریں، اس کی موت سے اسے اس میں شش کے کین
اور اسے اس کو کھینچ کر تیار کر کے اسے ترکیب ہے کہ یہ تیار ہو کر
کو بیڑے بنائے گئے گھنٹوں تو لانی لگائی ہے، اسے کسی برتن میں چھلنے
جائیں اور روانہ تیار کریں یہ کسی پیاز کے پانی کو چھلکا کر موت کریں
تاکہ روانہ کی مرگھٹ سے غراب ہو جائے یا روانہ چل کر ہی مرگھٹ
کا ہوتا ہے اس میں تیار کی مرگھٹ کا ناز نہ کر سکتے ہیں یہ روانہ جانے
پڑتا ہے میں دیکھیں اور بوقت مرگھٹ کام میں لائی۔

جاؤ کی منتظر

ایک دفعہ ایک جادوگر کی قوم کے چھیل کر کے دیکھا اس کے ہا تھنیں
و دو نگلیاں تھیں اور ان میں دو دیر بڑا ہوتا تھا جب ایک ننگا اور
کھینچتا تروہ سر دی گھر۔ محمد علی کھینچتا جا۔ چنانچہ تھا کہ دو دو نگلیاں
بڑی ہو رہی ہیں لیکن اس کے بچھٹے دو لڑکے جدا جدا کیا۔ آداب بھی
دھائے اس کو باغ کا کام کرتے تھے چنانچہ اس کے ہا تھنیں ہیں۔ سے
ایک۔ اسی کو پکارا ایک نگلی اس کے ایک انگلی سے ملا دی اور دو نگلی
و دو سرے کان کے گہرا دی اسی اب اس نے اچھا کھینچتا اور دو سرے اچھا
خود بچھڑ کھینچا لیکن کچھ بہت چڑا ہوئی اور ملائی سے خوب پیٹے
کے لیے بھڑک رہی تھی، خود کو کھڑکے سے یہ کہہ کر ملا دی کچھ سہلایا

ابن عربیؒ نے دو اہم ترین چیزیں جو اللہ جل جلالہ کے لیے دنیاوی کامیابیوں سے زیادہ اہم ہیں، بیان کی ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ جو شخص اللہ جل جلالہ سے محبت کرے، اللہ جل جلالہ اس کی ہر بات کو سن کر اس کی ہر بات کو قبول فرماتا ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جو شخص اللہ جل جلالہ سے محبت کرے، اللہ جل جلالہ اس کی ہر بات کو سن کر اس کی ہر بات کو قبول فرماتا ہے۔

ریت کا شجرہ

[illegible]

آدی کا کٹا ہوا سر حوالی میں :

یہ عقیدہ بتا کر کہ آپ کے ایک دو یا تین بیٹے ہرگز نہ سہ سہ اندر رکھ کر دیا جائے گا۔ اگر کسی کا شکر بیک کو دکھایا جائے گا تو بے عیوب سہولت پر آئیے گی۔ بہت بہت منافق شخص اس سے اپنا اور دوسرے بیٹے کو دل کھینچ کر لے کر اچھا حال مل جائے جب حاکم پر دوسرے اندر کھینچے تو بہتر ہے اور ان کو جانے کے اندر آ کر کال کرنا اور سر نکالنا ہے اور سمجھنے والے سے ان کو جانے نہیں کہہ کر سر کو توڑ کر مٹا دینا ہے لیکن دوسرے کو کسی نہ کسی طریقہ سے جانتے رہنا ہے اور ان کو دیکھنے کے لیے کوٹ پر تے ہیں۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ایسا تیر تیا کر دیکھیں جس کی شکل ان کے ہونٹوں کی شکل سے ملے تو ان ہونٹوں کے دلوں کو دے بہت بڑے پڑتے

انہی ہونٹوں کی شکل سے ملے پڑتے جو دے کہ جانب رہتا ہے تو ہی بہت سے دیکھیں جو نہ کہ دیکھ دے دے جتنے میں سوراخ آیا تو اب وہ ایک سے بھولنے کے آدھی کا سر گارے دیکھ کر دیکھ کر ان کا ہی کسی کی ہونٹوں کے اندر ایسا صحیح ہو جائے کہ

کھینچے کے اندر رکھ کر اس کے لیے ایک سہولت رکھ کر اس پر ایک آدھی

سے متعلق پوچھا، یہ سب کچھ انہوں نے سیٹ پر کھڑا ہو کر پایا آپ کے ساتھ لائے گئے تھے۔ آپ نے کہا ہر لاکھائی رنگ میں بہت مرغوب ہے جب بوشی صاحب ایک ٹاپ پر کافور کا سفیر نکلا، مگر کمرہ باری دوت کمرہ پایا اور پیش کر کے بولنا چاہیے، اپنا سوال کھڑے کیے کہ نے کہا بوشی جی ہمارا راج سوال جی ہے پہلے ہی کر کہ تیب میں ہر لاکھائی ہے۔ تو وہ بولے حضرت ستاروں کے چکر اور برجوں کے مقام ہوتے رہتے ہیں۔

ۛ بہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہر دم
دگرگوں ے شود اجوالہ عالم

[illegible]

بند لگانے میں سوال بتانا۔

ایک دفعہ ایک جو کئی صاحب آئے قلم خیز ہیں سنا کر ان کا زیادہ بڑے اعتبار میں اس لیے آئے کہ علمی استعداد سے دل کے ناز اور کسر کی کمی کی باتیں دینا فتنے جیسے قدرت کے ہنست ناز اور ماضی و مستقبل کا علم منور کیا ہے، اشعار سے عذری و درویش کی جھلک کے قریب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہرگز آویزاں سے خوش بابا..... جو توشی بابا کو گونا گونا گوں کے مضامین میں جوئے ہر ایک آدمی اپنی حکمت کے ناز منور کئے گئے ہوں۔

بے تاب صاحب ہم بھی وہاں پہنچے تو پڑا خط منور کیا ہے کہ بعد میں میرے اسرار امداد جاتے تھے اور اپنے سوالات دریافت کر کے وہاں آتے تھے معلوم ہوا کہ ہر ایک آدمی دو دو چہ نہیں دے کر اپنا سوال کھل کر لکھا ہے کہ چند کر دیتا ہے اور خوش صاحب بند بھانڈے کے علم اور غیب دانی پر حیران کیا جا چکا کھدیتے ہیں ہر ایک جو کئی کے علم میں کینہ نظر دینے کہنے تھا جو کئی صاحب نے دو دن کے قیام میں کینہ نظر دینے تھے سوال کیا جو کئی صاحب وہاں ٹھہرے خطاطی سے بلوچان تھے سوال کیا وہاں کے کئی لوگ ادھر ادھر آتے تھے بیشتر علم و کوشش کی تائیں اور ان کا منہ پر مدعی ہوا ادھر انار میں موجود یقین پتائی پوچھی گئی ہیں پڑا خط جو کئی صاحب کے قریب ایک سلیٹ اور پینسل تھی ہم اہتیا نام کیا سے سوال کیا کہ ساقیوں نے کئے تھے

عجب عادی رہا آدمی تو نام نہیں کو دیکھ کر تو خوش حال صاحب نے جس سے سلیٹ پر وقت لڑ کر کیا پھر بھارتے نام اور جلد سے اس

ایک اور پاکھنڈ

اسی طرح لاکھ اور پاکھنڈ بھی ہے جس کے ذریعے ہندو عقائد کے اندر سے بغیر دیکھے سوال پٹائے جاتے ہیں۔

پانچہتم نے ایک مثال کو دیکھا تھا وہ سوالات دہلے معاف کرنا ڈھراپنے ساتے میز پر لٹایا تھا اور ایک ایک عقائد کو سوچ کر بتاتا تھا اس عقائد میں یہ سوال دیتا ہے اور اس عقائد میں یہ سوال کہہ دو کہ جس جگہ میں یہ شعبہ دکھاتا مستحکم ہو، اس محفل میں ایک آدمی کو رہنا لازمی بنایا جائے اور اسے کہا دیا جائے کہ تم بھی سوال کرو کہ وہوں میں مثال ہو جاتا اندر اپنے عقائد کے اندر عقائد بات کر پیر کرتا۔ اس کے بعد غلبہ میں جس قدر آدمی سوال کرنے والے ہوں ان میں کا عقائد کے عقائد اور عقلی تفسیر دیتے جائیں اور کہہ دیا جائے کہ تم آدھی انہی سے عقائد لکھو اس سوال کہہ کر عقائد کے اندر بند کر دیں اس کا سوال پھر عقائد کے بلکہ دیا جائے کہ جب تمام آدمی اپنے اپنے سوالات کہہ کر عقائد کے اندر بند کر چکے تو تمام عقائد لازمی طور پر بند کر دیں گے اندر کو دیتے ہائیں اور پھر لوگوں کو مخاطبے میں ڈالنے کے لئے ایک شیخ کا نام دیا کہ اسی ہائیں سے پھر کر دیکھ دیں اور اس پر کچھ متر ترجمہ کر دیا کہ ان پھر کا وہاں کو لکھو کہ ان عقائد اور عقائد کے برعکس کئی بار لکھا ہیں اور وہ فور سے بھی عقائد کو اور کچھ بھی لکھا اس کو دیکھیں پھر انی اندر دیں کہ اندر سے ایک عقائد پکڑ کر ہاتھ بند کر دیں اور عقائد کو فور سے دیکھ

کے سوال کا جواب آج نہیں دیا جائے گا تم نے کہا تو تشریحی ہے، انجیل کے دھندوں سے کام نہیں لے کر آپ نے روپیہ پوچھے کا خوب دھندہ ہے، چھپنا اس زمانہ کو عجائب لینے تو تشریحی نے نکال دیا بھی کہ کہیں بہت بڑے ساحر اور ماہر تو تشریحی صاحب اسی دن دہریہ پستری کرے کہ فور دیکھ کر ہو گئے۔ ناگورئی آپ حیران اور حیران ہوں گے کہ وہ کیا راز تھا جس کے ذریعے

وہ تو تشریحی عالم الغیب بنا ہوا تھا وہ راز تو تشریحی لوگ اپنے شاگردوں کے سینکڑوں روپے اور ہر سون خدمت کرنے کے بعد نکال کر لے کرے اور سینہ بہ سینہ دھندے کی تشریحی شرط دکھا دیتے ہیں لیکن ہم دہریہ راز فطرت انہی نام کیے دیتے ہیں تاکہ حاضرین کو لام آسے ایسے پاکھنڈی تو تشریحی انداز کے چھندے میں جنس کر اپنی عجیب مثال ذکر کر دیں راز یہ تھا کہ ہر صاحب کے پاس جس قدر کتابیں ہیں جنہیں سب پر ایک ہی رقم کا کاغذ لڑا ہوا تھا اور سب جگہ میں ہر ایک جگہ ذکر و فطرت تشریحی پڑھا ہے اس کاغذ کا سفید کاغذ اور اس پر کاربن پر پھر دیا جاتا تھا اور سفید کاغذ کاغذ پر پڑا تھا عجیب کوئی ساکس اس پر کاغذ کر کے پیل سے سوال لکھتا تھا تو وہ شیخ دے گا عقائد پر بھی لکھا جاتا تھا۔

تو تشریحی کتاب کا کاغذ کھول کر سوال دیکھ لیتا تھا اور تمام باتیں اسے سلیط پر لکھی ہوتی تھیں ان کے مطابق کوئی کس گھٹ سا جواب تو پھر دیتا سوال لکھنے والا تو تشریحی ہی عالم الغیبی بہترین راز دہریہ تھا اس سے راز جو ہم نے اس کی کتاب کا جائزہ کر کے معلوم کیا۔

وہ سزا پڑی تھی مگر اسے اپنا سہارا بناتے مگر اقلید سے اسے
عینہ سے کر لئے گا دی جا رہے ہیں وہ آگیا کھینچ کر اسے
لو تو پتا نہ تھا کہ یہ ملا دیں اور اسے کہیں لودھ جب کہ یہ
کوئے کو دے دیں یہ پتا نہ رکھ کے تو آپ باق سے ٹوٹ رہے تھے
اب یہاں تک کہ یہی اسی طرح میں دھرتی کھینچے ہو جنہ
انہیں ہلاکے ہیں اس لئے کہ انہیں بے سہارا بن گئے

سبک پر ویسیر کی ادنیٰ دلالت نہ کرتے تھے
 سے نظر دینے اور دیکھ کر کہنے تمام حالات کے علاوہ
 باقی کر حاصل ہو جاتا ہے اور دیکھ کر فیصلہ تو کر لیا کرتے تھے
 یہ برادرس اور دیگر کسی کو بچھڑتے نہ دیتے تھے کہ اس کو
 جو تک نکال کر کسی کے لئے بھی صاحب کوئی یا صاحب نہیں
 وہ وہ کاغذ تھا ہے تو وہ کی جوتھا ہے جو کل کو کھڑا کر دیا
 ہے وہ صاحب جو باران و طالعہ پر اور سب حالات کو سمجھ کر
 انھوں سے دل دیتے تھے اب ہم بدلتے ہو گئے ہیں
 کسی دلی سے نہیں سمجھتے کہ کوئی صاحب کیسے
 کہتا ہے تو وہ کی پتہ نظر ہے اب فساد بھی ہو گئے ہیں
 کے طور پر زبان بولتا ہے میں دل میں سے حس دور ہے
 کیا وہ سمجھتے ہوئے ہیں کہ وہ کیا ساکھ لگا رہے ہیں کہ ہم
 کی صورت کے گراس کی ادنیٰ دلالت بھی سب سے ادنیٰ نہیں ملتی

میں تو پہلے ردعمل دکھا کر بتا چا ہاں کہ کم کر جائیے اور پھر اس کیس سے نکلے تو جس کے فی کما کمال اور بھی بڑا وہ قابل ستائش ہو گا۔

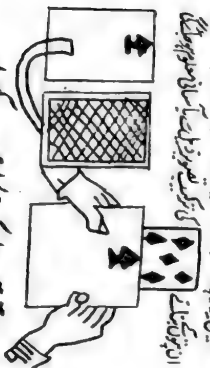
یہ کلارنگ تبدیل کرنا۔

[illegible]

آٹھویں بندہ کر کے پتہ بتلانا

ہم ایک بڑے دلیر انسان کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ وہ وہاں سے ہوا تھا۔

دی ہے، ایک بقی سی سر ڈھانکھرا، دو بچوں کے درمیان سی بیا ہوتا ہے۔
 تلی یہ سر ڈھانکھرا، جیسا کہ خوب کے دانکار پر پوتا ہے۔
 ان دو بچوں کے درمیان اگر کوئی تیسرا بیٹا رکھنا شروع کر دے
 ، مگر ڈھیللا چھوڑا جائے تو یہ، انھیں مگر باہر جانا ہے بس اس
 کھیل میں ہی رہا رہے (تصویر اس صفحہ پر دیکھیں)



بچے تبدیلی کر نیکو عجیب کھیل

اگر آپ چاہیں کہ اپنی بچوں کے سامنے بچوں کے لیے بنالیں اور
 بچوں کے باہر جانی بچے کھڑے ہیں تو یہ کام سمجھنا آسان سے کر سکتے
 ہیں مگر اس کھیل کے لئے بچوں کو بنانا پڑتا ہے جیسا کہ ایک نقش
 سے باہر بچوں، جسٹ پان حکم اور بچوں نے ملیں ان میں سے تین
 کے اوپر دس نشان پان حکم کے اگر کرتا صاف کر دیں اب اگر ایک

چھتے ہیں اس لیے کسی اور بچے کے نکلے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا
 خود دس بچے جلا دیں۔ وہ بہتر نکل آئیں گے،

دوسری ترکیب

اس بچے جوئے ہے کو ثابت کرنے کی ایک اور بھی ترکیب ہے
 کہ جب پتا چلا رہا ہے اس قسم کا ایک پتا چارو کے بس میں بند کرنا
 جانا ہے یہ بس میں خاص طور سے پتا چارو کے اس کے انگریز سے
 کے اوپر ایک اور بھی گھڑا جاتا ہے جو آسانی سے اور بچے جاکے
 اور صدمہ بھی ہو کر بدھہ سختی ہے اب وہ پتا بس میں رکھ کر دہرے بھی لگا
 دیں پچھلے جوئے ہے کی رکھ اس بس میں بند کر کے ڈھکا لگا دیں
 بس کو انکار دیں تاکہ بچے جانی جائے گا اور سختی بند سے میں بند کر
 پتا اوپر آجائے تاکہ آپ بس پر چارو کی کڑی پھر کر اور منتر پڑھ کر
 چوبک مار دیں اور بس کو مل کر پتا چارو کی کو چلا دیں۔

بچے کا قھلانگ لگا کر باہر جانا

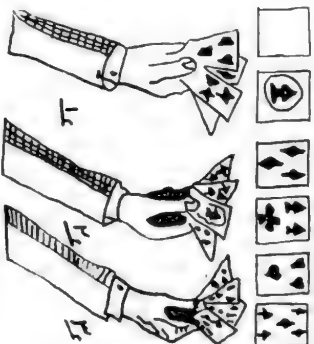
اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کسی سے کوئی ایک پتا چھوڑا باہر
 پھر شام میں رکھ دینے کو کہا صورتی دیر بعد وہی پتا خود بخود اچھل کر
 تاس سے باہر آجائے اور حارین، اسے جات لکھیں جیسے ہیں ہر
 وقت حرب ہوئے گئے ہیں کام پتا چھوڑا ہے درختے باجھل
 کر پتا سے باہر آ اور پھر کسی بچے کا باہر آنا جو پکا ہوا ہے، یہ نہ
 تو کوئی چارو ہے نہ ہی جات کا نام لکھ اس میں روز کسی بھی لگا کر

اٹھول سے خالی تے بنانا

اس ٹھول میں ٹھولہ مڑی لائی حسب تقاضا قریب چار تے خالی تے دیا جاتا ہے اور حسب چاہئے تو سب ٹھولوں کو آٹھ تے یا ننانوے تے ہو جا سکتے ہیں اور سب ٹھولوں کو دیکھتے ہیں دیکھتے خالی تے کو ہر کوئی دیکھنے کے وہ خالی کیا ہو گئے۔

اس شعبہ کے واسطے بھی چوتوں کو اپنے خیال کے مطابق آٹھ تے خوش کردہ دست کرنا پڑتا ہے یعنی آٹھ تے کے چاروں اٹھ تے کو ہر ٹھول کے ایک لوت سے باہر چار خالی اٹھ تے جاتے ہیں اور کھیل کرے وقت ایک پتہ یا نقل حاصل رکھ لیا جاتا ہے جس پر کوئی خالی ہو چوتوں پر پڑنا یہ خالی پتہ اور تین تے جب کا کرے تے تو سب تے سیدھے ہی خالی لگاتے ہیں اور حسب ان کے ساتھ سالم انھی رکھ لی جاتی ہے و تا کہ اٹھ تے جاتے ہیں لیکن کرے کہ طریقہ یہ ہے کہ آٹھ کو بائیں تے سے کر جاتے ہیں یا تین تے میں حکام کے جاتے ہیں یہ وہی لگائی ہوئی، چھیاں توئی دیکھ کوئی پتہ چھیا جاتا ہے کہ پتوں کا لڑکا ہوا چھ تھپ جاتا ہے اور ان کا لڑکا والا حد سارا دکھاتا ہے، اب حاکم تین سے درخاست کیا جاتا ہے کہ خواتین سے لڑھکیوں کو لے تے تو ہر ایک ہی لے گیا کر جاتا ہے جس آپ کو آٹھ پتہ یا تھپ تے اور مزید تھپیں اور چوتوں کو تھپیں پر رکھ کر ایک پتہ جو سالم ہے، ٹھاکر مزید پر چھ تھپ دیں اور کھیل تے یا لڑنا ہمارا ہے یا اس میں جڑ پتے کے پتہ یا تھپیں اور چھ تے وہ خالی پتہ جو پتے سے مزید رکھ کر آٹھ تے اٹھارے تھپوں سے ساتھ رکھیں اور تھپیں پھیلانے

اصل بھی اوپر رکھ کر باقی کو اس پتے کے نیچے رکھ کر چوتوں کو کھیل تو چاروں پتہ چھیاں میں نظر آتی ہیں اور اگر دوسری لوت سے سامنے ایک رکھ کر چوتوں کو کھیل تو سب پتے نظر آتے ہیں کے اور اس ترتیب سے ایک خالی پتہ سامنے رکھنے سے سب نظر آتے ہیں کے عجیب تجربہ اگر کھیل تے لوت یا تھپ کی پھرتی اور جاکر کی درکار ہے جو شعبہ بازی کے کھیلوں میں لازمی اور ضروری تجربہ ہے ان تینوں کی بنا واسطہ اس تصویر سے واضح ہو جائے گی۔



کی ریلنگ کا بیڑہ دھال کر ایک پہرے پہ باندھ دینا اور دھال بٹھانے کی ہر گز ضرورت نہیں رہے۔ اب یہ چاروں کھیتوں کا جو اس دھال پر ملے گا وہی اچھا ہر دھال کا، اگر ایک ایک چارہ پہاڑ کو دیکھیں اس طرح اپنے اپنے ٹھکانوں پر اترے گا اور وہاں سے مخصوص بنائے رکھتے ہوئے، اب اس کی کھیتوں کے لئے چاروں حسب غشاء ہے۔ کھیتوں کا اگر کچھ نہیں کہہ دینا، تو وہ ہے یہی اصرار اور دھڑلے کہ جسے وہ تاشا، طاشیا اور غنیمت ہے۔ یہ ہے کہ اس میں نہ رکھ دیں اس دھال کا ایک پہاڑ پہاڑ کے غنیمت و شاقی کے ساتھ ساتھ جو کہ جب آپ تالی جاکر تیار کرنا اور دیکھیں کہ تو آپ کے سامنے دھال کو فوراً ڈرا کھینچنے کا کوئی تیار انداز ہے۔ یہاں تک کہیں فوراً اندازہ لگائی جائے کہ اس طرح دوسرا انداز کسرا کیا جائے گا کہیں سے یہ اندازہ لگائی ہوئی ہو جائے گی۔ آپ اسے آواز نہ دیں، نہ کہیں کریں، تو آپ کا کیا پتا باقی نہیں ہے یہ کس کا کردہ، اتنی آواز نہ دیں کہ وہاں صاحب، ابھی میرا پتا نہیں نکلا تو آپ اس سے کہیں اچھا ہے تو یہ کیا اور دیکھیں غنیمت وہ چکر کو تو آواز دے گا دھال کے کوہ ہستہ آواز نہ دینا چاہئے۔ یہ چکر بڑی آہستہ چلے گا کہ یہ بڑا چکر ہے۔ یہ آپ کو بھی غنیمت ہے۔ حضور بھی کو یہ یہ چکر صاحب پہاڑ نہیں آتی تھیں۔ دیکھنا آتی ہیں یہ کس کی حسب حاجتیں نکالتے ہیں، دیکھیں اس کی شرح بہتر ہو گا۔

یہ لکھو گے سے پھوٹا ہو جانا

دیں خالی تالی سامنے آجائے گا اور اس وقت سے خالی دھکائی دیں گلاب
چڑھیں یہ آٹھ پھیرے حاضر ہیں کہ دھکائیں تو دہ خالی پتے دیکھ کر چڑھ
سہ پٹیلے لگ رہا ہیں تو دو دہاں پھر وہ پٹا سبز پرستہ اٹھاکر بھرا دیوں
کی اٹھیاں بنا کر دھکائی جا سکتی ہیں پٹا چھپ چھپ کر ہے

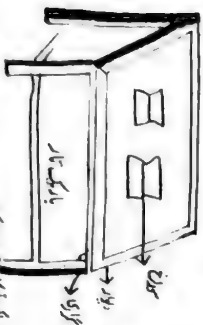
۱۰۰

وہ تاشقند میں اور کبھی نے جے پہلے ایک لمبے ال کے دونوں طرف کوٹھارے بنا کھینچے ہیں اور ایک سر اس کی بنیاد میں بہن پر لگائیں اور پھر وہ بیٹھا ہوا رہتا تاشقند سے ایک طرف ایک رات کو تین سو تیرہ سال کے وہ بالائے نام والا سر پہنے سے چمکا رہا اور لوگوں سے کہیں دیکھنے وہ جتنے غور و تلاش سے نکال کر دھڑکنے والا رہتا مگر پھر یہ کہہ کر بیٹھے کہ کوٹھارے شروع کر دیں پھر پتھر بوند لائے زے لیے چلنے کا اور لوگ جہاں جوں کی تھوڑی دیر کے لئے کھڑے رہا کرتے تھے وہاں کھجور لگائیں اور لوگوں کو دھکا دینے کہ دیکھئے یہ ہے وہاں لوگ اس کا عجیب کھان سے بہت بخوشا ہوتے تھے۔

تھے اواز دینے پر گلاس سے باہر آنے لگے

اب نے بیچنے میں بار بار دیکھا تو کڑا لڑکھائی کر دیتا۔
 - اس بات میں بکھرے کھنڈے، پتھر، تاشیں، پلاک، شیشے، نوں، ایکسٹینشن
 گلاس میں رہ کر رہتا ہے اور کسی آواز دینا چاہے گلاس سے نکل کر
 سامنے آجائے ہیں اس کی سرکسٹ ہے، ایک سیارہ بھی رکھ لگے

کیر کے راستہ کے دھندلے اور خاموشی میں جاو اور شہر جات
کے کھیلوں کا بہت اچھا اشرعید ہوتا ہے، اس کیر کے درمیان ایک
سورج بنایا جاتا ہے جس میں سورج کے نیچے ایک کلو یا کھٹا سا ٹھکانا
ہے جہاں یہ سورج بہت ایک سا ہوتا ہے اور کھٹا بھی کھول سا
ہوتا ہے اگر یہ راز کبھی دیکھنے والے پر بھی نا ہر نہ ہو سکے مگر
ایک بار ایک کیر میں ایک گزری کھائی مالت ہے اور باؤں کے
نیچے ایک کھٹا ہوتا ہے یہ کھٹا دبانے سے ایک معمولی سی آواز
کے ذریعہ سارا کوکھنی جاتا ہے اس کی صورت یہ ہے، انصوری رکھیں یا



کیر کے لئے ایک ہے۔

جراوہلی چارپر دھاری اور تار کے ساتھ کوئی پٹا جس کو تار سے لگا دی۔

سے کو تار سے لگا کر گزری

علاوہ



ہوتے ہیں پھر ہاتھ لگاتے ہیں کہ اس کو لے کر دھندلے
ہاتھ لگاتے تو بھائی حصے کے برابر دھندلے ہیں اس کا بھی
لحنت پھر لکھتے لکھتے باکل ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

ایسے تار کش میٹک کا سامان بیچنے والوں کی دکانوں سے لے کر
ریں اور دھندلے کے لئے ہاتھ کا سامان بھی بکرتی ہے،

پولہ شدہ پشما

تاش کو پشما ایک چکر سے بنے چنے رکھ دیں اور کسی ٹکڑے
کس کو پشما کے اندر ہاتھ ڈال کر پشما کھینچ کر پشما سے اور پشما
میں رکھ دیں جب وہ آدھی پشما کھینچ کر باہر سے جائے تو اسے تاش
کوالت دیں وہ آدھی چپ پشما رکھے گا تو وہ سیدھا پشما لے آئے
اسے دیکھتے ہی پشما میں لے آئے تاش پشما کو فوراً لے دیں اور
تاش کو پشما سے کر وہ پشما تاش سے نکال لیں پشما وہ لوگ
اسی لائن سے ناوقت ہی بہت خوش ہوئے،

جلاو کا مینیر

اس کیر کو کسی سو جا کھانا پشما کو پشما لے کر آکر جلاو
یہ شہدہ دیکھ کر ان کو دھندلے میں اس شہدہ کے واسطے ایک
خاص کمر بنوینا کرنا ہوتا ہے پشما کے چاروں طرف کئی کئی
کی دکانوں میں ہوتی ہیں اس کیر کو پشما لے کر آکر پشما
کے لکھنے کے لئے دھندلے میں پشما لے کر آکر پشما لے کر آکر

خول نہ پڑو اگر لہجہ پر ہو سے فٹ آجنا چاہیے اور چاہا پچ
والا کھلا کر ان کے زہر اچھا کر اس طرح سے رکھا جائے تو لہجہ
سے بچے تو کیا ایک پچہ باقی رہ
جائے اس کے لیے جو لہجہ نہ پڑیں



پڑا تو کھن ان سے ایک اور پچہ نہ دیا جائے اس کے دونوں سروں کو نیچے کی
جانب تھامیں گے ٹل کر دیتے جائیں
تاکہ ان کا ڈان کے اندر خول نہ پڑا کر
کلیں فٹ آجنا چاہیے اور جب
اسے بیکہ نہ دیکھا یا خول نہ پڑا
کے اندر خول نہ پڑا تو خول
نہ پڑا تو اور لٹا یا خول نہ پڑا تو اس کے ساتھ ہی خول نہ پڑا تو اس کے
پڑا تو اسے خول نہ پڑا تو اس کے ساتھ ہی خول نہ پڑا تو اس کے
پڑا تو اسے خول نہ پڑا تو اس کے ساتھ ہی خول نہ پڑا تو اس کے
پڑا تو اسے خول نہ پڑا تو اس کے ساتھ ہی خول نہ پڑا تو اس کے



تہ کی پخت عمل

علاج میں سے اس قسم کی ریستہ واقع حاصل کریں کہ جس
قسم کی ریستہ واقعہ کے پڑا سے آپ کے پاس موجود ہیں اور چھین
کو دکھا دیں کہ کھڑی یا ہڈی میں لہجہ ہے اب اپنا دستہ لہجہ
خول نہ پڑا کو ان کا خول نہ پڑا میں رکھ کر بند کر دیں لیکن خول نہ پڑا کو

اس شہد سے واسطہ کہ خاص طور پر پڑا جاتا ہے اس میں
میں وہ خول نہ پڑا میں اور والا فٹ اس قسم کا جو کہ خول نہ پڑا کے ساتھ
پڑا جو الا کے کھن کر فٹ سے پہلے نیچے دے خول نہ پڑا میں کہ تو کر کر دینے
جاتے ہیں اور اندر دے خول نہ پڑا میں ان کے ساتھ ہی خول نہ پڑا میں
ساتے ان کے کو کر کر کہیں بند کر دیا جاتا ہے اور خول نہ پڑا میں دیر پڑ
جب کہ کسی کو لہجہ پڑا تو پڑا خول نہ پڑا میں دے خول نہ پڑا میں
جاتا ہے اور پچ سے کہ تو کر کر لے گئے ہیں۔

چند پخت لطف شہد سے کچلی ہوئی کھڑی ڈبل روٹی میں

اس میں کے واسطہ شہد ذیل سامان درکار ہوتا ہے۔
ایک دان دوسرے دوسرے پچہ کے تھکا کر لہجہ میں کاغذ سے
اس سامان دستہ کے اوپر خول نہ پڑا
فٹ کیا جاتا ہے اور خول نہ پڑا میں خول نہ پڑا
نہ پڑا پڑا جاتا ہے اس کے دستان
ایک خاص خاصا پڑا جاتا ہے یہ چار پچہ
کھل پڑا جاتا ہے۔ یہ پچہ سے کھل کر کھل جاتا ہے
اور دونوں ملت پڑا جاتا ہے کہ وہ پچہ کی
روٹی میں پچہ سے پڑا جاتا ہے۔



۷ سرگزشت اچھ طرح رو سخن ناریلی سے چکنا کر دیا جا جائے تک
۸ چکناائی سوچو دیسے گی مرط ہانگ نہ دے گا۔

خط ناک چھو پید اکرنا

اور سفید مچھروں کے گھاسے کا پستاناب ایک بڑے گولے کی طرح لپٹا ہوا تھا۔ وہ مچھروں میں بیٹھیں گا کہ بھر ڈال دیا جائے تو اس کے سر پر یہی بھانڈا اور اس پر لپٹی ہوئی کچھ تو اس کے بدن کو چھو تو وہ خود بخود کھڑے ہو جائے گا۔

ہفتھنیلی ایک سرسوں جانا

ایک بیانیہ سکرماں لڑا جس میں خوف سے سب لوگ کے دل
ڈالے۔ وہ لوگوں کو یہ بتا رہا تھا کہ جو بھگت سی کر رہا
ہوگا آج وہاں کیوں کاٹا جائے گا۔ وہی میں ہی تھی۔ کھول جائے
پھر اٹھ بھاڑ، کے کوئی کر لیا جائے تم بھگت پر اٹھنا
جو نہ کہو۔ پھر وہی سی رہے۔ پھر وہی سی۔

بارش میں پینک اسٹارٹ

الگوں کی تیل روٹی سے آمسیدہ آہستہ آہستہ غصے اور فکرت سے جھڑپ لے دیا جائے اور پھر اس کو اڑایا جائے تو وہ خوب اڑے گی اور بادشہ اس پر غصا اترے گا نہ تو ہوگی اور نہ ہی اس کا خدا بخیرے گا

میں آج کے

ہوا سے آگ پیدا کرنا

[illegible]

یانی میں آکر جا

ایک کلاس پانی لای کر ایک کھڑا فاسفورس لائٹ کا جو ڈرڈیڈ
ایک ضد زرن ہو جائے گی اور دیر تک شعلے نکلتے رہیں گے،

بہارِ وائے چراغ سے فطرتِ ربی

[illegible]

مرغ اخلاق نہ دے

اگر صریحاً کوہا ملک (افغانان) دینے سے روکنا مقصود ہو، تو اس

اور بارش میں بھی نہ بجے گا۔

پانی میں چراغ جھلتا ہے

گڑھی کے دودھ میں روٹی بھونگ کر اسے ماس میں سکھائیں پھر صاف
پانی دیکھیں پانی میں چراغ پانی میں پانی پھر روٹی اور اس کی بجائے چراغ
کو جھلائی پانی میں پانی میں جھلا کر رہے گا۔

گھڑے کا پانی جھج جائے

بھڑکے کی گھڑی نکال کر سرسری طرح خوب باریک پیسے
اور پانی سے بھر کر گھڑے میں ڈال دیں اس
اور پانی کی مانند جھج جائے گا۔

گھڑے کا جاما ہوا پانی پھر پانی بن جائے

بے ہوش گھڑے کے پانی میں سینہ بھرا تک پیسے کر ڈال دیں تو
جاما ہوا پانی پھر پانی بن جائے گا۔

ایک آنکھ کا سر دوسرے کی آنکھ میں چلا جائے

لوہے کی ایک آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر
دوسرے کی آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر
دوسرے کی آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر
دوسرے کی آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر

دو کتوں کو آپس میں لڑانا

اگر کتوں کی لڑائی کا تماشا دیکھنا ہو۔ تو ایک کتے کی آنکھ میں
مٹھائی پیسے پھیر دیا جائے اور دوسرے کتے کی آنکھ میں لوہا اور
بعد دو کتوں میں کر پھر کتوں کے درمیان ایک روٹی کا ٹکڑا ڈال
دیا جائے دو کتوں کے بڑی دیر تک بڑے تر دوسرے کو لڑا
کو ایک دوسرے کو مار دیتے پڑتے ہوئے ہیں جب یہ دونوں
لڑتے لڑتے تنگ جاؤں تو ان کو علیحدہ کر دیں۔

ایک سے فرس نہ چلے

کاغذ اور پلیدی دونوں کو یک دم وزن لے کر پیسے میں اور گیند
لوہ بنا لیں اور اسے سائے میں خشک کر کے آگ لگا دیں اور اسے
دیر یا فرس پڑے پھر ڈال دیں۔ دیر یا فرس نہیں چلے گا۔

گرم کر لو پا اٹھانا

جلی بھینڈو اور مٹی کے پیوں کا مرقے کو خوب پھینکیں میں میں
سایہ میں خشک کرنے کے بعد گرم ہوا اٹھائیں آگ کا باغ اٹھ جائے گا

چراغ بارش اور تواری میں جلتا رہے

سمندر بھاگ اور تاروں میں کھینچ کر روٹی میں پیسے کر پانی بنا دیں
اور چراغ جھلائی آگ ڈال کر دوسرے کی آنکھ میں سر دوسرے کی آنکھ میں سر

۱۔ اس کا کرنا نہیں بخانا تو تر جائے گا۔

۲۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۳۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۴۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۵۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۶۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۷۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۸۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۹۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۰۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۱۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۲۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۳۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۔ شراب کا رو دھو بن جائے

۲۔ اس کا بوزن شک کر کے نہیں لیں، اور پھر لڑا سا شرب لیں

۳۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۴۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۵۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۶۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۷۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۸۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۹۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۰۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۱۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۲۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

۱۳۔ اس کے لئے ہے کہ روئے معلوم نہ ہو

نیشنل فوراً آجائے

لڑے لڑا نہ انت اور ملک کی بے سیٹک کو ہمیں آدھی کے ساتھ رکھیں
 قوم کو یکجہ ہو جرات ہو۔ یا ملو رکھو۔ فوراً نیشنل آجائے گی، عمل کریں
 یہ لوگ انہیں کے پیچھے جو کرات کوڑتے نہیں بے ملے مفید ہے۔

کنوینشن سے دو دھکیلے

ہو کے دو دھکیلے کوئی سا بائیس پورا ہو کر سیکورس کیا جائے اور نیشنل
 نہ پڑھائی میں چھپا دیا جائے پھر کوئی کوئی نہیں جی ہاں میں جو پائی سکے گا وہ

میں کی کڑا ہی اکثر تم ملو

زیتون کی کڑا ہی میں ضرور سا تیل کا پیشاب ڈال دیں تو کڑا ہی ہرگز نرم
 نہ کرنا خواہ اس کے نیچے کتنا ہی ایسے بھی ہوں نہ ملے ہیں

ملک جلے مگر کھانا نہ لے

انگریز کی کڑی، نیشنل کی کڑی ہے قرب کر کے جو ہے میں دفن
 دہلی میں مل جائے گی مگر کھانا نہ لے گا بلکہ باطن کبار ہے کا مہانت
 اور سب شہادت ہے

کٹنا نا جانے لگے

’میں نہیں کرنا میں مل جائے ہیں یہ آج بھی کہنے کو کھلا دیں۔
 کی اس کا پھانسا سر دھج کر دے گا۔‘

۱	۶	۳	۶
۲	۱۲	۱۳	۲
۳	۱	۸	۱۱
۴	۵	۱۰	۵

اومی یا گل ہو جائے

اگر کوئی شخص اتوار یا منگل کے دن کو کوشت پکا کر کھائی
 دے تو کچھس پائی ہو جائے اور تمام کوشش میں نہ آئے گا یا دیکھ
 بیٹے نقصان دہ غلامت کا کرنے والا خود دوسرے دار ہو گا اور سا راہ دہائی

دولت منہ نہ لے

اگر آپ دولت مند بننا چاہتے ہیں تو یہ نقش نکھ کر اپنے بارو پر

۸۹	۹۳	۹۶	۸۳
۹۵	۸۳	۸۸	۹۲
۸۲	۹۸	۹۱	۸۷
۹۳	۸۶	۸۵	۹۷

یہ معمول سے تھوٹ لگے

’میں کے تھوٹ سے چوری تھوٹ کر کے خشک کر دیں پھر اس تھوٹ ہی لیں
 کاٹنا اس کا تھوٹ تھوٹ کی طرح نکالے۔‘

نقشِ بیست

۱۰	۵	۱۵
۳	۱۱	۶
۱۳	۲	۱۲
۸	۱۱	۱

رحمتِ یک تو فی داس کے
اس سے ۱۰ انشاء اللہ بھی
بار دے گا۔ ۱۰

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

۶۰	۶۷	۶	۷
۶	۳	۶	۳
۶۶	۳۱	۸	۱
۲	۵	۶۶	۶

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

جاو کا صابو

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

۱۲	۱۹	۱۳
۱۳	۱۰	۱۷
۱۲	۱۳	۲۲

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

دوائی کا اثر کرنے کیلئے

غیب دان بیل

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

آپ کی سب دوائی کا لادوئی کے عین مفید ہیں ایسا بھی باتوں کے بہت
دیکھ پڑا ہوا ہے۔

غیر تو لے کر ت کو از ن معلوم کرنا

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱

باغ کی حفاظت

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

جواو جھٹا

یہ بھی چار جیسے کا نقش ہے۔

آئی کہ ہم نے کہا نہیں یہ نہیں ہو سکتا تھ وہ آدمی بہت سست طبع آیا۔
 اور اگر صحیح ہے یہ طبع نہ کی کہ اس آدمی کے متعلق معلوم کیے گئے ہیں کہ وہ
 کوئی ایسا آدمی نہ ہو یا نہ سمجھت پریشان تھا، آخر ہم نے کہا کہ وہ آدمی بہت فزادہ
 پریشان ہوتے ہوئے نہ ہوا سے نہ ہوا سے سوال کرنا چاہا کہ اس کے اندر ہی نہ ہوا میں
 اس نے کہا ایسا آدمی تو اس جگہ میں ہے ہی کہ وہ نہیں، تب ہم نے کہا
 اسے تا قاف آدمی وہ تو قدرتی ہے لیکن اسے اور کچھ بھی ایسا نہ لگتا ہی
 نہیں قاف لگنے سے یہ بھی بہت شرمزدہ ہوا۔ کیونکہ اس کے دیکھ کر واضح
 اس کے کوٹ میں وہ دیکھا، اور ایک سفید رنگ کا تھیں تھا۔

اس واقعہ سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جب تک وہ اشراق نہ کیے
 اور اسے فزادہ معلوم نہ ہو تو یہ کچھ نہیں بتا سکتا ایسے ایسے قریب کار
 مولوی بہادر شکر قریب کہتے ہیں،

تیسویں روز کے بخار کے آثار کے کامیاب ٹولکر
 لکڑی کا ٹھکر ایک عدد سفید لکڑی کا شیش میں بھی طرح عمل کر لیا۔
 جن دن بخار کی بازی ہو سورت علاج ہونے سے پہلے تازہ پانی سے
 کھانسی بخار وغیرہ میں پڑے ہو لیکن شرط یہ ہے کہ بخار کی بازی کا دن ہو
 اور صحت لگنے سے پہلے کھائے۔

ہو تھے روز کے بخار کے آثار نے کے لئے کامیاب ٹولکر
 پہلے کے عدد سے لیٹی ہوئی تیس میں پڑے ہوئے ہوں ان کا کسی طرح وہ لکڑی
 کا عدد لگے جس میں کر رہی تھیں کھانسی کے لئے کھانسی اور بخار کے روز

یا کوئی چیز کسی آدمی کو دیکھیں بل سے کہتے ہیں اسے پہلی گیس آدمی کے پاس
 وہ چیز بتاتا کہ وہ نوسہ پہلی اور دھڑا دھڑا میں کھڑے رہا ہے اور
 سوچھتا ہے پھر اس آدمی کو ہلکا مڑھ دیتا ہے وہک جھڑکا ہے اور
 میں کہ یہ پہلی غیب دان ہے اس کا ہلکا ہوا کہ پہلے اس دن سے
 وہ آدمی کبھی کبھی لوگوں سے خوب دور دھڑکا رہا ہے کہ جب اس
 رات کو کھڑے ہو پہنچے تو معلوم ہوا کہ نہ تو پہلی غیب دان ہے اور نہ ہی
 اس کا ہلکا ہوا کہ پہلے یہ موت ہے کہ پہلے کے ہلکا لے اسکو
 یہ کھلایا ہوا ہے کہ وہ اس کے اشاروں کو جلد پہنچ جاتا ہے اور
 پہلے کے اشارے سے ہی قیامت اور عملی پڑتا ہے اور تب پہلی، پہلی
 کے قریب پہنچتا ہے تو ہلکا اپنا ہاتھ پہلے پر دھارتا ہے تب پہلی پھینک
 ہو جاتا ہے اور وہ ہلاتا ہلکا مارتے دے آدمی کو مڑھ دیتا ہے۔

ایک باغ غیب الخفہ خواہ ایک جلد ایک بل دے بڑھیں لے
 بھی لگا رکھا تھا بہت روک پڑتا تھا سوال کا مسدود تھا
 پہلے پہلی باغ غیب دان پر پھران جو سر سے تھ کر اپنے میں بھی پہنچے
 دیکھ کر کچھ غیب جواک ایک تین کس طرح یہ بتا سکتا ہے کہ فزادہ آدمی کہاں
 کھڑے ہو کچھ غیب دان میں کلا تازہ ہے میں نے آگے بڑھ کر یہی کہے کہ ایک
 سے کہا کہ یہ جلد کلا تازہ کوئی بات پر نہیں تو پہلی اس آدمی کو بتا دے گا
 وہ بولا۔ بل مڑھ دیتا ہے گا۔

تب کہ یہ کہا اٹھا تھا اس میں بل آدمی تو جو ہے جس سے کوٹ
 کے دونوں سیاہ رنگ کے ہیں اور ایک سفید رنگ کا پہلے پہلی سے کہہ دو اس
 آدمی کا پہلے بتا دے جلد ہی اس کا پاس سے کہا کہ کچھ بتا دے کہ کچھ

اٹ سٹ کی طرح کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر ہر ایک کو ملے
دیں، ایک خادم رشتہ کی ڈوری میں جو کہ اگر کسی بعد و محنت سے بند پائیں
تو ایک تار سے پھنس گئے تھے میں پہنا دیں والا پھر وہی اور دنیا تکم ہر وقت باہمی
ایسا شیشہ جو اونچی جگہ سے پھینکے تو بھی اتر کر لوٹے
ایک شیشہ میں کبوتر کے پند ایک کر کے تو یہ خوش کن کو روک دیا
میں شیشہ کو اونچی جگہ سے پھینک دیا پھر کھینک میں غور سے دیکھا

دو جہاز آپس میں لڑ رہیے۔

دو جہازیں تو یہ سفیدی جانیں ایک کو کبوتر کی پوجا ملی تھی آلودہ کریں
اور دوسری کو پھیل پھیلے کی پوجا ملی تھی آجیختہ کر کے جلیلوہ و جلیلوہ و جلیلوہ
جدا جدا کر کے اٹھان کو قریب قریب کر کے رعد میں دو چرخ قریب
لاپے کے اندر چھینے والوں کو پھر پت ہوئی۔

اڑنے کے چھلکے پر لکھنا اور سفیدی پر غلام ہونا
اٹھنے کے چھلکے پر لکھنا اور کھانا کا اڑنے کی زندگی پر غلام ہونا
بہنو مشرق میں عام ہے اگر سر کے شہدہ باز نہ ہو تو جس نے موت
۴ نہیں قیہ و فیم کو دکھا کر اس سے دست بردار ہو کر ایک انعام میں
مال کے اس کی تر کسب یہ ہے تازہ انگارہ کر سراج ہندی کو پانی
نہا لیا کے اس سے اس پر لکھیں اسی طرح نئی باز کسب اگر کریں۔
۱۱ اڑنے کو توڑ کر ڈالیں سفیدی پر لکھنا جہاز ہونا۔

کا بخار نہیں ہو گا۔

اسی اور جہازوں کے ٹکڑے کر لیا ایک شیشہ ہوا
آدھی، کلاٹے، بھینس، بکری، اونٹ، لکڑی، کھول، لہڑا،
سنا تو کھینچتے جانداریں، اگر ان کے کسی عضو میں پڑ جائیں تو ان کو
ذیل بولنے کے پاس جا کر کہہ کر نکالیں انھیں اس لفظ کی صلہ آدھی یا جہاز کو لایا
یا کسی جہاز میں اڑتے اڑتے ٹھوڑا اور چوہا نکالیں آدھی یا نکالیں جہاز کو لایا
کریں جب لفظ کو کسی منہ سے نکلے فوراً بولنے کی ایک جہتی توڑ جائے گی

اڑیں مٹی یا تو میں پڑے رکھیں چاہئے جس وقت جہتی توڑ جائے
تو قی اسی وقت پڑے رکھیں پھر پڑے قواہ میں آدھی یا نکالیں
کسی کو اس جہت انگیز بولنے کا نام اور صلہ یہ ہے، یہ بولنے یا نکالنے
فعل و امر گوشت کی شکل کی ہوتی ہے فرق موت آنا ہے کہ اس کے لایا
موت اور شعلہ نکالنے کے لیے توڑے جوتے ہیں کا فانی اور صلہ رادہ بولنے میں
اس کو توڑ کر کے نام سے پکڑا جاتا ہے عام دیہاتی لوگ جانتے ہیں۔
میر قاتل کا مرض دو دو کر کے بولنے کا مال کا شعبہ
پر اس کے نزدیک ایک شہر میں ایک شخص یہ حال بتا کر بتا ہے
جس کے چھینے سے روز بروز ہر سال کم ہوتا جاتا ہے اور مال شہر
جاتا ہے کہ تو اس کو اپنے بزم میں اس شخص کی سرکشت خیالی کرتا ہے
جو اس میچے وقت پڑھنا پڑھنا لایا ہے لیکن راصل حقیقت کچھ اور ہے
جس سے حال کم ہو گیا آنا شہر پڑھتے پڑھتے کی کوئی ضرورت

ہر ایک عالمی ہے۔ یہ کہیں کرنے کے لیے حسب ذیلی سامان کی ضرورت ہو رہی ہے۔ یہ کہیں کرنے کے لیے حسب ذیلی سامان کی ضرورت ہو رہی ہے۔ یہ کہیں کرنے کے لیے حسب ذیلی سامان کی ضرورت ہو رہی ہے۔

[illegible]

اور ستارہ جو تیرے فلالے عصفوں سے متعلق ہے فیضِ عجب ہے اگر کچھ کو یقین نہیں آتا، تو ہمیں محرم کی ایک صورت تیرے واسطے بنا دیں اس کو پانی میں ڈال کر مارت کو چھت چڑھ کر دیں، اور صبح کو دیکھنا ستارہ کی آیتا تیرے عصفو خراب ہو جائے گا اس وقت جان لیتا کہ نجوم کا کام درست ہے اس شعبہ کی ترکیب یہ ہے محرم کی ایک صورت پانی میں اور عصفو مذکور کے جوڑ کر قدرہ تک رکھ کر دوسرے محرم پیسٹ دیں پانی میں چڑھنے سے نہ کہ غصے والا اور عصفو خراب ہو گا اس طرح آپ کی بات درست ہے

مفتی ایک حرف نہ لکھ سکے

اگر ہفتی کی دو رات میں تدریس کا موثر طریقہ تو وہ ایک
صوت نہ کھوئے گا۔
سموئے کا رنگ تانے سے جیسے کہنا۔
اگر میری کامیابی سے ملے دیا جائے تو اس کا رنگ تانے
جیسا ہو جائے گا۔

بعضوں کا رویہ کہتا

اس کہیں میں پید و فیروز تاجی، غضبیں روک دیتے ہیں اور اس حرکت پر انکے کھیل کے حاضرین افسوست و بزمناں رہ جاتے ہیں بہت ہی عجیب کہ قیول کے لطیفہ کہتے ہیں کہ اس دوران میں میں پید و فیروز تاج چاہتا ہے بہن چلیے لگتی ہے اور تیر چاہتا

رکے بلکہ ملائے کھیل پر عادی ہو کر تپ شکر پر آئیں ہر چند کھڑے رہیں
علاوہ یہ آپ کی ملاحقوں کو جانب جانشین کے اندر ملا دینا کہ اگر کوئی دوسرا
ہلے گا۔

حالا و کافرا

ایک صاحب دھو شکر پیچھے میں آیا کرتا تھا اور لوگوں کو دھو دینا
کے شہدادت دکھاتا کرتا تھا اس کے ہاتھ میں ایک عجیب قسم کا چھوٹا سا
ڈنڈا ہر وقت موجود رہتا تھا اس ڈنڈے کی برکت سے وہ لوگ جسے
غیر زینت دکھایا کرتا تھا بھی کہتا ہوتا یا کھائی ڈنڈے اچھا لگتا عجیبیاں
کھائیں یہ آسمان کی مدت دیکھ کر کچھ حیرت میں پڑ پڑتے اور ہاتھ مار کر
ہست چند عجیب اشقیل بہرہ کو سامنے کر دیتے تھے کہ وہ کوئی عجیب
کھانا کھاتے تھے اس لیے وہ عام میں عجیبیاں نکالنا یا اپنے چہرے پر
تعبیر میں ایک سا ہونا کرتا تھا اس کے ہاتھ میں کسی کی آمد و رفت تھی۔
ایک دن اس نے سامنے لوگوں کو بلا کر دیا جس قدر نورط یا زینت دکھائی
اسے انکار دونوں کا سا ہونا کر لفظ میں آگیا اور اسے بہت سناٹا لگا اور
نورط دے دینے کو دوسرے دن فرسا دھو صاحب قاضی ہو گئے اور کچھ
دہائی ترکہ گئے۔ یہ حال کا وہ نڈا عامی طور پر گواہ جانے کے چوڑے پڑے یہ
دوٹ کے کرکے لپا ہوتا ہے رنگ بدلہ اور دونوں سرے خود ہی گھٹت
کھڑے تھے جس کے دونوں سروں پر غائب تھے ہر تہہ میں دو ٹوکٹاں
میں ملائی تھیں کہ حسب ضرورت ہر تہہ میں لگا کر ہاتھ لگیں اور حرکت نہ ہوتی
لوگوں کی نگاہوں سے بچا کر رکھنا لگتا تھا ان عجیبوں میں ایک صاحب
ہوئے ہیں جن سا دھو تھویر لوگوں کو دینے کے لیے ان ہاتھوں میں لپکے

آپٹے دھوا جانے لگے ہیں سے آئیں اور میری بیعتوں پر ہر قورہ
کر ملا کر کریں، عجیب فتح میں سے وہ آئی کے کچھ پر آجائیں تو آپ اللہ
کہیں، صاحب جان میں اپنی بیعت روکنے لگے لامل شروع کرنے لگے تو ان
آپس میری بیعتوں پر ہاتھ رکھ کر پلٹے نہیں اور کھوس کر تے ہوئے کچھ
کب کرتی ہے اور کب عادی ہوتی ہے لیکن ہرگز نواز شر عجیب۔ میری
بیعتیں کب مانتے اور میں نے جسے ہر جان تو مجھے دھکا دینے لگے
اور کب کھیل کر لوگوں کا اس میں مدد بھی ہو جاتی ہے کہ کچھ کر رہی ہر چنگا کر
آلام لینے کی ضرورت ہوگی عجیب میں بند کرنا چاہوں تو باز نہ دے گا کہ
موسو اپنی بیعتوں میں دہائیں بازو اور اس صورت سے آگے کی حالت رہنے
چاہئیں بیعت بند کرنے سے پہلے ان سے کہیں کیا بیعتیں ہیں سر کریں وہ
کہیں گے کل رہی ہیں تب آپ صحتی طور پر جواب دے گا کہ وہ بیعتاں ہی پر
ہل ڈال کر اس طرح کریں گویا بہت تکلیف ہو رہی ہے اب بیعتوں
میں مٹو عجیب ضرورت دہائیں تو بیعتیں بند ہو جائے گی وہ آدمی دیکھ
کر حیران رہ جائے گا یہ پھر ڈھیل پھیل پڑی تو پہلنے لگی اسی طرح جب
بازو دھیل کر یوں یا سخت کریں تو بیعتیں رک جائے گی اور کل پڑے سے لگے
زور ملے گا ان کو کہیں کر رہی گویا ہے اور تہہ کے کو صحتی طور پر تکلیف
زور نہ بنائے اس کیوں کر دیکھ کر چھے اچھے حکم اور کھاتے تھانہ جاتے
ہیں ایسے کیوں میں کام کے زیادہ باتوں کی ضرورت ہوتی ہے دلچسپ اور
لچھے دار تھویر ہو کر کچھ کو باتوں میں بیعتوں کو کہے پہلے پھر بیعت ہاتھوں کی
کاپیتا بیعتوں سے نافعہ کا پیاتے ہیں اس لیے یہی کچھ پر دیکھ کر لوگوں کا سان
اور شہر میں یہاں ہونا چاہیے اور کافی پر یکیش کی ضرورت ہے پر یکیش

[illegible]

لوگوں کا ہمسایہ

یہ طریقہ عام طور پر دلال یا کسٹمر یا سروس کے ماحول کے ساتھ ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر دلال یا کسٹمر یا سروس کے ماحول کے ساتھ ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

ہلکے نہیں آئے؟ اب اپنا بیوی فریفت کردو، اپنا بچہ مارا جاوے
 مالک مہنگا کی قیمت پران دھوکر بازاروں دوسرے پرانے ہلکے ہلکے کے بکوں
 میں عجیب کرتے ہیں گڑھ کاٹ، عام بڑے نہیں بھونکے آئیے بیوی بکے بکوں
 پر مردہ کی شرکت کرتے ہیں، اور لڑائی ظہور پانے کے اس کو بڑے ہلکے آئیے
 بے غراہ وہ خریدنا بھولیں یا بیوی فریفت کرتے وہ بے سبب کھڑا ہو کر
 سامن ہوئی ہلکے بھولتا ہے، وہ جانتے ہو کر دیکھا، وہ بیوی بیوی کے ان دوسرے
 طریقے سے رکھتے ہیں پانچواں ایسے جھپٹے بیویوں کو کہتے ہیں کہ ان
 کے علاوہ بعض طریقے کے ایسے شکار کو لڑائی کہتے ہیں جو کوئی بیوی
 کے لیے جھپٹے آیا ہو، اور اس کے پاس خالی لم بڑے وہ اس سے
 و قیامت بیکار اس کے ساتھ بیٹے کے پوتے بیوی لڑائی کو کسی ملک
 چکر بیکار سوتے کا بے درگم پانچواں ایسے وہ داران لڑائی ایسے شکار کو لڑائی
 نشہ ملی بیٹھا کی فریو کھلا دیا ہے، اور سب وہ نشہ میں بھولتا ہے
 اس کی کیفیت حالت بھولتا ہے۔

سوئے کا لکڑا

سارہ کو مع لوگوں کو روٹنے کیے کوسر بازو دے گا اور کلچر کی کتابیات کو محتاج نہیں دے، موشی مٹھی میں اس تاک میں بیٹھ جائے گا کہ کوئی اس کو روٹ کر لے جائے۔ موشی لکھی تھیں کہ ہر خوفزدہ اپنے گاؤں کو گھبرا جائے گا۔ اس کو روٹ کر ایک ڈاؤ اسی کے ساتھ روہیے میں پائوں گا جس میں اس کیساتھ بے خطر رہ کر بیٹھے ہوں ان کے ساتھ ایک آدمی لے گا تو آج اور بے خوفی میں اس کو بھروسہ کیونکر پختہ ہوگا۔ ایک ہتھیار لے گا، اس سے گھر کو لایا جائے گا۔

کائنات کو دیا جائے،

مجموعہ طبیبوں کے شعبہ

[illegible]

اس بول کا نام کل شہنشاہ یہ ایک تیل کے پتے کے بیٹے یعنی غلام علی
نظری کے جو کہ تیل کے پتے کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کے
تلاش میں رہا وہ مرکز ہوئی کہ جس سے پتوں کو پتے کے پتے کے پتے کے
جائے کو پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے
گھر کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے پتے کے

مجمع رکائے والوں کا ایک عجیب شعبہ

باز میں جمع لگا کر روایاں پہنچے وائے پبلک کو یہ شہید دکھاتے

چے مگر بار بار ایسا کرتا کہ گوارا نہیں دیتا۔ اسی دوران میں دلالوں و چارہ فروش غائب کرچیاں چے بعض اوقات دلال مسعود کو روپے چاہتے تھے اور وہ کہتا کہ مجھے نہیں پتا کب تک یہ چاہیں گے۔ کب تک وہ کہتا ہے اور کہتا ہے تو اسے لطف جانے لایا چاہتا ہے مگر اس کو کہیں دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ وہ چاہتا ہے۔

والی میں کمی تھی۔ مومئیٹی منطقی کے دلائلوں کے پاس جا بھلاؤ

ایسا کام کر کے بنی وہ دلالی کر کے وقت الگ کر لی تھی۔ تو کچھ مدت کا فیصلہ کر کے بھی مگر تتر بیدار کر اس سے زیادہ سے پروکھنا دیتے تھے۔ دلال یہ نہ نہاد کر کے علاوہ دونوں جانب سے دلالی بھی لے لیتے تھے۔ دلالی دلال ایک روپیہ کی سیسکھو دیتی ہے مگر یہ پار پانچ روپے کی سیسکھو وصول کر لیتے تھے۔ احمد دھنی تتر بیدار اور بوجادی دونوں سے، حالانکہ وہ صورت ایک سے دلالی لینے کا بازار بڑھا ہے مگر وہ بھی موشیاں نہیں اس قسم کا کار و بائیں اکثر ترقی رہتی تھی۔ ایسی موشیاں مستحق کے لئے دلوں پر سیر نہ ذمہ داری و غائبہ بھی ہے کہ وہ اس قسم کے واقعات کو دیکھ کر کلام کے لئے خوشی ادا کر سکیں، دیکھنا تو ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ محمد سادہ لوح لوگوں کی کہیں جو بدوق و دیاں سے ٹاکر داتے ہیں جو لوگ ان میں بڑی ہیں مگر بیدار یا موشی مرقت کر کے جاتے ہیں۔ انہی اپنے مفاد کے لئے ایسے لوگوں سے ہوشیار بننا چاہیے۔ احمد حسب عمل کا ایسے آدمی کا پہلے متعلقہ تمام سے رابطہ پیدا

[illegible]

۲. بعضی اہل برصغور نے کہا کہ اہل طحاوی نے یہاں تک کہ

ہمیں جلا ب دیا جاتا ہے اس وقت یہ خیالی ہو کر رہتا ہے۔

بغیر درد کے دانست یا ڈرھ کو نکال دینے کا مشہور
 یہ ٹی ٹی ٹی ہے، اس حالات میں۔ کسی کا حسن حال اگر
 سر کو اٹھایا دانت یا ڈرھ کے، لوگوں میں، بہت سے
 کے بعد دانست یا ڈرھ کر نکالیں گے۔ کسی میں یہ
 علی گاہ ہے۔

خوب کر سکتے ہیں۔

دو گلاس۔ اور ہر ایک میں تفسیر پانی ڈالیں، چوبیس گلاسوں سے بنا
ایک گلاس میں اندھ دوسرے گلاس میں کوریاٹل ڈال کر علیحدہ سے بھول
بازل پہ رنگ ہون کے یقین جب ایک گلاس نکالیں اور دوسرے سے باقی
ڈالنے کے تو کہہ رہے رنگ پیدا ہو گا۔ دونوں دوپانیاں گر کریں وہی
کورکڑن سے مل جائے گی پانی کی بو نہیں جا بیچے۔

بواہیری سے گرا دینے کا شغف

[illegible][illegible]

کھیں جانے یا کوئی تصویر بنائی جائے تو وہ بظاہر دیکھنے میں نظر نہیں پڑتا،
لیکن جب اسے آگ کے سلتے کیا جائے تو وہ گرمی یا تصویر یا شکل یا
یہ ہوا جاتی ہے گویا سناٹے کی گھٹی مٹی ہے یہ ایک زرد زردست دیکھ کر
سادہ لوح انسان گرمیہ ہو جاتے ہیں،

اس امر کو اگر شک نہ ہو دیکھنے کے لیے ایک اور نسخہ بھی ہے یعنی آگ کے
دور سے اگر کسی کا گدھا لگا جائے تو وہ نظر نہیں آتا کیوں آگ کے
ساتھ کھڑے سے سیر کرنا اٹھا دکھانا ہر چوٹے چلتے ہیں یعنی جہیز
کر مورتوں کو دکھانے کے واسطے میں جاس لیتے ہیں تو یہ گدھے یا کھرے کے
دیتے ہیں یعنی عورتوں کو اس قسم کی تعویذ یا کھرے دیتے ہیں کہ
جہاز اٹھا دے جس میں ہر جائے کا سانس اُٹھ نہ کرے گا تو ناخوش نہیں چلے گا
ایسے حکماء وہاں اور فریب کاروں کو ہمیشہ دھڑ سے ہی سلام
کھینچے جہاز سے دریاں و زمین و لوگوں اٹھانے کے ایک بعد دل
کی کمی نہیں اور ان سے بے شمار لوگ نادمہ اٹھاتے ان کی دعاؤں میں
میں شریعہ کے حکم کی فیضیت اور عقائد کی اور سادہ لوحی کا فائدہ تھا
کر یعنی لوگ نام نہاد بیزار اور عاقل تھے یہی تو نہایت اہم دعا ہے
کے نام پر دولت چمک کر ہے یہاں اور سناٹے کو کراہ کرے ہر ذیل
کے جہاز واقعات اور ناخوشیاں کے نتیجے کو نہیں سمجھا سکتا تھا
یہی آپ کے مطالعہ اور مطالعہ دیگر کے نتیجے میں دل کی کمی نہیں
دور کر دیتے تھے یہی شاید یہ واقعات ناخوشیوں سے رہی کے
لیے حکم جو دھند ہوں۔

یہی آواز میں ملنے لگا تھا ہمارے شعور کو تو یہی موصول کر

رنگے ستار

بہت سے قریب کار مختلف جہازوں پر بنا کر سادہ لوح لوگوں
میں عجیب و غریب طریقوں سے اپنے دور سے ڈالتے تھے یہ بظاہر
گرد آلود ہے اور ان کا بار بار ترغیب دینا ہوتا ہے تو یہ گدھے و
عورت عورت کے حال معلوم ہوتے ہیں یہ یعنی اوقات بڑی ہر
دیکھ کے پڑے ہیں کہ یہاں ہر دیکھنے والی کھڑکی میں سے کھڑکی
کھلتے ہیں ہیں فلان والے اٹھنے کو آیا ہے، یا فلان کراڑی عورت سے ش
ہوا ہے، آپ کے گھر میں آؤں صاب بدیش دور ہو جائیں گی اس طرح
یعنی یہی باتیں کر کے انہیں ملاتے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ تمہارا
گھر میں تعویذ دفن کر دیں، کبھی کبھی موت کو سناہ بتلاتے ہیں یعنی وقت
سنا یا لوٹ دو گئے کر دینے کا لالچ دیتے ہیں گویا لوح کے
ہتھکنڈوں سے گھر سے گھر یا بیٹا ملے جا کر وہاں اپنا ڈیرہ ڈال دیتے
ہیں اور ملنے پاتے ہی باخو رنک کر ڈھک کر ہو جاتے ہیں۔
بعض اوقات ایک سیدھا گدھا کر ایک کر سب سے کوئی تعویذ
تصویر بنا کر اپنے پاس رکھتے ہیں گدھ و اس کو نکال کر دے دیتے
ہیں اور کہتے ہیں اس کو دینے کو فون یا حقوں کے اندر گھوڑی دیکھو
پھر آج پہ نہ تو گھر کر سکتے اسلئے کہیں کو گدھ یہ تصویر پر ہر
ہے گھر و اسے دیکھ کر کر سکتے نہ پاں کو تھے ہیں اور سب سے یہ
تصویر گدھا کر سب ایک اسٹانڈاں سادہ پانچا اوسٹانڈاں دونوں کو د
کر یہ شبہ کی کے اندر کر رہے اس سب سے اگر کسی کا گدھا کر کوئی گدھ

رکھ کر بڑی کوس کے کمرہ کیا کرنا چاہتے ہو تو افسوس کہ ان کے لئے
 رہبر اس طرح یہ ہنستا ہوا کہ ان واحد میں برادر جو ان کی شان و شوکت
 میں پیش کیا جو طاہر ہوئے جسے مکمل ہوئی، امتیاز ہے کہ یہ بھلا سارے
 ہونے کو دیکھ کر عین حق اگر اپنا ایک میں ان کو جسے جھوٹا ہو کہ بہت
 نے دل دل سے توجہ سے ہوئے ہونا کر کے کہ وہ شام ہو کہ تا تو
 ایک صلیب چڑا رہا، کوئی کام ہوتا تو کیا مال سے لپکتا کرتی کہ کمال میں
 ہاں ہی سے نکلتا، وہ چارہ قدر مدد میں حال ہوئی کی بنا پر مشکل ضرور
 د ہوئی، تو ایک سوز ساس نے ہو کر بھلا یا کہ غلطی چھائی ہے کہ
 ہاں سے صاف بے لگ ہو، وہ سوس ہے اس کے دل میں بات چیت
 میں تو اس کا نتیجہ بڑا ہو گا لیکن ہونے ساس کی ہیصت پر کہ وہ
 اہم اپنی زندگی پر ادا کر دی، ساس کو ہوئی یہ پہلے دھڑکی، کچھ نہ گئی کہ
 نے غلط دیا، ہونے دل میں خیال کیا کر چکے کو بدن سلطانی ہے اس نے
 اپنے خدشات کا اظہار پھر دوس سے کیا تو پھر دوس نے کھنکھایا
 کہ تم بابا بھگت کے پاس جاؤ، وہ اپنے علم کے اور سے کورا بتا دیں گے
 کہ تمہارے ہاتھ میں کوئی ناراضی ہوئے ہو

ایک روز وہ ساس سے چھپ کر بابا بھگت کے پاس گئی، اور انہیں
 تمام حالات سے آگاہ کیا، اور خداوند کی ناراضگی کا سبب بوجھا بابا
 نے، اسے بتا کر اس کی ناراضگی سے اوجھار کو فوری کے ذریعہ
 میں ہوئی میں لغت میں لکھ رہی ہے۔
 یہ واقعہ کرکھی کے ایک جوشہ گور نے کہا ہے اس سے بھی زیادہ
 اس مختصر حکایت میں کوئی اور سبب نہ تھا لیکن قدامت فعلہ نہیں پایا کبھی

بلے گئے میں جیلد برادر میں جس میں غالی سر سے پاؤں تک باجی در
 جا بہت آہستہ پہنچے کیوں، میرا کوئی دشمن ہے بابا بھگت

بابا بھگت میرا بیٹے میں چلے گئے جو لڑکی درون تک ہونٹ ہاتھ
 رہے اور قدر سے توکل ہے بعد ہوئے تمہاری ساس جو اپنے
 لاکھ آباد ہو کہ میں نہیں چاہتا کہ بابا بھگت ہوش ہو گئے،
 ہر قدر ہوش عاقل جانے کی تو ہرگز نے تم وہ انگوٹھوں سے
 دیکھا جو خیر اس نے دروازے سے باہر قدم رکھا، بابا بھگت
 ایک بہت وہ تمہاری ہاں کے در ہے ہے

میر نے کمر میں داخل ہوتے ہی ہر قدر ایک دم پکھنا اور دروازہ
 کی دھڑکن پڑ کر اس کو کوسے کی وہ روئے جا رہا تھا باورچی خانے
 میں بیٹھی ساس تیب ہو کر یہ روئے دیکھا تو وہ بھی آستین پڑھا کہ
 سامنے آئی، اچھو کر ساس ہو گیا اتنی بڑائی ہوئی کہ اس پاس کے
 وقت یہ منظر دیکھنے کے لیے ایسا کھڑکیں میں کھڑے ہوئے۔

خدا کو صاحب خاندان کو تو ہر قدر اس کے سامنے پیش ہوا ان
 نے اپنے بیٹے سے فریاد کی کہ تمہاری بھوی نے مجھے بلا وہ کیا کر دیا۔
 جو سے معاملہ سے شکایت کی کہ تمہاری ماں میرا کمرہ بنا کر لے گئے
 جاؤ وہ نے ستر چھ ماں سے کیے کی لڑت واری کی تو میری نے اپنے بچوں
 کی پوچھی باغی میں کسی سے کافالہ اور دیکھے میں ہی اس کے کم و اونوں
 پر تیب انگشتا ہوت، کہ تمہاری ساس نے اپنے بچے کو ان کے
 نے لیے ات تو میری گھول کر غلے میں تو انہوں نے بیٹے سے معاملہ
 کہہ دیا کہ سسرال میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں تمہارا میں ماں کو

شخص کو قتل کر دیا جس سے اس کی ملکیت کی شادی ہوئی تھی

اور اس

وفاقیان دونوں کو ہرجوئی میں ۳۰ سال کی قید کا طرہ ملے،
 یہ تمام نہایت ہی فحش و عالی اور فساد خیز تھیں بہت سادہ لوح
 و عاقل تھے اور غفلت کو لکھتے تھے، بلکہ اکثر و بیشتر ان کی موت
 اسباب کی تھی یہاں اور متعدد شہریوں کی وصیت سے چھپتے تھے

پشاور میں ایک سنی سادہ لوح شخص میں ایک عاتق کے ہاں اطلاع
 ہوئی کہ مراد کی تھی اس نے کئی بچوں کو قتل کیا مگر ان میں سے ایک بھی
 زندہ نہ بچا اس حادثہ سے دل برداشتہ ہو کر عاتق کا خاندان سے
 ایک نام نہاد عامل کے پاس سے گیا اس نے اسے ایک کھانا پر چار
 پیسہ عینی دین کر کچھ اور سو اتوار سو لالہ لانے کے لیے کہا چند روز بعد یہاں
 بڑی جلوس پھیرائی کے عاتق کی عدالت میں حاضر ہو گئے اس نے تمام
 چیزیں لے لیں اور دوسرے روز عدالت کے وقت آنے کے لیے کہا ماسیما
 کی بارویاں اور اولاد کا غالب باپ لگے دہاں پہنچ گئے۔

عاتق نے انہیں کھانا کر عاتق پر منحوس روح کا ساتھ ہے اور جب
 تک یہ روح اس پر تسلط رہے گی اس کا بچہ کوئی زندہ نہیں بچے گا۔
 عاتق کی درخواست پر یہ تمام معاملے منحوس روح کو بھگنا گئے
 بیٹے کا نام عاتق دیا اور اس کا قتل عاتق کو پایا، اس نے اس
 خون سے چند روپے لکھ کر دیے اور اسے لکھا کہ وہ یہ تعویذ پانی
 میں گھول کر لے جائے کہ جسے کا قتل بیٹے ہی عاتق کی حالت خیر
 ہوگی اور وہ چند روپے پیار رہے گے بعد میں لکھی۔

اگر مضمیت اور مقتادی سے اس عورت کو فریاد برائے، ہار دی کے
 ہرگز گویں کے بیان ہوئی میں مطلع کرانے کی کوشش کی مگر جس کی وائوں کی
 ایک ہی شرط تھی کہ اولاد ہوگی کوئے کرانک رسبہ بیٹا چھپے گی جان
 کو قہر نہا نہیں جانتا تھا اس نے بیٹہ روٹنے سے انکار کر دیا اور بچہ
 یہ نکال کر میان میں سے مستحق چھپائی ہوئی تھی۔

لاہور کے ایک سرحدی ریاست برائی کا واقعہ ہے کہ ایک عورت
 کی سنگی لڑکے تھے، اس کی نسبت چھپتے ہوئی تھی اور لڑکی سے بڑھ
 مٹی وہ شادی کی تیار کرنا شروع کر گئی لڑکی والوں نے اسے نکالنا
 جواب دے دیا لڑکی والے اپنی بیٹی کی شادی کسی دوسری جگہ کرنا
 چاہتے تھے تو عورت اس وعدے سے ٹھکرائی ہو کر کسی نام نہاد عامل
 کے پاس گیا اور اسے تمام واقعات سے آگاہ کیا عامل نے اسے
 چاند کی بجڑ بھیجی ریاست کو آنے کے لیے کہا، اور اپنے موٹوں میں
 شربتی باندھنے کے لیے کچھ روپے بھی دیوں کر لے کر عاتق پرانے
 کے مکان پر پہنچا وہاں رات کو عامل کی عدالت میں حاضر ہوا، عاتق نے
 جبرستان میں سے لیا تو رشتہ بھیج کر اس نے اپنے علم کی طاقت سے موٹوں کو
 کو بلایا اس کے موٹوں نے انکشاف کیا کہ میں ہی لڑکی کی نسبت تھی
 ہے ان لوگوں کے لڑکے کے باپ اور یہ کوئی تھی تعویذ گھول کر
 پانے میں ہیں اور یہ تعویذ گھول کر لڑکی کے ماں باپ ان لوگوں
 کی طرف میں میں سے نکال کر قہر جان کو بھگایا، اس نے اپنی کوہن کا ہاتھ
 لینے کے لیے ایک شعلہ نکال سکیم تیار کی اور چند روز بعد لڑکی کے باپ

مزمع گیت ملتان کے ایک صاحب کو مرگ کا دورہ پڑتا تھا اس کے لواحقین اسے ایک نام نہاد پیر کے پاس لے گئے پیر صاحب نے بتایا کہ اس پیر مہوتوں کا سایہ ہے مہوت اتارنے کے لیے انہوں نے مہوتیں پیدا کرنا تصدیق کیا اس نے دم توڑ دیا۔ نام نہاد عالم کو مہوت کی موت کی خبر دی گئی تو اس نے یہ کہہ کر تسلی کر دی کہ مہوت اسے چھوڑنے پر تیار نہیں تھے۔

وہ سال بھل کا واقعہ ہے کہ لاہور کے مہوہر ہسپتال میں ایک طاقتور اس حالت میں داخل کیا گیا کہ اس کی زبان بلی ہوئی تھی اور چہرے پر دانتوں کے نشان تھے پولیس نے تفتیش کی تو یہ چلا کہ فریضی عالم نے اس کی زبان گرم کر چھ سے داغ دی تھی ملزم ایک ان پڑھ اور عیاش بے آدمی تھا پولیس نے اسے تشدد اور قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا،

سیالکوٹ کی ایک طاقتور چار ہوئی اس کے لواحقین رفیقہ کو ہسپتال لے جانے کے بجائے ایک جمعی پیر صاحب کے پاس لے گئے جس نے اسے دیکھ کر کہا کہ دشمنوں نے اس پر جادو کر دیا ہے چنانچہ اس نے معقول بندوبست کرنا شروع کر دیا اور جادو کا اثر زائل کرنے کے لیے اسے پانی دم کر کے دیتا رہا چند چلتے بعد طاقت کی حالت غیر ہو گئی تو اسے مولیہ ہسپتال لے جایا گیا ڈاکٹروں نے اس کا ملجمی مہر نہ کر سکرے بے بعد پایا کہ اس کے دونوں پیچھے ناکا ہونچے تھے اور اب وہ چند روز کی جوان ہے۔

مرگ دھاکے سول ہسپتال میں ایک بچے کو لایا وہ سو کوہ بلوچوں کا لڑکا تھا وہ بیچارہ ۱۱ برس کے والدین اسے ایک ذہنی حامل کے پاس لے گئے حامل نے بتایا کہ ان کا بیٹہ بد روئوں کے زیر اثر ہے چنانچہ اس معصوم بچہ کو بد روئوں کے چلنے سے بچانے کے لیے صرف مہوچوں کی دھواں دیا اس میں سے بچے کی حالت خراب ہو گئی تو حامل نے یہ کہہ بچہ والدین کے حوالے کر دیا۔ بد روئوں اس کے لیے سے زیادہ طاقت ور تھیں اسے ہسپتال میں لایا گیا تو انکشاف ہوا کہ بچے کو سوکھے کی بیماری ہے چند روز بعد بچہ مر گیا۔

مرگ دھاکہ شرقت کا فقیر رائٹر نوید لکھتا ہے کہ میں نے ان نام نہاد چیروں اور فرسائو عالموں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے چند بچے مختلف فرقی پیروں کے ڈیموں اور عالموں کے اقدوں پر گزارے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ یہ لوگ سادہ لوح عوام کی مذہبی عقیدت اور ضمیمت الہ اعتقادی کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں عوامی طور پر کوئی ان کے فریب میں بہت جلد جاتی ہیں اقدان کے اقدوں پر جو فرقہ ہاں ہجوم ہوتا ہے یہ عوامی اچے دلیکڑا جادوگر کرنے کے لیے ان کی روحانی طاقت سے مدد حاصل کرنے آتی ہیں، انھیں عوام کی ہے اعتقادی اور سادہ لوحی پرسلکی کا مصلحہ ٹھوس بننے کے لیے یہاں پہنچتے ہیں غاندی دشمن اور گھوڑ پور قاتل کا انتقام لینے کے لیے ان سے ٹھوس حاصل کر لیں اقدان کے بچے ان کی پوکھٹ پر ماری دیتی ہیں، اور اس کے بدلے اپنا سارا گھر حرق و جہی یہی نام نہاد

یہ دو ٹوک باتیں ہر عیادری اور عموں کی فکرتیں ہیں کہ خدا قسمیں اور
 بدورتوں کا کیا فائدہ نامعلوم اٹھاتے ہیں اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہیں نہ وہ اللہ کے
 حکم کے اثر کے دوسروں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ
 کے حکم کا کیا نشانہ کی بھلائی، بہتر ہے اور بدتر حال کے اثر کے اندر ہے کہ
 مبرا خیر و برکت ہے یا ہر حال کے اثر کے حقوق خدا کو کفر کی
 نقصان نہیں پہنچ سکتا ہے اس لیے ان لوگوں کے دھوکے میں نہ جانا کیسا
 اہم ہے۔

علی بن ابی طالب

شعبہ بائیو انڈسٹریز اور فوڈ سائنس کے علاوہ بھی کئی شعبیں
عمومی تو مسلمہ تحقیقوں کے طور پر تھیں مگر دلوں پر مسلط ہیں جتنی
علم و شعور کے حامل لوگوں کا منت عقیدہ ہے اس علم کی روش کی بنیاد ہے
اور کوشش ہے کہ قریب قریب ہر نیکو علم کی بنیاد و روش کا اہل ہر

[illegible]

کالا سرخ بنایا گیا تھا جو نوجوانوں کی لڑکیوں کے درمیان غفلت کی بات کا ذریعہ تھا اور شکایت گھراؤں کی لڑکیوں کو گراہ کرنے کا سبب تھا۔ پولیس نے اس اڈے سے متعدد دستگیر شدہ خطوط بھی برآمد کیے تھے۔

گزشتہ سال لائل پور کے ایک فرحی پرنس اپنے پورست مندر کی سادہ نوعی کتا جاشو ڈالو، لشکر اس کی جوان سال چلی کر اغواء کرنا تھا جس پر ڈاکہ ایک فرحی عالی چنے مرید کی جوی کو روٹھا کر لے گیا تھا اور کھلے ایک فرسخہ پر لڑکے سے قیدیہ دینے کے بہانے ایک گھر کے لئے خانقاہی لڑکوں سے روکا جا رہا تھا۔ کوہاٹ کی لورجیاں بیدار ہو گئی تھیں اور کتا دلد سے روٹھا تھا۔

کے پاس بے غمی عالی کے انکشافات کیا کہ نورجیاں پریشانہاں سامنے آ کر نورجیاں کو جانتے سے اس طرح خجاست دلائی جا سکتی ہے کہ خود تڑپا بیٹاں سات روز اس کے پاس بے غمی کی بحالت دیکھ کر کہیں ان کے پیر خرمانی اور نورجیاں کو اس کے پاس بھیجنا شروع کرنا اچھی بات ہو تو پھر پیر خرمانی جو تھے کئے حال اور نورجیاں دونوں ہی غائب ہو گئے۔

راویٹھڑی کی راہ: ایک کچھ کاماں میں چڑھ کر سون میں ایک نام نہاد بیز صاحب کا ڈیرہ متنازع بن گیا تھا۔ تو وہ اسے درکارنے کے لئے بے صاحب کے پاس سے جاتا، چند روز بعد بیک صاحب اس کا ہوا کہے سے کہنے اور اس کا نام بھی دے کر وہ درکار بھوکھ رہا تھا۔

طریق کار

مثلاً کے طور پر لکھیے محمد انور پروردگار یکشنبہ دریاقت کرنا چاہتا ہے ان کی تعلق ہوگی یا نہیں،

ان در

۲۴۰۰-۲۰۰۶۵-۱

۲۴۰۰۲۴۰

جو دریاقت کرنا ہے،

”سفر شوق“ اس کے اعداد لیے جائیں،

س ف ا ر ش

۱۸۰۶۰ ۳۰۰۰۲۰۰ ۶۴۰۰

اب دونوں اعداد کو ضرب دی گئی

۲۴۲۴۰۰۹ = ۲۴۲۴۰۰۹

اب ان اعداد میں یکشنبہ کے اعداد سے گرج کر دیں،

ی ک ش ت پ ۴

۳۰۰۰۲۰۰ ۳۰۰۰۲۰۰ ۳۰۰۰۲۰۰

دونوں کا مجموعہ = ۳۰۰۰۲۰۰ ۳۰۰۰۲۰۰ ۳۰۰۰۲۰۰

اب اسے تیرہ پانچ تین کر دیں، حاصل تقسیم دو آئے ہوں،
یعنی ہفت ہے پس نتیجہ یہ ہے کہ سفارش شدہ نمبر کو کم کر دیں۔

فالتامہ

اگر کوئی صاحب اپنے دل کی کوئی بات دریاقت کرنا چاہے۔

فالتامہ لایق ہے۔ پہلے اس شخص کے نام کے اعداد پر دریاقت کرے۔

پہلے پہلی پھر اس نام کے تیرہ میں جس کے تعلق دریاقت کرنا چاہے

اب اس دونوں اعداد کو ایک دوسرے میں ضرب دیں پھر اس دن کے

اعداد سے پہلی اعداد و اعداد کو حاصل ضرب میں گج کر دریاقت

اند مجموعہ کو تیرہ (۱۳) پر تقسیم کیا جائے اگر حاصل تقسیم ہفت ہو۔

تو کام نہیں ہوگا۔ حالت مشکوک رہے لیکن اگر جواب طاق ملے

ہو، تو کام درج رہ جائے گا اور اگر باقی صفر ہو تو کام ہوگا لیکن

ذرا وقار کے بعد،

دلوں کے نام

سہ شنبہ

دوشنبہ

یک شنبہ

شب شنبہ

پیر

اتوار

سنگ شنبہ

ارنبہ

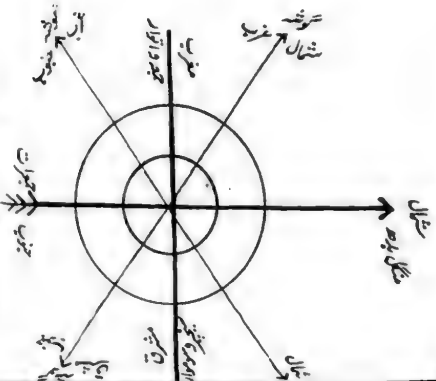
دنی شنبہ

چهار شنبہ

جمعہ

جمعات

۴۴



سم چہاں را اندر شمال و پنج سفیر و جنوب
مشرق و در سفیر و در سفیر یکہ شہید غروب
یعنی ان ایام میں ان اطراف کو ساما اچھا نہیں ہوتا ،

مہورت سفر

بعض لوگ سفر کے وقت دریافت کرتے ہیں کہ آیا مجھے آج
فلان سمت کو جانا چاہیئے یا نہیں ، یہ سفر بہتر ہے یا خیر ؟ اگر اس
غرض کے لیے جاننا چاہئے ایک نقشہ مرتب کیا ہے اس نقشہ کے
ذریعے معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں سمت فلاں سمت کا سفر بہتر ہوگا
یا نہیں ، اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے ،
جب کوئی شخص سفر کے متعلق دریافت کرے تو اس نقشہ
کے مطابق بتلا دینا چاہیئے اس میں جو سمت منع کی گئی ، ان
کا سفر نادمہ مند نہیں رہتا ،

(نقشہ اگلے صفحہ پر)

انسان بھیجید سے کہ ہمارا درجو جائے اس پر ملے ہیں رہنا چاہیے البتہ اگر
آیات کا مطلب اور فہم پر غلط فہم و گمان ہو، تو سمجھنے کے لیے
روایات قال فیہ کی کوئی توجہ نہیں لیکن یہ بھی بخدا درجو پر ہونا چاہیے
یہاں اور یہ طور پر آیات سے سمجھ اور واضح ہو کر آتا ہے،
اسی طرح سے ہر مذہب کا انسان اپنی مذہبی کتاب سے قال
دیتا ہے کہ میں یہ مثلاً عید اور صافحانہ انجیل مقدس سے لکھوا ہوں
کہ رزق حق صاحب ہے ہندو مثلاً ان کے اپنے وہ مقدس سے جس
کتاب الہامی کو شیت کر کے لکھوا جائے اور یہی سطر چھ کر اس کے
مطلب ہندو مثلاً پڑھ کر دے جسے قال نکال سکتی ہے،
دیانت حافظہ بھی قال نکال سکتی ہے۔
اس کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کا نام لے کر دل میں سوال سمیٹ
مشتاق پیدا کریں اور دلوں کا فکھ کو کھولیں پھر اس کا سوال
مصدق الہی کر سنا تو یہ سطر چھ یعنی سنا تو ان شعر کی کہ قال کا
جواب ہو گا اس کتاب کا کہ قال بہت محرب ہے اور تمام علمین
فنی دینان حافظہ سے ہی قال نکالتے ہیں،

قالنامہ قرآنی

قرآن مجید سے قال نکالنے کا طریقہ یہ ہے،
دھڑک کر قلب اور کھول دینا چاہیے پہلے میں بار درود شریف پڑھیں
پھر سورت فاتحہ کی تلاوت کر لیں اور پھر معلوم کرنا ہے اس کو خیال کرنا
کہ جو عہد ہوا ہے اور یہ سمجھیں کہ اگر ہم میں خدا آقا سے ہی تار در اور
تو آتا ہے،
یہ نیت دل میں کہ قرآن مجید کو کلمہ میں سے کھولیں اور اس میں حق کے
شروع میں ہی ہوتا یہ بات ہیں ان کو تلاوت کیا جائے اور ان آیات کے
معنی پر غور کریں آپ کے کلام کا جواب ضرور مل جائے گا۔

ہدایات

یہ خیال رہے کہ قرآن مجید ایک مقدس کتاب ہے اور الہامی کلام
ہے اس کا احترام کرتے ہوئے اور اس کی تقدس کے زیر نظر اس سے
کوئی بات نہ کہ نیت سے نہ دل جائے اور قال نکالتے وقت قلب میں
اطمینان ہو کہ کلام الہامی پر کھجور و سہو، دوسرے شیطانی کونوں میں کچھ نہ لگا
جائے اور جو قال نکالیں پس یقین کا طالع ہو، اور اس پر عمل کیا جائے اگر
شیخ خلافت رضوی ہیں تو دوبارہ قال نہ نکال جائے جس ایک بار جو

لے گئے ہیں۔

اس نے جو پر مشفق نگاہیں دکھائی ہیں اور خدا کا خوش رہنے کے بعد کہنے کا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بھی نہیں آئے۔ میں نے کہا کہ وہی مجھے بلالہ میں آئے گا اتفاق ہوا ہے وہ بولا ہمارے حضور دھانی لے گا بدلتی روحانی قوت کے ذریعہ ہر کار مدینہ کی کچھ کھلی کشمکش لے جا رہے ہیں، میں نے کہا اللہ شہد ہے، ہر کار سے جس کی رسائی سرکار و عالم کے دربار تک پہنچے، جسے پہنچے، ہر کار سے جس کی رسائی ہرستی کے دیدار فرشتہ آہار سے آگئیں یہی باب درجہ لایا۔

اب ہر باتوں کا مسئلہ شروع ہو گیا تو پوری دیکھ کر وہ ظاہر اظہار اور دروازے کے قریب گیا اور دائرے سے کانٹے لگائے، اور پھر پش کر رہیں سے آواز دی، تو حضرت کشمکش نے آگے بڑھائے میں آگے پہلے ہوئی اور دائرہ کھلی گیا اور ایک چوتھو شروع ہو گیا کہ وہ دائرہ سب سے لڑتی تھی جیسے ہر پڑ پڑا تو خدا و مال باندھے گئے میں بیہوشوں کے لڑا، بے سست و کھنگنا ہوں والا لڑنے شروع از اسے چلتا ہوں منہ کھنگ آیا۔ اور تاقاب میں ہر چھلکا۔

ایک تہینہ نے ٹھٹھٹھ گاؤں تک لگایا۔ اور سب حاضر بن گئے ہی ادب ہے اسے سلام کر کے بیٹھ گئے ہم نے بھی بارادب سلام کیا۔ اور مثال میں جو کئے رویش صاحب نے چند بار غامضی ظاہر کی تھی اور اور دیکھی اسرار آسمان کی موت لگاؤں کے لڑنے کو کھلی ہے جیسے سب قدری سب حاضر بن کر کھولے ہو گئے، میں میں صاحب کو اندر چلے گئے اور بالی مائیں دیکھنا چاہتے ہیں پھر بیٹھ گئے، وہ مونا خدا کھلا

میں میں چند مثالیں بھی بتائی ہیں ایک بڑے تخت پرش پر ایک مثالہ نوروز آدی سانسوے رنگ کا بیٹھا باتیں کر رہا تھا اور وہی شریعت سے رہ رہے تھے برآمدے کے درمیں موت ایک چٹائی پر پڑی عورتی پر تکلف باس بیٹھے بے باکی اور بے محاشی کے عالم میں تھا آپریں بائیں کمری عین صاف کے قریب چو پہلے پردہ کچھ پڑھا ہوا تھا اور پڑے رتلاؤں میں مرقعہ احسن ورن کا بھنا ہوا کوشت رکھا تھا عافا وہ مرچہ بھی میں سمجھ رہی تھیں، میں دل میں کہا اللہ اللہ کیا شان پروردگار ہے، اللہ تالوں کے دربار میں جس بھی نمک رہا ہے نہ جانے یہ کس پڑے ٹھونے کی خواہش میں ہیں دور و بیش کے مکان پر آئی تیری

کی طرح کام کر رہے ہیں،

ہم بھی چٹائی پر بیٹھ گئے اور میں نے سلام کیا اور ادب سے بیٹھ گئے بالوں کی شایہ وہ رویش ہے ہم نے سلام کیا اور ادب سے بیٹھ گئے بالوں کی باتوں میں معلوم ہوا کہ وہ رویش صاحب کا ظاہر ہے اور وہ حضرت جگر میں کشمکش فرمایا میں وہ مجھے رویش صاحب کی کشمکش کر رہا تھا مکان کا دروازہ بند تھا ان محفل باتوں میں مشغول تھے تو میں کوشت بھرتے اور معلوم بنا لے میں مصروف تھیں وہاں کوشت کا تزیین ٹھکانا ہے جہاد موت دیکھ کر مسکرا دی تھیں پھر اسے دل میں دیکھیں گے دیوار کا فوجی کے طور پر لے کر اسلحہ کے کر رہا تھا، اتنے میں وہاں آدھی گھنٹہ اور دروازے سے کانٹا کھینچ کر یہ دیکھنی آواز سے کہ کوشتیں کر رہا تھا پھر واپس آکر کہتے تھے ابھی واپس کشمکش میں لائے میں نے ادب سے مدد کاقت کیا۔ کہو نہ صاحب حضور کہاں کشمکش

روانہ لکھ کر کے رات گندری اور دھبی انگوٹھ سب لے غائب ہو چکے ہیں پھر تھوٹا دیکھ کر کہہ لیا کہ اور زحمت ہو تم کہاں سے باہر آئے تمہیں لے چکا ہوں اسے کہا بیان نہ لیں تو اس بات کو کھٹے پٹے چاہا ہے خود ہی اس درد ویش کے ظاہر حالات کچھ انداز نظر آ رہے تھے بیان کئے اور جوت یہی علاج چھوٹا انا چاہ رہا ہے کہ تمہیں دیکھتے دیکھتے کئی طرح سے دودھ کا کد مکھن اور گھی کے برتن آئے شروع ہو گئے، اسی طرح مزہ دینے سے تیرا اندام خیر وافر چلنے لگے۔

میں نے کہا کہ اودوست نہا اس ذخیرے کا تیر کیا اس معاملے کے
مقابلہ کی وجہ سے وہاں ٹھہرتے ٹھہرتے، دیکھا کہ ایک
جگہ مٹھنوں کے جوڑے ہیں کچھ پھول دار گلاب۔ اس مٹھیلی کا عجیب اثر ہے
میں نے انکے بڑھ کر یہ کیا ہے کہ دریا ایک چھوٹا سا گھاٹ
ناسم بنایا تھا کہ وہاں مارا گیا تھا میں ایک سوختے پید ہو گا
میں وہاں بیٹھ کر فخر کرنے لگا چونکہ اس بیٹھ گیا نہیں بیٹھے تھوڑی دیر ہی
فری قہار کا ایک جھاری کے نیچے جیش ہوئی، میں نے چونکہ اس کا
ایلا اور دم و دھن جھٹ جھاری کے نیچے چھپ گئے اتنے میں دو تھے وہ
ان کا بھیے اندر کھل گئے انہوں نے وہ درویش نہ خود دیا۔ اب مدلی
بات میری سمجھو انکی میں نے چھپ کر مدد دینے کو پکڑ لیا۔ اور چونکہ
لوگ ان کا ذکر اس پر عرض کرنا پڑا تو

اب تو جو ریشہ لاء جسے نفی ہو گیا، اندازہ ہو گیا وہاں سے ہی مٹنے لگیں، ہاتھ جوڑے اندر منتقل کرنا شروع کر دیں میرے پاؤں پر گہرے چلاؤ اور کھول دیاں۔ ٹھکانے کے واسطے میری آبرورہنے دو دیں یہی

کیلئے چار ہزار آیا۔ اب بابر باری سے ایک ایک آدمی کو انہیں سے بلوانے لگا۔ ہر ایک آدمی کو بلایا جاتا اور وہ بھی صاحب کو سلام کر کے اندر آتی تھیں۔ وہاں مردوں کو بلانے کے لئے چار ہزار بھی آگئی تھیں۔

ہیں، انکو بھی نہ بدلتے، عابد سب سب پر رنگ، سب پر لانا دیکھ گئے
بیٹے تھے تمام کہ میں تمہیں تمہیں چاہتا تھا، مگر تمہیں کے ابا کا
رہ تھے اب سب عبت، اکر کے کٹر لڑائی تھے، مذہب ہر رہ تھے
کچھ کہہ کر آتے تو ابھی عبت، میں، مطلقہ، کہاں سے آتے۔

در ریاض کی آواز ادا کا ہوں مجھ جی کشتی تھی، بڑا بارعب

چہرا۔ میں نے اس کی حضور نبیؐ کی قدامت کو دیکھ کر حیران ہو گیا تھا، جیسے کہ وہ جادو بھی سمجھی یا کر۔ میں یہ ارشاد سن کر باہر آیا کہ کیا آپ نے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے؟ صاحبِ حاکم نے یہ عرض کر رکھی تھی کہ یہاں پر انھوں نے

ساتھ یہ کہہ کر کھڑا ہوا۔ اور وہ درویش صاحب کے چھٹانوں اور شان

یہ سب سامانِ کثرت لیتے باقی بچا کچھ بیکے بند ویر سے سب
 رخصت ہو گئے موت و محنتیں باقی رہ گئیں اس شخص نے مجھے کہا آپ
 بھی کلیر ایبٹ سے بائیں میں نے کہا تو بہت دھرت آئے ہیں اس وقت

بہا منگل ہے کہ آٹھ بڑے امور کے بندہ مان گیا ام سب بہا منگل
ہیں ہائی چھا پڑے ہیں درویش صاحب اندر تھے
ہندوئی کہی گھیران ظلم کیا اسرار ہے ملک میں کہتا ہارانی تیر
محبوب کا دربار ہے لیکن اٹھ چھتے بہرگز نہیں ہو رہا ہے

[illegible]

لایا یا غلط ہے،
پیوند سفاک معمولاً نہیں ہے ایک روزنی تصور لیا تھا۔ جو میرے
ذہن کے اوپر ایک سخت پڑی قوت سے برسرِ کار کیا تھا۔ جس نے
میرے ذہنی گوشہ بند رہ گیا تھا۔ دیکھنا کہ میرے سامنے
ایک حسین جمیل برونڈ لونگی مرثا پیٹھیا سیدھا سا بیٹے جاہت۔ قد اچھا
تھمت سے کھڑی مسکرا رہی ہے۔ اس کی آنکھوں کو چھلکتے ہوئے

سبحان اللہ! عوں تو ہوا تو کھڑا ہے۔ مرشد صاحب! اگر کوئی
چہ: ۱۔ حق پڑی سیٹ پیٹ میں کھی اور پھینکی گاں اگر کوئی چہاں دوسری
چہہ چلا۔ از سر پہاں پٹ کے سامنے رکھ دیں پٹم کر دین میں پڑا رہے
چاہاں دوسرے پہاں پٹم۔ انکھن کھی اندھا پٹ سے اترا لے گئے ہیں۔

[illegible]

ایسے نام نہاد پیروں کا یہی دستور ہوتا ہے کہ وہ دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ شراب، انفس، سیران، غلام کے لیے تو عام کارنامے ہیں۔

زیر کیا ہے سر بھی دے دیں مریدانِ باہنا
علمِ دلی کا وصف کسی پیرِ مٹی بھی نہ ہو

ایک ناقابلِ فراموش واقعہ
نامہ کے نام سے گھرے اور یہ ہے کہ احمد میر سے گرویدہ بنی

۱۳۹۱ء

[illegible]

پتی پریشاں تھوں کو وضاحت کہتے ہوئے شاہ صاحب نے بتایا تھا کہ وہ کسی نابینا ڈاکٹر کی تلاش میں ہیں جس سے وہ ان کے جوان سال بیٹی کے بارے میں متحویہ کر سکیں جو کسی بوجھ و بار سے تھک چکی ہے شاہ صاحب نے بتایا کہ لڑکی کی عمر تیس بائیس برس ہو چکی ہے وہ بالکل آٹک پڑ چکی ہے اس کی زبان میں کلفت سے کچھ

پشاور چڑھا ہوا تھا اور اس سبب سے پہلے سے لڑائی کی جمعیت اور جوش
کا وہاں بڑھتا ہی رہا۔ مدد کی کمی، تیار فوجیں اور لڑائی کے لئے ہتھیار
اور امداد پر مبالغہ کی طرح اس نے ہر ایک کو کھینچ کر اپنے ساتھ لے گیا۔
لڑائی کوئی دیر نہ ہو کر دو دن تک چلی۔ اسے تیس سے دو سو لاکھ
کے ممبروں پر مشتمل تھی۔ آخری نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنی فوج اور سب سے
بڑے شہر ۱۱۱۱ کو تباہ کر دیا تھا۔

جہاں انصاف، محبت، دین، حق و تقاضا، صاحبِ بزاز پرکھئے
انہی میں اسکا، جس نے وہاں پہلے آئے اور لوگوں کو دیکھئے، تھان
کرے جس آری کام سے ہے، باہر ملے آئے اور لوگوں کے شاہ صاحب
کاہر و شیر ہوگا، اور وہ مضحک کر رہے لوگوں کے شاہ صاحب
سے، ظہر نمازات سے، تعلیم کے۔

اسلام حکیم شاہ صاحب، کئے مزارح کیسے میں؟ ہمیں معلوم ہو
کر، تشریف لائے ہیں اس لئے آپ سے طاعات کو بھی چاہا

شیرت پرچہ
 میں میری دوسرا سیر کبھی کوئی اور ملک کی جانب دیکھا، دیکھی
 نہ، صاحبِ عادت۔ یہ وہ ملک ہے جس پر ایک ملک پر ایک ملک آتا
 ہے ایک ملک جاتا۔ غرض کہ کئے کی کوئی نہ کی کہی نہ
 معلوم، ایک سرہ لے کر وہ پہل کر بندہ کر کے ریت دریت
 جا رہے تھے، اور بہت سے بچاں اور بچیاں

وہ بالی اسے تیرے ساتھ لے کر آئے۔ ایک بچی بھی تیرے ساتھ آئی اور وہ

تلفیق اس لڑکی سے ہوئی، اس سے شاہ صاحب کے جانکام بھائی
 ہوئی تھی کہ لڑکی نہایت سوجھ بوجھ کی مالک ہے اور بچکانہ کوشش
 ہے تب لڑکی بیچے جاتی تھی اور شاہ صاحب کبھی کسی کام سے
 میں پہلے پہلے کر میں نے ان تفریبات کا مطالعہ شروع کیا۔ اور ابھی
 چند مہینے ہی نگاہ سے گئے کہ دہری لڑکی نے باپ اس اور بی بی
 کے ساتھ آگیا۔ ان کے روبرو میں میرے سامنے آنے لگی اور صاحب
 کا صاحب نے اسے دیکھا تو چپکے سے کہا کہ باپ آج آگئے ہیں
 سے ہیں۔ کھوئی ہمارا وہی صحبت حال رہی ہیں یہ جس کے بارے میں

نہ ملے تھے

”باپ آج آگئے“ شاہ صاحب کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ اس
 نے اس نے پہلا سا قہقہہ نکالیا اور کہا آپ طے کیا کہتے ہیں شاہ

میں آگیا ہوں

یہ کہہ کر باپ آگئے میری جانب دیکھا اور کہتا ہوں کہ میں آگیا ہوں۔
 دیکھتے ہوئے صاحب لڑکی کے ہاتھ کی گھیریں آپ نے غلط

فرمایا؟

میری بات میں نے جواب دیا ”ابھی ایک مختصر سرسختی اٹھنے سے
 پاس آئی تھی۔ مہینے اپنے ہاتھوں کے تھوڑے سے گزریں ہیں، کیا ان

غصوں کو آپ ہی کہتے ہیں۔“

باپ آگئے کے کہوں پر ایک نئی ستر اور نوکرانہ صحنہ۔ زمین پر
 اس سے پہلے کہیں آپ سے حیرت انگیز گفتگو یہ وہ دہریہ
 بہتر ہے کہ آپ کہیں جہنمی طبیعت سے نہ صاحب شہید۔ حشر آگیا

کچھ دن اور اس بات پر کہ اس پر ایک دودھ بڑا۔ اور کچھ سو
 ہے ہو کر رہے کے بعد جب وہ خوش ہوا تو اس سے پہلی کہیں
 لاکھوں روپے ملے۔ مثلاً اور وہ کہیں وہ بالکل بے پرواہ ہے کہ کئی بھائی
 زبان میں وہ کچھ طرح نہیں بول سکتا، لیکن اس پر کچھ سرور حالت میں
 اس کی گفتگو کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر ہنسے ہنسے اپنی زبان
 دیکھ کر جانتے ہیں کہ لڑکی نے ہر دے کو شیر باد کہہ دیا اور دوسری
 گفتگو میں اٹھنے بیٹھنے کی وہ ہر موقع پر حال انداز میں بہت
 کر لی اور ایک حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ اس کا سب دلجو بھی
 مردانہ ہو گیا وہ اپنا نام بھی مردانہ بتاتی ہے،

چند روز تک اسی حالت میں رہے کے بعد وہ اپنی سابقہ
 حالت میں لوٹ آئی لیکن اسے کچھ پتا نہ تھا کہ وہ گزشتہ دنوں
 میں کتنی بدولت کی تھی اس دن کے بعد سے لڑکی پر وقتاً فوقتاً دیکھ
 پڑنے لگے جن لوگوں نے اسے اس کیفیت میں دیکھا ہے ان کا خیال
 ہے کہ یہ سب کچھ تنگ روغ کا تھا کہ لڑکی کے ہم پرستار
 لوگ اسے دلالت دیتے اور باپ آگئے کے نام سے کھانے پینے کا
 لے میرے بارے میں سن بیا تھا کہ مجھے کئی دست نشانہ سے دیکھی ہو
 اور محض تصویر کی گویوں کے ہاتھ کو دیکھا تھا اس لیے وہ نام سے کچھ
 پہلے اپنی ہاتھ پر دی کہ میرے پاس ہاتھ رکھنے لائے تھے تو کچھ
 دیکھا تو وضع لا سفید ہر تھوڑے ہوئے تھی میں نے اس کے ہاتھ
 کے ٹھکڑے کا اندازہ لگایا، کہ کچھ خیال متاثر ان کا تعلق ہوا
 ہے کہ یہ کوئی تصویر کشوں کا نہیں ہے اس کے انداز میں دیکھا۔

ہوں ہیں آپ مجھ سے خافیت نہ ہوں۔
میرے ذہن کا دوسری بات تیرت انگیز اور درست مطالبہ ہے
یہ یقین دلانے میں مزید موثر ثابت ہو کر میں واقعی سورتہ و التامس
کی تلاوت کر رہا تھا تاہم بابا جی کے اتفاقاً کمرہ میری جانب میں جان
آئی اور اب میں نے یہی سب سمجھا کر ہوا میں متنازعہ و راز علی اعتبار
کیا جائے اور مزید اطمینان و یقین کی طرف سے کچھ حاکمیت کے جائیں۔
میں نے کہا اگر آپ اصرار ہے تو میں یہی اور مسلمان بھی، تو آپ
اس سے حضور اور موصوم شاہ کی ہر کھوں سلطہ ہوں۔

اس میں ہادی خواہش اور رضا کو دخل نہیں، آخری اور کے تابع ہوں

جواب بلا۔

وہ کون ہے جس کی متابعت آپ کر رہے ہیں؟ میرا اگلا سوال
ہے۔ یہ ایک ماٹھانی راز ہے اور اس رب قدرت کے علم میں ہے جس
نے مجھے اور خلق کیا، بابا جی نے خابیت عالمانہ کو ہم جو اب دیا
پسند ہے کتب آخر کو شخص پر ہے پھر بابا جی نے کہا۔ یہ تو بتائیے
کر اس بارے میں آپ کو اپنی دست شتائی کی کیا کہنا ہے
میں ابھی روٹی کے ٹوٹا لیکر دوں گا۔ صلہ کر رہا ہوں اور
تفصیل مطالعے کے بعد کچھ حق کر سکیں گا میں نے جو اب دیا۔
ٹھیک ہے لیکن مجھے بتائیے کہ آپ یہ علم کہاں تک سچا ہے
"خابیت" پر علم لا کر تھا درست کچھ دست شتائی کی اپنی
قابلیت فہم و فراست اور مشکل ریاضت پر ہے ویسے باوجود
ایک ذریعہ ہے انسان کے فطری رجحانات، خواہشات

آپ کی فطری سبکیں دیکھ رہا ہوں وہ ایک طرف کی جاتی ہیں
علمی لحاظ سے دیکھ رہا ہوں اس میں طبیعت کو اپنا انطباق رکھوں
سے نہیں دیکھ رہا ہوں اس لئے کہ میری ہر کھوں میں۔ میرا نام ہر
میرہ ہے۔ اس میں تو بات میں سے ہوں اور اس طرف کے کمرہ ہوں

ہوں کیا آپ کو اس بارے میں کچھ شک ہے۔

بابا جی نے یہ مجھے ڈھانپنا بدلتا ہے کہ اس سے میرا دل نہ لے۔

میں نے دیکھا کہ ظاہر صاحب کے ہاتھ کا پتہ ہے ہمارے قریب

ہاں کوڑا ہوا غلام پوچھا ہے کہ کیا ہے؟ کیا باتیں ہیں۔ ہاتھ جات کا غلام ہے ہی

ایسا خواہش یافتہ ہو کر رہے کہ دعویٰ ہو گیا۔ اور میری کیفیت

یہ بھی کہ دل زہرہ دور سے دھڑک رہا تھا اور بیٹے کے قورے

میر چٹا پتہ پر قورہ ہو چکے تھے کہ ایک ایک روز نکلا کر تھا۔

میں نے منہ میری منہ میں قورہ بات کا وہ شروع کر دیا بابا جی چند

تباہی تک میری جانب دیکھتے رہے شاید وہ میری حالت کا اندازہ

کر رہے تھے کیا ایک اوتھوں نے فرمایا آپ کو تلاوت کر رہے ہیں

یہ سن رہے ہیں دیکھ رہا ہے اور واقعی مجھے یقین ہو گیا کہ

اس لڑکے کے ہم کو کوئی فوری انعطاف قوت تابہاں ہے ورنہ دل

بات اس طرح ہو چکا ہوتا ہوتا انسان کا دل اعتراض کیا کہ کیا ہاں

تلاوت کر رہا ہوں۔

یہ کھڑا بابا جی بیٹے اور کہا فوجی صاحب آپ کو شاد علم ہیں

کہ سورۃ و التا صدق شریک اور علم ان جنات میں سے ہیں ہوں

جو شریک ہو رہے ہیں۔ میں اصرار تیر میں سے ہوں اور کھلا اللہ سلام

علم
چلے جا رہے تھے۔ ایک لڑکے کی زبان سے امد و زماں کی بات
کے بارے میں یہ پرازدھیاں اور ضعیف و دلیفہ تقریریں کرتے رہے
شیخہ کی وہ مضمحلہ سی مرقن جو میرے دل میں بھی مصلحت باقی نہ
رہی، اب ادب و احترام سے سر ہٹا کر بیٹھی باہمی کی باتیں
سن رہا تھا۔ اور شاہ جی بھی دست بستہ نظر میں جھکے ہوئے
کھڑے تھے،

گفتگو کا یہ سلسلہ ابھی جاری تھا کہ مثنوی قسمت سے مجھ سے
ایک غلطی مرز ہو گئی بات یوں ہوئی کہ حیب میں "باہاجی" سے محو
تکلم تھا وہ سمجھتا تھا کہ کچھ بھی مثنوی میرے سامنے پہنچاؤں اگر مجھے
نہ لگے تو عقاب مجھ اٹھاؤں جسے کر یہ آیت اٹھائے بظہر ہے میں مثنوی
مٹا رہی ہو ایک کراس کے حسن و شباب کا جائزہ لینے لگتی تھیں
یہ ایک "باہاجی" نے مجھے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تکھوں کو پہلے صاف کیجئے۔ اور پھر ان کی طرف دیکھئے،
اچھا ابہر جاتے ہیں پھر ملاقات ہوگی،

"باہاجی" کے اس اعلان کے ساتھ پہاڑی لڑکے کی جاوید نشانی
بہت خوش پرچر پڑی، اور لوٹ پوٹ ہو گئی، اور شاہ و صاحب
و اس باختر ہو کر باقی کا ٹکڑا کس لینے دوڑے، کچھ دیر کے بعد لڑکے
پہلے میرا آئی اور شاہ و صاحب اسے کہا اُدسے کر صحن کی تخیلی
موزاں پسے گئے جہاں ان کے موزے کا استعمال کیا گیا تھا۔

اور آرزو ان کے مطالعے اور ان کے اصلاحی نفع فراہم کرنا۔
کیا آپ کو اس سے پہلے بھی کسی ایسی لڑکی کے ہاؤس کی
لکیریں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے؟ باہاجی نے پوچھا۔

"جی نہیں، میرے پر ایک انوکھا تجربہ ہے میں نے جواب دیا۔
میں ان کے پاس نوکریوں پر سب کچھ دیکھا تھا۔ ایک
پانی پنی تھا۔ آپ سے پہلے بھی بہت سے لکڑیوں نے اس لڑکی کو
پالنا پکھا کھا، کچھ بچہ کرکھا، انسان ہر شخص کے بارے میں شک
و شبہ کرتا ہے جس نے اسے دینی مشابہ ہو نہ ہو۔

پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا "لیکن مسلمان کے نزدیک قرآن
مبہر سے بالائے سب کا شہادت ہو سکتی ہے جو وہ بتاتے کے ہاتھ
میں بیان کرتا ہے۔"

اس کے بعد باہاجی جو اب سعید رحمان نے نہایت شریع و بسط
کے ساتھ بتاتے کی تخلیق و رید انشا و اس کی اصلیت و
ماہیت کے بارے میں تقریر فرمائی، گفتگو کی دھواں کا یہ عالم تھا
کہ فضا دست بلا غفلت بلا نہیں رہی تھی، اتنی صاف شہادت اور
بائزہ اور دہلایا جا رہی تھی کہ میں عشق عشق کر اٹھا،

تقریر کے بعد وہ ان میں جا بیٹھا قرآنی آیات کا عادیت و سلاطین
کے حوالے اور دہلایا و فریاد شروع کر کے اشدہر گھنٹے کی مانند بڑبڑاتے

خیال آیا جنہوں نے میری جا پائی الٹ دی تھی بے شک یہ ظلم جنوں کے سوا اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ یہ خیال آئے ہی دہشت سے میرے بدن میں غور غری جھپٹ گئی، میں نے پوری قوت سے چاچو کو پسینہ لگا اور بے تحاشہ دڑتا چلا کھرت باہر نکل آیا۔ اور سیدھا اپنے ایک دوست کے گھر پہنچا۔ اور دروازے پر دستک دی رات کے اس غیر متوقع حالت میں جب میرے دوست نے مجھے دروازے پر کھڑے پایا۔ تو حیرت کے اتنا ران کے چہرے پر نمودار ہوئے وہ بھی اپنے آپ کے لئے اور جلدی سے پانی کا گلاس لے کر آئے پانی کا دوسرا کچھ بجالا ہوا ہے تو وہ ہوا لیرے تلوں سے میری طرف دیکھنے لگے،

”اُن سے جب اس واقعہ کا قصیدہ ذکر کیا تو وہ چپ چاپ رہے اور پھر کہنے لگے کچھ نہیں ہے تاکہ تم کیا کہہ رہے ہو بہر حال اب ہمیں آرام کرو صبح تمہارا قہر اطمینان سے ختم ہو جائے“ صبح ہوئے میں دیر بیکار رہ گئی تھی، چون توں کر کے رات کا کچھلا پھر ختم ہوا۔ اور صبح صادق کے وقت سہ گھر ٹھوڑی دیر کے لیے چھپکھی ہو گئی کہ میرے دوست نے اکرمیڈا کر دیا۔

ناشنے کے بعد انہیں دوبارہ ساری دستاں سنائی وہ نہایت متعجب تھے بعد ازاں میرے ہوا گھر تک گئے دستک دی تو شاہ صاحب کی دروازہ کھولنے آئے،

اور آئے پھر امرا کا مخاطب ختم ہوا۔ قورات بیگم بھی تھی غائبہ۔ سچے کا وقت تھا میری حالت یہ تھی کہ کھوک پیاں سب اڑ گئی تھیں میرا ملازم خورم ہو کر ایسا جاگا کہ کچھلے پھر پٹا پکیتی ہوئی چھڑکیا اور سالن سب جاگ گیا، میں حب اپنے بستر پر چلا تو عینہ کا کونوں پتہ نہ تھا بار بار اس لوکی کی تصویر میرے سامنے آ جاتی اور کانوں میں چرا حیرتیں کی باتیں گونجنے لگتیں بلاشبہ میں نے اس قسم کے واقعات پہلے بھی دیکھے اور سنے تھے لیکن ایسے عالم نامعلوم اور مسلمان جن سے کبھی آستانہ ساما نہیں ہوا تھا پھر شاہ صاحب کی بیان کردہ داستان کے انفاق میرے ذہن میں ناگہان سے تلخ اور بے ان واقعات کا عقلی تجزیہ کرنے کی کوشش کرنے لگا اپنی خیالات کے گرد اب میں غور کرتے کھاتے میں نے وہاں کب زندہ کیا، غور میں پہنچ گیا ابھی سوئے ہوئے بغل میں دس پندرہ منٹ بعد چرے ہوں گے کہ مجھے یوں کسوس ہوا جیسے نزلہ رسا ہو گیا ہے جیسے کتب رومی ہے میں نے اپنے آپ کو ذہن پر گرنے پایا۔ اور چارپائی پر سے اوجھڑا رہی۔ یہ حادثہ اتنا قوی پیش آیا کہ میرا ذہن مفلوج ہو گیا، چاروں طرف ہمیشہ سناٹا کاری تھا ایسی ہی پہلے کبھی کسویا تھا ہر طرف گھٹیا اندھیرا تھا۔ میرا اندازہ تھا کہ رات کے تین بجے سوچ میں کیا یک لک میں سے کسی کے ہوئے گا آواز آئی اور میں جیسے بکھر ہو دش میں آگئی مجھے فوراً بابا جی کا

میرے بڑے غور کر رہے تھے اور وہ دھوکے یا توں کے بعد بدقسمت انہوں نے مجھ سے پوچھا، کیا تم نے ملائکہ کے ہاتھ کی کیرکوں کے معاملے سے کچھ نیا دریافت کیا ہے؟

”اے صالحان! میں نے ایک نئی کیرک کی ایک نئی جگہ اور زمین کے اہل سے کچھ ایک بہت سا اظہار کیا اور مجھے کچھ کچھ روشنی دکھائی دی واقعی تھا کہ میں نے اس ملائکہ میں کچھ لایا ہے جو اس دنیا پر پہلے سے نامعلوم نہیں لایا تھا ایک اور تیز خیالی ملائکہ یا کیرکوں کو دیکھیں کہ یہ کیرکوں کی کچھ چیزیں لکھ رہی ہیں جو زمانے کے کسی عوام سے میرے اس وقت دشمنی کی ایک حقیقت ہے اور دیکھ لیں کچھ کیرکوں کا قصہ دبیر بیٹھ چکا تھا، میں نے اپنے دوست کے ساتھ آ کر ایک کیرکوں کے ہاتھوں کے نقشے میں ایک ایک اچھا طریقہ دیکھ لیا یا پھر یہ کیرک میرے دوست کہتے تھے،

”تم تمہیں آدمی جو تم نے اپنا اصل کام ترک کر دیا اور ملائی آقاں کے قاتل قہم میں مدد نہ ہونے کے بعد خدا الہم سے سامنے، اختلاف کا معاملہ کر دو۔ اور دیکھو کہ وہ کیا بتا رہے ہیں۔

”ان کے احوال میرے پیچھے بالکل مخالف تھا اور میری دلدار میرے عقائد کا صوبہ کی لاکھوں کے پیش کشاں لایا۔ اور پانچ تیس تیس افراد سے انہیں دیکھنے لگا، مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اچانک ان کیرکوں پر آہستہ آہستہ جان پیر ہوا اور وہ مجھ سے مخاطب

مجھے اتنی سیر سے گلی میں پا کر جہ سے پوچھنے لگے، آپ کہاں سے آ رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا، ملائکہ کا واقعہ بیان کیا تو وہ حیرت من ہو گئے پوچھنے لگے، ایسا حادثہ میرے کچھ عوام کی تشریح ہو چکا تھا یہ بابی آپ سے تیار نہیں ہو گئے ہیں، میں نے ان سے دریا الفت کیا کہ کیا بابی حالت کو دوبارہ آئے تھے تو شاہ صاحب نے بتایا کہ انہیں اس بات کا کچھ علم نہیں، بابی کے آئے ہمارے کوئی وقت نہیں نہیں، میں نے شاہ صاحب سے کہا جب بھی بابی کی تشریف لائے تو مجھے بتا دیجئے میرے دوست ان سے ملنے کے خواہش مند ہیں شاہ صاحب نے وعدہ کر لیا، میں ہوا دھوکہ کچھ پہن دفتر چلا گیا۔ جب میں واپس چھڑا تو شاہ صاحب نے بتا کر بابی آئے اور میں نے کہا کہ یہ خواہش کا ذکر کیا تھا لیکن انہوں نے یہ جواب دیا بخوبی صاحب کا ایمان کر رہا ہے اور وہ اپنے دوستوں سے میری کیفیت کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ یہ بات کس میں پورا ناتوں میں اٹھل کھل کر رہ گیا، بابی کا یہ بات صرف کثرت درست مبنی حقیقت ہے یہ کہ حالت کو تیز و ترقی کے باوجود وہ کچھ پرتشنگا دیکھ سکا کہ دوست دوسرے پہلے اس شخص نے کہا احوال میں نے اپنے دوست سے کہا تھا،

ایک روز میرے دل پر دوست میں نے کہا میں نے رات کو کچھ بیکار کر لیا، ملائی تشریح فرما تھا، اور تمام دونوں بابی کے مسئلے پر

صاف کیے، میں آپ کا ہاتھ ایک بابوھر دیکھنا چاہتا ہوں جس نے

لاڈلا کر دکھایا، تاکہ اسے اطمینان ہو جائے کہ یہ لڑکی آپ کے ہاتھوں کی ہے یہ

اور ڈرنا ہزارے اسکے دونوں ہاتھ باری باری دیکھے پھر اس کے ہاتھ پیر

کر، پچھنے میں ہوں مگر انداز پر یہ کہتے ہوئے ہمہ آواز میں یہ ہاتھ اس دن

دیکھ لیں، گنہگار کیسے ہیں۔۔۔ آخر تو آپ ایک بڑے دست خطورے ہیں

میں صرف اتنا کہنا اور کہتے ہیں آپ ایک دوسرے کے ہیں اور آپ کی

پیشہ کی چند ہی صف کے بعد دروازا کھلا اور لڑکی داخل ہوئی، اس کا

خوشحور چہرہ کسی ابلے فونٹ کے ہست زرد لچر لگی تھا، دستے ہندوستانی

ہوئی وہ میرے بالکل قریب آن کر کھڑی ہو گئی اور کھڑی ہوئی آن واپس ہوئی

میرے ہاتھ میں یہ ہے؟ وہی جو آپ کو معلوم ہے میں نے کہا مجھے کچھ

معلوم نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ اس نے ہلکا کر کچھ کہا چاہا، میرے ہاتھ میں

انتہائی خشاک والی تھاب سب لافونٹ کے دل سے نکال چکا تھا میں ترش کا

آخری تیرے چیلے اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال رہی،

”آپ مجھے بتانا“ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا

کہ میں بتا نہیں چاہتا ہوں اور پوچھا بھی، ”بڑے ہیڈ تم جانتا اور

جڑت کا ثبوت دیتے ہوئے سب حقیقت بیان کر دو۔“ اس نے وہ

کیا نہیں کرے کہ ہاتھ کی لکیروں سے جو شاخ اخذ کرتے تھے وہ ہتھ لکھ جیب

میں خاصے بنائے کہ وہ قلمی کے پیر کا ارتکاب بھی کر سکتی تھیں تو اس کا چہرہ

سیدھے چلایا اور خوش شک ہو گئے، اس نے میری سیانہ کر دے سب باتوں

پہو ان لکیروں سے کچھ کچھ سے کہا وہ میرے لیے بڑے حیرت کا باعث

منا کیے ہو گئی تھی۔

”لوگ کے والدین وفات پا چکے ہیں وہ میرے ہے۔ رشتہ دار

چہ اس کے ہیں سے، لاڈلا ہوئے چاہے وفات ہوئی۔ بیرون ملک

ہلکے ہے خوشنودان کے مالک ہے اور تعلیم یافتہ ہے چاہے ہزار

ملم حاصل کرنے کا شوق ہے فخرنا معیش پسند اور دارائی مفاد

لگتی ہے اسے کچھ خطرے درپیش ہیں۔۔۔ کس قدر عقل

لا صاحب بھی ہے کوئی قانونی انجمن۔۔۔ گزشتہ روز دفعہ

میں نے لکیروں کا یہ باتیں سب اپنے دوست کو بتائیں تو وہ

حیرت سے اٹھ اٹھ گیا، ”دوست معلوم ہوئے کہ بلو راست بات

خدا صاحب کے لکھے، لیکن میں بھڑکتا لوگ کی ہوں سے علیحدگی

میں بات ہو، تو زیادہ مناسب ہے پتا چڑیں موقع کی تلاش میں

تھارے۔ اتنے ایک رند خوش قسمتیں سے یہ موقع مل گیا خدا صاحب

ایک غریبی نام ہے اپنے لاکڑ جان سے لڑنے کوئی کہنے میرے

کلہوٹی میرے مکان میں ہے والے کرانہ اس کے ہاتھ پیر کے میں نے

جڑت کی لڑکی کے ہاتھ لکیروں والا کا غذا کھایا اور اس کے کمرے

میں داخل ہو گئی وہ ایک پیٹنگ پریٹھی کچھ سوجھی رہی میرے قلموں

کی آہٹ پانچو کی آہٹ میرے طرف حیرت سے دیکھنے لگی میں نے اس

کی نظروں میں ابھرتے ہوئے خوف کی واضح علامت دیکھ لی،

کار و بار کرتے تھے ،

حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک ذہنی ترین خالقوں میں فن و دست نامی کے مورد تخریر کے دوران میں یہ پہلا موقع تھا کہ ایسی خوبصورت اور نہایت خوب صورت سیر شاہد سہجی آئی ، میرے دل میں اس کی کہاں سن لینے کے بعد بھی ایک تقدیر اور ادیب کی کیفیت طاری رہی ،

اس کا زمانہ انت اور علمی استعداد کی بے پناہ داد دینے کے بعد ایک محکمہ مشغول اسے نے یہ دیکر اس کا پند یہ روش کو ترک کر کے کوئی آبر و مند از سر معاش اختیار کر کے توشہ پیران خطرون سے محفوظ رہے جس کا گواہی اس کے ہاتھ کی لکیر میں دے رہی تھی اس نے کہا کہ وہ خود اس وقت سے تنگ آ چکی ہے لیکن شاہ صاحب کے بس میں ہے جو یہاں سے موقع ملا وہ الگ چھوٹے گی ،

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا واقعی رات کو میری چار پائی تھیں ہی اعلیٰ تھی تو وہ ہنسی اور کہنے لگی ۔ وہ حرکت شاہ صاحب کی تھی اس واقعہ کو کہتے ایک سال سے نام نہاد مصر ہو گیا ۔ اچانک ایک روز اخبار میں ایک غیر پتھر پڑی واقعات ہوں بیان کیے جاتے ، کہ گلاں مقام پر مقامی پولیس نے ایک شاہ صاحب اور ان کی صاحبزادی کو قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے ،

واقعہ یہ تھا کہ صاحبزادی نے اپنے آپ ایک فرنیچر میں سوار تھا کہ جس کے ذریعے اس نے ایک مال دار دیدہ بہت بڑی رقم ادھر

معاذکر کیا معلوم ۔ آپ کا حکم چلے گا اس نے لیونان رو کر اپنی زندگی کے حالات تفصیل سے بیان کیے جن کا خلاصہ یہ ہے ،

وہ پہلے کے ایک صحرا گھر کے میں پیدا ہوئی اس کا گھر اس وقت چھوٹا سا تھا جس پر سرسبز دریا کے والہین کچن ہی میں فوت ہوئے تھے اس کی پرورش ان شاہ صاحب کے گھر ہونے لگی اس کے چچا تھے ہی ادواب اسے اپنی بیٹی سمجھتا تھا اس کا تعلیم کرکے جس طرح وہ گھر میں اسے ایک نوجوان ڈاکٹر سے محبت ہو گئی اور اس نے ڈاکٹر سے شاہ صاحب لارچی کے غلام شاہ کر لیا گا کہ وہ بھی لڑکی ہو تو وہی ہو گیا میرے گھر سے ملتی رہتی تھی گا کہ وہی سے یہ لڑکی ڈاکٹر کے ساتھ میری تعلیم ہو گئی تھی جس سے ان کا تھام چلا پانچ برس رہا وہاں اسے نو اس کے تعلقات ڈاکٹر سے کشیدہ ہو گئے اور اس نے ڈاکٹر سے طلاق لے لی ، پہلے گھر کے لیے اس نے دو بزرگ لڑکیاں ایک پانچویں علمی ادارے میں لائبریری کی حیثیت سے کام کیا ان سے بہت علمی ادبی اور مذہبی کتابیں چھپنے لگی تھیں ملازم اس طرح اس کا علم بڑھتا گیا ،

اسے جتنا چھوٹوں کی کتابیں اور مسریر کے کالات سے بڑی لکچری تھی اتفاق سے علمی ادارے کا مالک اس کو بری بیعت سے دیکھنے لگا اور وہ ملازمین نے پوچھنا پوچھا اب یہ بارود تھا کہ وہ اس نے اپنے چچا کو دیا کہ نکالا ۔ بابا جی کا پلاٹ شاہ صاحب کی اثر ہے اور انہوں نے لاگو کر اس کا خوب مشق کر لی روزانہ شاہ صاحب پہلے ہی سے تو میرے گھر سے کامی

راغب کہ لیتے رہی کسی سے لوگے کم ہیں۔ ہندو مشرک ہیں وہ سب ہی کے لوگوں میں سب لیتے ہیں کہ کیا تا پیتا انسان کون سا ہے جس میں کو نشانہ مانتا لیتے ہیں کسی رات کے اندھیرے میں اس سے لازماً نیاز کی باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں چیلنا فین کی موعہ آگئی ہے لاؤ تمہیں اپنے مرشد کی برکت سے مالا مال کر دیں۔ خدا کے کلام میں بڑی برکتیں ہیں یہاں اس کلام میں کافر ہے مرشد نے ایک ایسا اسم اعظم بتایا ہے کہ اس کی برکت سے مال و دکان ہو جاتا ہے اس قسم کی کچھ چوڑی باتیں سے اس کا دل بھرا لیتے ہیں وہ درجیب وہ زلیخا وہ درغلی لاکر اپنے گناہ سے توبہ پات پارسا بن سکتے ہیں نہیں بٹایا اس مال کو درمیشروں نے طاقتور بنی رکھا۔

اسے دالاجی بانندھ کر برتن میں ڈالو۔ اور اوپر سے منہ باندھ دو۔ دہلیش اس پر اسم اعظم دم کر دے گا۔

یوں اس کو بپاس کر پیر ایک شب کو اپنے منہ میں لٹھ لیتے سے زلیخا و دیگر اذکار کو دیکھا وہ پوچھا اور کھو واسے جب برتن کا حائل لیتے ہیں تو فدا اور زلیخا لٹھ لکیر لیں اور پیچھا کر دو پھار چکے ہو جاتے ہیں ،

پتلیا پہا در دیوانان افتخارے مارے ڈرے اپنے خاص رویتیں مریدان کی معرفت اسے شکلائے کھانا، کچھ کھجکیر یہ مرید شاہ صاحب اور ان کا معجزہ دیا با با جی اپنی اس کے بعد ان مجروح پیکر بتی، اس کا نام مجھے نہ پوچھو کہ تھوڑے دن بعد ہی میں پا کستان سے باہر چلا گیا۔ اب بھی تنہا لے کے محلات میں جیسے اس کا قانون کا خیال آتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ قدرت نے اسے محلات کے علاوہ کتنی عبادتیں سے زام نہ ادر علم کا خزانہ عطا کیا تھا۔ لیکن اسے غنیمت حاصل اور اچھی تربیت ملے کہ جب وہ غلط راستے پر چلا نکلا اور گناہ کبہ کستا ہے کہ اب بھی ہمارے معالجے میں اسے کتنی بہادر تیار اور شاہ معالجہ موجود ہیں جو شب و روز لایچہ پہا کہیں کیلئے میں معارف ہیں۔

کرسی نوٹ اور سونا دو گنا کرنے والے

یہ جادو کر لیا اور سادہ لوح انسانوں کو خوب لٹھ لیتے رہا اور ایک ہی حد میں ٹھہرا تا مانتا تو فدا اور زلیخا لٹھ لکے جاتے ہیں یہ لوگ دہلیش بن کر کرسی کا ڈن یا تعمیر میں ڈیرے جاتے ہیں اور چہرہ روز اپنی زہرہ بامست کا سکر دھو کے دوں یہ پتھلی کر اپنی طرف

مسازا یہ سہ ہوت ہوا تھا ہے کہ اس کے لیے جو کچھ ہوتا ہے نکال دیتا ہے بعض اوقات تو یہ سیکڑوں روپیے جو لیتے ہیں اور کہتے جاؤ پیچھے مگر مردہ دیکھتا، اور خود سنا جب جاتے ہیں،

روحانی سیاہی بنانا

ایک روحانی سیاہی بتایا کرتا جس سے کئی کام لیے جاسکتے ہیں اس سائنس کے روحانی اثر سے تو سولہ وکرتا جیگر ایک سیکڑے میں دریافت کیے گئے ہیں جسے ہر شے عزیزوں سے ملنا قاتل کر سکیں گے، ہر شے کی تحقیق میں اولاد کا علاج، کم شہ قاتل ہوا اور جو کئی تلاش اس میں ایک سیاہی نے ذریعہ ہو سکے کی ہر غریب کا آدمی اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے یہ ایک نوزد کی نکتہ لکھا جاسکتا ہے،

پہلیک پیرا رکھنا، کوکل جیگر دیکھنا اور غرض: نقیہ تان شیں ہونے کا پہلی سیکڑوں روغن زیتون حسب سہ وقت تمام اشیا کو کھول کر رکھنے کی یہ سہ ہوتی ہے کہ ایک ایک جگر پر اولاد اور دو درم روغن بدلتے ہیں گیارہ بار ڈھک کر لیں بعد ایشیا کو کئی لا الہ اللہ اولاد نہ ہو جاتا ہے، یہ نکتہ میں انقلاب میں، ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر بار ڈھک کر لیں چھ وقت متروک نہ کیا ہو معمول کے دائیں، انگوٹھ کے بائیں ہلکا کر دے فور سے دیکھنے کی تائید کریں، کچھ شے

لاہ گیر لپیٹے

بعض لیے ہلے بالوں ولسا اور عینیت و غریب کو ڈیالیاں پیٹتے ہوئے خوش صورت و درویشی ہاتھوں میں لپیٹا اور نگاہوں میں لغزش لیے جنگلوں اور شاہراہوں پر بعض راہروں کو مل جاتے ہیں اور لاالہ لپیٹا آنکھیں جھکا کر اپنے دو چار غریب دکھاتے ہیں کہ سافر خیرانان رہ جائے یہ بولہ بھرت کر کے اب محل شہزادہ بن جتے ہیں،

لوٹیا آج تہاری قسمت کھل گئی ہے فقیر سے ملنا قات ہو گئی لالہ ایک پیسہ اور جب سافر ایک سافر دیتا ہے تو اس پر پھونک مار کر دھنا دیتے ہیں لوٹیا لٹھا اپنے پاس رکھو مال میں بہت ہوگی فقیر کا بول کھول جائیگی مل جائیگا جب سافر روا نہ ہوتا ہے تو پھر آلاز دیتے ہیں بات سنو لپٹا ادھر رہا کہیں یہ کہہ کر مسافر کو سر ہانگوں کے بال پکڑ کر زور دے اللہ مٹھو کا غور رکھتے ہیں، تو بالوں سے دو دھوکے قلعے پھوٹ نکلتے ہیں اور سافر خیرانان رہ جاتا ہے، اب درویش اپنے جلال میں آکر کہتے ہیں لاؤ لپٹا جو پہلے تھا اسے پاس ہے فقیر کھٹکے ملے اسے ملیا لالہ دوا چھ تہاری قسمت کھل گئی ہے

بعد معمول کہے کہ دروازہ کھول دو، جب دروازہ کھل جائے تو معمول خاکروب کو جگہ صاف کرنا حکم دے پھر بہشتی کو پانی چھڑکنے کا حکم دیں، اس کے بعد اسی طرح دریاں دیکھو ایسے اس پر تخت نشاہی اور کرسیاں رکھوانے کے لیے کہیں، جب تمام انتظام ہو جائے تو شاہ جنات بمعہ امراء و وزراء بلوا کر بعد سلام بجالانے کے بادشاہ کو تخت پر بیٹھنے اور امراء کو کرسیوں پر بیٹھنے کے لیے کہیں۔ اب اس دربار شاہی کے ذریعہ ہر سوال کا جواب ملے گا اگر معمولی آن پڑھ ہے تو جواب اشارہ سے حاصل کریں اگر معمول پڑھا ہوا ہے، تو اس کے ذریعہ بادشاہ سے کہیں کہ تم نے چند سوالات کا جواب حاصل کرنا ہے براہ مہربانی لکھنے کے لیے بلیک بورڈ مہیا کر لیجئے فوراً خادم بورڈ مہیا کر دیں گے،

بادشاہ سے سوال کریں اور جواب بورڈ پر لکھوائیں معمول پڑھ کر بتا دے گا ہر روح کو ملا کر بھی جواب لیا جاسکتا ہے جب سب کام ہو چکے تو بادشاہ کو رخصت کر دیں آسمان پر ابر کی صورت میں نیز زوال کے وقت گل منع ہے کچھ نظر نہ آئے گا، (ختم شد)

منگوانے کا پتہ

حمید بک پوٹو بازار لاہور